

تاریخ ظفرہ [اردو و فارسی]

گردھاری لعل ( انگریز )

تاریخ طوره

۱۱۸۵

صفحه ۱۱۸۵

# احوال سردارهای اول فرست مضامین

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۵	بنائے ندی محل۔		دیباچہ صحیح
۱۶	بنائے محمدی باغ۔		باب اول
۱۷	بنائے خدا داد محل۔	۲۲	مضمون احوال سلاطین قطب شاہیہ بنائے
۱۸	بنائے باغ محمد شاہی۔	۲۹	قلعہ محمد نگر عرف گلکنڈہ و بلدہ حیدرآباد
۱۸	بنائے باغ گوہ جنوب۔	۳۰	جلوس بڑے ملک سلطان قلی قطب شاہ۔
۱۹	بنائے مہا محل۔	۴	جلوس حبشیہ قطب شاہ پد کش۔
۲۰	بزم آستان وزیر الممالکت جملہ توجیہ سلطان بہترال	۵	جلوس بوالمظفر ابراہیم قطب شاہ۔
۲۱	ذکر اخراجات عمارت وغیرہ۔	۷	بنائے شہر نیپاہ قلعہ گلکنڈہ۔
۲۲	بنائے تالاب میر ظہیر۔	۸	جلوس سلطان قلی محمد قطب شاہ۔
۲۳	جلوس بوالمنصور سلطان محمد قطب شاہ۔	۹	بنائے بلدہ حیدرآباد۔
۲۴	جلوس سلطان عبدالستار قطب شاہ کیوں بارگاہ۔	۱۰	بنائے چار مینار۔
۲۵	بنائے بنی باغ۔	۱۱	بنائے مسجد جامع۔
۲۶	بنائے باغ لنگم پٹی۔	۱۲	بنائے جسری یعنی پل۔
۲۸	بنائے باغ سلطان شاہی۔	۱۳	بنائے دارالشفاء۔
۲۹	آمدن علی گیر بادشاہ و قیام اول در حیدرآباد۔	۱۴	بنائے عمارت محل سلطانی۔
۳۲	نقل قعرہ سلطان عبدالستار بجانب علی گیر بادشاہ۔	۱۵	بنائے داد محل۔

۹۶۶

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۲	نقل خط عصند الدولہ بیک ازرقاے عالم علیخان	۳۲	نقل فرزند طلب سلطان عبدالقدیرخان عرضی۔
۷۵	نقل فرمان محمد شاہ بنام نظام الملک۔	۳۴	جلوس سلطان ابو الحسن قطب شاہ عرف تانا شاہ۔
۷۷	نقل فرمان محمد شاہ بنام آصف جاہ نظام الملک۔	۳۵	نقل فرمان عالمگیر بنام ابو الحسن۔
۷۸	ذکر وزارت نواب آصف جاہ بہادر۔	۳۸	نقل تصد سلطان ابو الحسن بجاگیر عالمگیر بادشاہ۔
۷۹	نقل خط عصند الدولہ بنام راجہ ساہو۔	۴۰	بنائے اہلی محل و باغ چار محل۔
۸۱	ذکر جنگ نواب نظام الملک با مبارزخان۔	۴۱	بنائے حوض و باغ گوشہ محل۔
۸۳	بنائے حویلی نظام الملک بہادر۔	۴۳	تعمیر گوشہ محل۔
۸۴	بنائے کنگرہ گوشہ محل و بنائے حیدر محل۔	۴۵	زوال ابو الحسن تانا شاہ۔
۸۵	ہنگامہ نادر شاہ در شاہجہان آباد۔	۴۷	ذکر تخییر گلکنڈہ و حیدر آباد۔
۸۹	نقل فرمان محمد شاہ بنام ناصر جنگ۔		<b>باب دوم</b>
۹۱	نقل عہد نامہ محمد شاہ کہ بہادر شاہ نوشتہ وارثہ۔	۴۹	مشعر بر ذکر بادشاہان چغتایہ و کیفیت
۹۴	ذکر آمدن آصف جاہ از شاہجہان آباد بہ کرن۔	۱۰۰	رہبان حیدر آباد فرخندہ بنیاد
۹۵	نقل عرضی آصف جاہ بحضرت محمد شاہ۔	۴۹	جلوس ابو المنظر محمد علی الدین در بگت بیگ عالمگیر بادشاہ
۱۰۰	نقل عرضی عوض خان بہادر بحضرت آصف جاہ۔	۵۲	بنائے کنگرہ مسجد تیار می آن۔
۱۰۴	ذکر تخییر قلعہ تریچناپلی و کنگرہ کاسٹ۔	۵۵	ذکر خروج سیوا و سنبھار وغیرہ مرہٹہ۔
۱۱۰	جلوس احمد شاہ بادشاہ خلف محمد شاہ۔	۶۳	جلوس سمیت نوس شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی
۱۱۱	تعمیر سواری نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر۔	۶۵	جلوس محمد فرخ سیر بادشاہ غازی۔
۱۱۳	ذکر جنگ ناصر جنگ بہایت محمد علی الدین خان۔	۶۶	نقل نجات معزالدین بہانادر شاہ۔
۱۱۸	ذکر حکومت بہایت محمد علی الدین خان مظفر جنگ۔	۷۰	جلوس ابو الفتح نصیر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی۔
۱۲۰	ذکر ریاست صلاحیت جنگ۔	۷۷	ذکر ریاست آصف جاہ نظام الملک بہادر فرخ جنگ پسالار۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۱	ذکر سفر ریگ پٹن روداد جنگ گنگیان چینا پٹن۔	۱۲۱	نقل رقعہ شعر سامان کارڈیان
۱۵۵	ذکر جنگ دشوراؤ با جانوجی بھوسلہ۔		آمدن خازمی لدین شخان بہادر تیر و زجنگ ہند
۱۵۶	ذکر خیرانی راجہ راجچندہ و گنگار او زمین دار نزل۔	۱۲۳	بہر دکن۔
۱۵۷	ماجرائے ۱۱۶۳ھ۔	۱۲۶	جنوس عزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ۔
۱۵۸	ذکر احداث عمارات و باغات بلند و حیدر آباد۔	۱۲۷	نقل فرمان عالمگیر ثانی بنام موسیٰ بوسی
۱۵۹	وصف باغ محمد ظاہر خان بہادر امیر جنگ۔	۱۲۸	ذکر مصالحت بالاجی راو و تخی قلعہ شاہنور۔
۱۶۰	وصف باغ رملے بھوانی داس۔	۱۲۹	تہنگامہ موسیٰ بوسی و حیدر جنگ در حیدر آباد۔
۱۶۱	ذکر آبادی صرافہ لشکر در میدان چار کمان۔		ذکر آمدن نظام الدولہ بہادر بحضور ثواب
۱۶۳	ذکر طغیان دریائے موسیٰ۔	۱۳۲	صلابت جنگ دفعہ اول۔
۱۶۵	ذکر پریدن کوٹھہ باروت۔		ذکر شہنشاہ حیدر جنگ شاہنواز خان
"	ذکر آوردن نمر کین الدولہ بہادر۔	۱۳۳	و میر محمد حسین خان۔
۱۶۶	ذکر آمدین شالہ	۱۳۶	طغیان دریائے موسیٰ در حیدر آباد۔
۱۶۷	ذکر آمدن شاہ عالم بہادر شاہ شاہجہان آباد۔		آمدن نظام الدولہ بہادر دفعہ دوم بحضور
"	وصف جشن سالگرہ نوروز عالم افروز۔	۱۳۷	صلابت جنگ۔
۱۶۰	ذکر سوانج بوجھے حالات۔	۱۳۸	ذکر جنگ مرہٹہ و عمارت شدن فرج چند اولی۔
۱۶۱	ذکر جنگ فیضان مست۔	۱۳۹	ذکر جنگ ابدالی بامر مرہٹہ۔
۱۶۲	ذکر فتح و نصرت اولیائے دولت شاہ عالم بہادر شاہ۔	۱۴۲	نقل فتحنامہ بھیر وزیر شاہ ڈرانی ابدالی۔
	نقل جمع و خرچ صوبہ دار الہما و حیدر آباد بمطابق	۱۴۳	ذکر سلطنت شاہ عالم بادشاہ۔
۱۶۳	شہر تہ سلطان یوگن ناما شاہ ۱۱۹۷ھ۔		ذکر جنگ مرہٹہ در دکن و آغاز ریاست
۱۶۶	حوالی بتدیسے آبادی بلدہ شاہجہان آباد۔	"	نظام الدولہ بہادر۔
۱۶۹	بیان بناسے بلدہ بہرین پور۔		

\* HAD \* مضمون



# دیکھنا

اصح تاریخ ظفرہ جناب قاضی محمد حسین صاحب ایم اے  
رکن دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
وَ سَلٰوۃٌ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اما بعد۔ واضح ہو کہ علم تاریخ جس قدر بصیرت افزا و خرد افروز علم ہے، وہ بجائے خود  
عیان ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی مخفی نہیں ہے کہ اس علم سے ہدایت اور صلاحیت دونوں کا  
کام لیا جاسکتا ہے۔ تاریخ کیونکر باعث گمراہی بن جاتی ہے؟ اہالی یورپ نے کس طرح تاریخ  
اپنی اپنی قوموں کے علو و رفعت اور دیگر اقوام کی پستی و ذلت کے دلنشین کرنے کا کام لیا؟  
ہندوستان کے مکاتب و مدارس کے لئے جو تاریخیں لکھی گئیں انہیں کیوں ایک خاص مقصد  
سائچے میں ڈھالا گیا؟ اور کیوں اکثر و بیشتر انگریزی تاریخیں اپنے مضامین کی ترتیب اور اپنے  
مباحث کے حذف و اخذ کے اعتبار سے ہندوستان کے قومی نقطہ نظر کے مخالف ہو جاتی ہیں؟  
یہ وہ سوالات ہیں جو ہر اس شخص کے دل میں گزریں گے جو ہندوستان کی مروجہ تاریخوں پر  
اصولی حیثیت سے نظر ڈالے گا۔ مگر یہاں موقع نہیں ہے کہ اس کیفیت کے پیدا ہونے اور اس کے

قائم رہنے کے جملہ اسباب و علل پر بحث کی جائے، لیکن منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب اور بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ جو تاریخیں اس وقت عام طور پر رائج ہیں ان کا ماخذ کامراہل یورپ اور بالخصوص انگریزوں کے تحریر کردہ سوانح و وقائع وغیرہ ہیں۔ اصل ماخذ سے اول تو بہت کم کام لیا گیا۔ اور جس قدر کام لیا گیا وہ بھی ایک سابق التحین مقصد کے لئے شواہد کے فراہم کرنے اور واقعات کی قرار دادہ ترتیب سے نتیجہ مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے تھا۔

تاریخ کی یہ غلط ترتیب زمانہ موجودہ کے بیشتر مفاسد ہند کا سرچشمہ اور مشاجرات قومی کا منبع ہے۔ اور جب تک ہم اپنی گزشتہ تاریخ اور اپنے سابقہ تعلقات راسعی و رعیت اور معاملات فرق و مل کو خود اپنے ذرائع و وسائل سے دیکھنے کے عادی نہ ہو جائیں گے یہ خرابیاں رفع نہ ہوں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اس جانب کچھ کچھ توجہ ہو چلی ہے، اور ہمیں اس اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہے کہ خود یورپ ہی نے اس جانب ہماری رہبری کی۔ مغربی تعلیم نے مغربی تاریخوں کے عیب و صواب دونوں سے واقف کیا، اور اہل یورپ ہی نے قدیم کتابوں کی تلاش و تصحیح و طبع کے اسلوب نوادہ میں سمجھائے۔ اس سبب سے اگرچہ اہل یورپ کا مقصد کچھ اور تھا مگر ہمیں اس سے فی الجملہ اپنے اصلی حالات کے معلوم کرنے اور انھیں اہل یورپ کی تحریر کردہ تاریخوں سے مقابلہ کر کے دیکھنے کا موقع ملا۔

اس قسم کے مساعی میں ہندوستان کے اندر سے اہم و اقدم کوشش "ایشیا ایک سوسائٹی بنگال" نے کی، "ایشلیا تھکا انڈیا" (یعنی کتب خانہ ہند) کے سلسلہ میں فارسی تاریخ کی متعدد گراں بہا کتابیں شایع ہوئیں۔ یورپ کے بعض مالک بالخصوص فرانس میں بھی اس جانب توجہ ہوئی، خود ہندوستان میں متفرق طور پر چند کتابیں دیگر ذرائع سے شائع ہوئیں مگر کم اس خصوص میں سرہنری الیٹ نے علم تاریخ کی یہ خدمت حاصل انجام دی کہ سلطنت اسلامیہ سے متعلق تمام اصلی ماخذ کو جمع کر کے ترتیب وار منضبط کیا اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ یہ مواد آٹھ صحیح جلدوں میں شایع ہوا ہے۔ الیٹ کا ارادہ ان ماخذ کی بنا پر ایک مبسوط

تاریخ لکھنے کا تھا مگر زندگی نے وفانہ کی۔

اب "یادگار گپ" کے سلسلہ میں بھی ہندوستان کے متعلق چند کتابیں شایع ہوئی ہیں اور آئندہ بھی شایع ہونگی، مگر یہ سلسلہ خاص تاریخ سے متعلق نہیں ہے، عربی، فارسی، اور ترکی زبانوں کے جملہ علوم و فنون کی کتابوں کا شایع کرنا اسکے مقصد میں داخل ہے، اندر کام ایک معین حد کے اندر ہوتا ہے اس لئے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ خاص تاریخ ہند سے متعلق کچھ زیادہ کتابیں شایع ہو سکیں۔ بہرحال کچھ نوسنے سے ہونا بہتر ہے۔

افسوس یہ ہے کہ اوائل زمانہ میں ہندوستان اور یورپ میں جو کچھ کتابیں شایع ہوئیں انکا دستیاب ہونا اب بغایت دشوار ہو گیا ہے۔ صرف مستعملہ نسخے کہیں کہیں مل جاتے ہیں اور وہ بھی اتفاقاً۔ یورپ میں جو جدید کتابیں شایع ہو رہی ہیں وہ اس قدر گراں قیمت ہوتی ہیں کہ عام پڑھنے والوں کے دسترس سے باہر ہوتی ہیں۔ جب تک اہل ملک میں جانب توجہ نہ کریں گے اور کتابوں کی قیمتیں کم نہ رکھی جائیں گی اسوقت تک عام فائدہ کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اور صاف یہ ہے کہ اب ضرورت ہے کہ جو کتابیں شایع ہو چکی ہیں یا جو نایاب کتابیں آئندہ شایع ہوں انکے اردو ترجمے بھی شایع کر دئے جائیں کہ عامہ الناس ان سے مستفید ہو سکیں۔ اور تاریخ ہند کے متعلق جو غلط خیالات و روایات دماغوں میں جا گریں ہو گئے ہیں وہ رفع ہوں۔

اسی سلسلہ میں ایک حقیر کوشش تاریخ طفرہ کا شایع کرنا ہے۔ یہ تاریخ منشی گروہار میاں لعل مخلص احقر کی تصنیف ہے، لفظ طفرہ سے سال تصنیف یعنی ۱۹۰۷ء نکلتا ہے، اور اس سال تک کے واقعات دکن پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اسکو دو بابوں میں ترتیب دیا ہے۔ باب اول میں سلاطین قطیف شاہیہ اور بنائے قلعہ گلگتڑہ اور شہر حیدرآباد کا ذکر ہے۔ باب دوم میں شاہان چغتائیہ اور فرماں روایان آصفیہ کے حالات درج ہیں، اور یہ باب نسبتاً بہت زیادہ وسیع ہے۔



ناظرین کو اس تاریخ میں دو خاص خصوصیتیں نظر آئیں گی۔ اول یہ کہ یہ صرف فرماؤرواؤں کی تاریخ نہیں ہے بلکہ عمارات و اکلنتہ کی تاریخ بھی ہے۔ جس فرماں روا کے عہد میں جو مشہور و معروف عمارت طیار ہوئی اُسکا تذکرہ اپنی جگہ پر موجود ہے، اور یہ تذکرہ اس خوبی سے ہو اسے کہ شہر کی ترقی کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ ہر عمارت کی تفصیل اس قدر کافی تفصیل کے ساتھ دی ہے کہ اس کا نہایت صحیح اندازہ ذہن میں آجاتا ہے۔ ان میں بعض تعمیرات تو اس وقت تک علیٰ حال قائم ہیں، جن میں سے چار مینار چیدرا آباد کی وہ تخصیص ہے کہ اسی کا سکہ رواں ہے، اور چارہ انگ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ مگر مسجد بھی اپنی شان میں فرد ہے۔ بعض عمارتوں میں حسب ضرورت رد و بدل ہوتا رہا ہے، چنانچہ شاہی محلات میں بہت کچھ تغیرات ہو گئے ہیں۔ بعض عمارتیں اب بالکل ویران ہو گئی ہیں، شاید بعد چند سے ان کا ذکر صرف تاریخوں میں رہ جائے۔ فصیل شہر بھی غیر ضروری سمجھ کر جابجا سے منہدم کی جا رہی ہے۔ یہ بھی کچھ دنوں بعد باقی نہ رہے گی۔ لیکن جب تک تاریخ ظفرہ قائم ہے ان تمام عمارات کی کیفیت بنا اور اسکے عہد بعد کی ترقی سے ہر شخص واقف ہوتا رہے گا۔

دوسری خصوصیت اس تاریخ کی یہ ہے کہ اکثر معاہدات و فرامین کو بلفظ نقل کیا ہے اس سے جن حالات کا انکشاف ہوتا ہے وہ ان معاہدات و فرامین کے مطالب کے درج کر کے سے نہیں ہوتا۔ مثلاً نادر شاہ کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد تھہر شاہ کا ایک فرمان حضرت غفران آب آصفیہ اول کے نام صادر ہوا ہے، اسے دیکھنے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری اطلاعات (GOVERNMENT COMMUNIQUE) کا انداز ہر زمانہ میں کیسا رہا ہے، اور آج جو سرکاری اطلاعات شایع ہوتے ہیں وہ دو سو برس قبل کے سرکاری اطلاعات سے کچھ زیادہ مغائر نہیں ہیں، یا یوں کہئے کہ اس باب میں کچھ زیادہ ترقی نہیں ہوئی ہے۔

ان دو خصوصیات کے علاوہ ایک تیسری خصوصیت یا وصف یہ بھی ہے کہ اس کتاب کا آخری حصہ ہم عصرانہ و قانع ہے۔ مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے اپنے ذاتی علم سے لکھا ہے اور فن تاریخ میں ہم عصرانہ تحریرات کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس سے اس تاریخ کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔

اس مجل کیفیت سے یہ ثابت ہے کہ یہ ایک مختصر تاریخ اور صرف ایک حصہ ملک کی تاریخ ہے مگر ایک اہل ملک کی لکھی ہوئی اور اس زمانہ کی لکھی ہے جب تاریخ نے ہندوستان کی قوموں میں تخم سناغرت نہیں بویا تھا، سلطنت مغلیہ کے ضعف کی وجہ سے ہندوستان میں عام طوائف الملوک کی برپا تھی، ہر طرف جنگ و جدل کا بازار گرم تھا، مگر مختلف مل و اقوام ہند کے معاشرتی و اجتماعی تعلقات باہمی میں فرق نہیں آیا تھا۔ اس چند صفحے کی کتاب کو از ابتداء ملاحظہ فرمائیے اور ہمہ وقت یہ خیال مد نظر رکھئے کہ یہ ایک ہند کے قلم سے نکلی ہوئی کتاب ہے اور اسکے بعد یہ سوچئے کہ مسلمان فرماؤں کے متعلق کیا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ تانا شاہ کا ایک جھٹ اس میں منقول ہے، اُس میں دیکھئے کہ اتنی چھوٹی سلطنت میں ہندوؤں کے مندروں کے لئے کس قدر رقم سالانہ درج ہے۔ قومی اور غیر قومی تاریخ کے فرق کا جو اشارہ اوپر کیا گیا ہے، اس نقطہ نظر سے چند واقعات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

اس کتاب کے سال تصنیف یعنی ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کی سیاسی حالت یہ تھی کہ شاہ عالم شہنشاہ ہند کے لقب کے ساتھ الہ آباد میں رونق افروز تھے۔ شہزادگی میں دہلی سے نکل کر اضلاع شرقی میں گئے، یہیں شاہی لقب اختیار کیا اور بادشاہ ہونے کے بعد بھی دہلی کی عزت افزائی نہیں ہوئی۔ ۱۸۵۷ء میں جب نجیب الدولہ کا انتقال ہو گیا تو بادشاہ کو دہلی جانے کا خیال پیدا ہوا، شجاع الدولہ اور انگریزوں کے خلاف تھے، مگر بادشاہ نے مرہٹوں کی ترغیب ہی سے ۱۸۵۷ء میں دہلی کا قصد کر دیا، اور اسی

سال کے یوم المیلاد مسیحی (۲۵ دسمبر ۱۸۵۷ء) کو وہلی پہنچ کر اپنے آبائی تخت پر جلوہ افروز ہوئے۔  
 مرہٹے بادشاہ کے نام سے حکمرانی کرنے لگے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی "بنگال، بہار، اڑیسہ و  
 وغیرہ پر تصرف تھی سلطنت انگریزوں کا بانی ثانی وارن ہسٹنگز گورنر تھا، مگر بادشاہ کے اہلکاروں  
 سے چلے جانے کے بعد شاہی دربار سے انگریزوں کا اثر زائل ہو گیا تھا۔ اور وہیں شجاع الدولہ  
 کی کارفرمائی تھی، اور اووہہ کا مستقر ہنوز فیض آباد تھا۔ اووہہ وکن میں حضرت غفران آب  
 آصفیہ شاہ ثانی مسند آریے حکمرانی تھے۔ میسور میں حیدر علی نے پورا پورا تسلط قائم کر لیا تھا  
 مغربی سواحل پر مرہٹوں کا عمل دخل تھا۔ اور مشرقی سواحل پر کارناٹک، ارکاٹ وغیرہ  
 میں اگرچہ فرانسسیسی بھی ہنوز جدوجہد سے باز نہیں آئے تھے مگر انگریزوں کا اثر حاوی و غالب تھا  
 یہ تمام فرمانروا اپنی اپنی جگہ پر آزادانہ حکمرانی کرتے، باہدگر جنگ و صلح کرتے، باخود ہر علاقوں کا  
 رد و بدل کرتے، مگر شاہی کا دعویٰ کسی کو نہیں تھا، سب بلا استثناء شاہ عالم کو بادشاہ  
 تسلیم کرتے تھے، اور جہاں تک مراتب مراسم ظاہری کا تعلق تھا شان شہنشاہی بدستور  
 قائم تھی۔

تاریخ ظفرہ اگرچہ صرف وکن کی تاریخ ہے، مگر اس مختصر میں بھی صاف نظر آتا ہے کہ اس وقت  
 ہندوستان کی سیاسی فضا اور شاہی دربار کی حیثیت کیا تھی، آصفیہ، سرداران مرہٹوں  
 حیدر علی (دالی میسور) نوابان کارناٹک اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے تعلقات باہمی کیا تھے  
 اور ہر ایک کی اہمیت کس درجہ کی تھی۔

اس کے برخلاف کوئی انگریزی تاریخ اور بالخصوص کوئی ایسی تاریخ جو مدارس میں مروج ہو  
 اٹھایے۔ یہ تاریخ مسلمہ طور پر تین دور نہیں تقسیم ہوگی، دور اول (راجگان ہنود) دور دوم (شاہانہ  
 اسلام) تصنیف سے کم حصے میں ختم ہو جائیں گے۔ دور سوم کی نشید میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے  
 قیام وغیرہ کا کچھ مختصر سا ذکر ہوگا اور اسکے بعد جنگ پلاسی (۱۷۵۷ء) کا بیان آئے گا۔ اس  
 جنگ کے بعد یہ سمجھ لیا جائے گا کہ ہندوستان کی تاریخ صرف انگریزی حکومت کی تاریخ نہیں ہے۔

سلسلہ تک پہنچتے پہنچتے انگریزی سلطوت و جبروت کا ایک ایسا ٹھیس خیاں پڑھنے والے کے دماغ پر محیط ہو جائے گا کہ اسے ہندوستان میں انگریزوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ لیکن جہاں تک عاطفہ مدراس کا تعلق ہے تاریخ ظفرہ میں سلسلہ تک کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے بعد کچھ دوسرا ہی خیاں دماغ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں قومی تاریخ کے لئے اسی کی ضرورت ہے کہ ہر ایک ہیئت ملکی اپنے صحیح توازن اور حقیقی تناسب کے ساتھ ظاہر ہو، اور دماغ اسی صحت کے ساتھ ہر ایک کا اثر قبول کرے۔ اسی کے فقدان کی وجہ سے ہندوستان کی مروجہ تاریخیں قومی نقطہ نظر سے بیکار ہو گئی ہیں۔

اس عمومی ہیئت کے سوا "تاریخ ظفرہ" میں بعض خاص خاص واقعات کے متعلق بھی عام مروجہ تاریخوں سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً حیدرآباد سے فرانسیسیوں کے اخراج کا سبب یا حیدر علی سے جنگ کا معاملہ، یا کارناٹک کا تمام سلسلہ من اولہ الی آخر ہا، لیکن چونکہ اس وقت کوئی تاریخ مدون کرنا نہیں ہے اس لئے ان مسائل پر تنقیدی بحث نہیں ہو سکتی۔ اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کی جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا مشہور ویرایش ابراہیم گاروی سرکار نظام ہی کے متوسلین میں تھا جو بعض وجوہ سے مرہٹوں سے جا ملا تھا اور بعد میں پھر بعض تفصیر سرکار میں حاضر ہو گیا تھا۔ اگر ابراہیم گاروی اس وقت مرہٹوں کے ہمراہ نہوتا تو جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا جو کچھ انجام ہوا اُس سے کس درجہ بدتر انجام ہوتا اس کے کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن ان تمام واقعات سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا اور تاریخ کے ایک اہم معنی کو حل کرنے والا ایک اور واقعہ ہے جو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد از خود دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ ہم عام مروجہ تاریخوں میں صرف اس قدر ٹپھتے ہیں کہ سلطنت دہلی کے ضعیف ہو جانے کے بعد مختلف حصص ملک میں صوبہ دار خود مختار ہو گئے۔ ازاں جملہ حضرت مغفرت مآب آصف جاہ اول نے بھی حیدرآباد میں استقلال سلطنت کا عزم کر لیا، اور عملاً خود مختاری اختیار کر لی، اسکے ساتھ ہی ہم

یہ بھی پتھے ہیں کہ انگریزوں کی قوت روز افزوں ہوتی چلی، انگریزوں کو اس سے چل کر کلکتہ ہوتے ہوئے الہ آباد تک پہنچ گئے تھے۔ دوسری طرف مرہٹوں کے عروج کا یہ حال تھا کہ سو اہل غربی سے بڑھے تو بلا سے ہندوستان پر تسلط جمایا تا انکہ مرہٹوں کے خوف سے انگریزوں کو کلکتہ کے گرد خندق کھودنا پڑی، اور ہندوستان میں حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے وہ قوت پکڑی کہ انگریزوں کو مدراس کا سنبھالنا اور مرہٹوں کو احمد نگر جنوبی پر قابض رہنا دشوار ہو گیا۔ لیکن یہ جتنی خود مختار حکومتیں قائم ہوئیں سب ایک دوسرے سے لڑا کر کمزور ہو گئیں اور بالآخر انگریزوں نے سب کا خاتمہ کر دیا، مگر ہر چار جانب سے گھرے ہونے اور معاملات و سیاسیات ہند میں تمام و کمال دخیل ہونے کے باوجود مملکت آصفیہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟

انگریزی تاریخ کے سرسری مطالعہ سے اس کا سبب یہی قرار پائے گا بلکہ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ چونکہ سلطنت آصفیہ نے انگریزوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی اس لئے وہ محفوظ رہ گئی۔ مخالفت کا نہونا تو صحیح ہے مگر خود اس میں بھی ایک مغالطہ ہے، یعنی مخالفت کے نہونے کا باعث یہ نہیں تھا کہ سلطنت آصفیہ انگریزوں کی امداد کی محتاج تھی بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ خود انگریز سلطنت آصفیہ کی امداد کے محتاج اور اسکے راضی رکھنے پر مجبور تھے، کیونکہ اس سلطنت اور قرار کی فوجی قوت بغایت مستحکم و قوی تھی۔ لیکن یہ بھی بجا ہے خود نتیجہ ہے سبب نہیں اور اصل سوال یہ ہے کہ وہ کیا باعث تھا جس کی وجہ سے اسکی فوجی قوت اس استحکام کے ساتھ قائم رہی؟ تاریخ ظفرہ کے مطالعہ سے بغیر کسی خاص غور و تامل کے اسکا جواب نہایت صاف و صریح مل جاتا ہے حضرت مغفرت آباد آصفیہ شاہ اول جس دل و دماغ کے مد پرستے یہ تاریخ ہند میں صلی حروف سے لکھا ہوا ہے، اور ہندوستان کی کوئی مختصر سے مختصر تاریخ نہیں بدیر اعظم کے ذکر سے خالی نہیں رہ سکتی، مگر علاوہ اس وصف خاص کے "تاریخ ظفرہ" کے مطالعہ آپ کے دو اور اوصاف خاص پر نہایت قومی روشنی پڑتی ہے۔ اول یہ کہ آپ کا فن سپہ سالاری میں

ماہرہ کمال اور اپنے زمانہ میں بیگانہ روزگار ہونا، دوسرے آپ کا تقریباً ساری عمر فوجی چھاؤنی  
 میں گزار دینا۔ شمالی ہند سے کارناٹک اور کارناٹک سے سواحلِ عربی تک آپ کی  
 افواج کا چہرہ ہر کے جولاں نگاہ تھے۔ اور یہ تمام نقل و حرکت خود آپ کی قیادت خاص میں عمل میں  
 آتی تھی، آخر عمر تک یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی  
 تقلید و تبعیت کا پورا پورا حق ادا ہو گیا۔ آپ اس نقل و حرکت کی اہمیت کو جس درجہ محسوس  
 فرماتے تھے وہ اس سے ظاہر ہے کہ اپنے نواب ناصر جنگ شہید کو جو وصیتیں فرمائی  
 تھیں ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ ہمیشہ ممالک محروسہ کا دورہ ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ وصیت  
 آپ کے جانشینوں میں بھی برابر منتقل ہوتا رہا۔ کسی فرمانروا کا دو چار برس کیا پورا سال بھی <sup>سلطنت</sup>  
 میں نہیں گزرتا تھا۔ آج ہر اس میں ہیں توکل ہمارا سٹریٹجی، آج نواح برہانپور میں ہیں  
 توکل ہمدرد پور پر، درحقیقت یہی راز ہے جس نے دشمنوں سے ٹکر ہونے کے باوجود اس  
 سلطنت کو اس استحکام کے ساتھ قائم رکھا کہ یہ سلطنت کبھی کسی کی دستِ گرنہوی اور دوسرے  
 ہمیشہ اسکے دستِ نگر اور محتاجِ مرحمت رہے۔ "یاج ظفرہ" کی تحریر <sup>ذہنی</sup> <sup>مشائخ</sup> <sup>کلیفیت</sup>  
 پرستور قائم تھی اور اسکے بعد بھی قائم رہی۔ بقا و دوام سلطنت کا یہ ایک خاص راز ہے اور  
 اسلامی سلطنتوں کو جہاں کہیں زوال آیا ہے اسکا باعث اصلی اسی اصولِ نقل و حرکت و افواج  
 کی قیادت ذاتی کو ترک کر دینا ہے، خدا کا شکر ہے کہ تدبرِ جہان بینی، جفا کشی، معدت گستری  
 رعایا نوازی کے جو اصولِ بانیِ اول نے قائم کر کے باوجود کے فرمانبرداری اسی جادو، پرگارِ مرن ہے  
 اور اب دورِ عثمانی نے اس کا اتم و اکمل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔  
 اس حد پر پہنچ کر یہ ممکن نہیں کہ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرفِ خلد اللہ لکھ و سلطانیہ کے ذکرِ جیل  
 کے بغیر قلم آگے بڑھ سکے۔

واجب آہ چونکہ بروم نام او شرح کردن رنرے از انعام او

تاریخ ظفرہ کی دو خصوصیتیں اور پتہ کو رہی ہیں، یعنی ضبطِ حالات و واقعات سیاسی

و توضیح و تصریح عمارات و امانتہ عالیہ، پس انھیں دو خصوصیات کے اعتبار سے عزائم شاہانہ و مراحم خسروانہ کا ذکر پیشہ نمونہ از خروارے کے طور پر رونق دہ قرطاس کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کی ولادت باسعادت یکم رجب المرجب ۱۳۰۳ھ کو واقع ہوئی۔ اور ۷ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ کو زینت دہ اورنگ شاہی ہوئے۔ سر مہاراجہ

یگانہ سلطنت بہادر پستور منصب وزارت عظمیٰ پر فائز تھے جب سر مہاراجہ بہادر اور بعد ازاں نواب سالار جنگ بہادر نے بھی یکے بعد دیگرے اس خدمت سے سبکدوشی چاہی تو

اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف نے وزارت عظمیٰ کے کاموں کو بذات خاص انجام دینے کا تہیہ فرمایا۔ یہ ایک سخت بارگراں تھا، مگر پانچ برس تک اس کام کو اس اہمیت کے ساتھ انجام فرمایا

کہ کوئی خفیف سے خفیف معاملہ بھی نظر انور سے گزرتے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ فرمانروا کے وقت کے اس طرح توجہ مبذول فرمانے سے سرگرمی و مستعدی کی ایک عام لہر تمام محکمہ جات میں دوڑ گئی

اور توجہ اقدس و اعلیٰ ہر محکمے کی خامیاں رفع ہوتی گئیں۔ جب یہ اطمینان ہوا کہ اصولی حیثیت سے تمام محکموں کی کمزوریاں رفع ہو گئی ہیں تو قدیم دستور سلطنت کے بجائے جدید دستور کا اجرا ہوا

اور ۱۹۱۹ء میں باب حکومت کا قیام عمل میں آیا، مدار الملہام کے عہدہ کے بجائے صدر اعظم کا عہدہ مقرر ہوا اور دو معین الملہام ان کے بجائے سات صدر الملہام ان کا تشریح ہوا۔ باب حکو

کا، بعد اس بہت وار ہونا قرار پایا۔ اس طرح کارہائے سلطنت بڑھ کر آئی و اجتماعاً مدد داری و نگرانی کو جمع کر دیا گیا، اور توجہ ہمایونی تمام معاملات پر دستور مبذول رہی، اس طریق عمل سے

یہ مملکت ایک ایسے دستور سلطنت کی تابع ہو گئی جو شاہانہ اقتدار، وزارتی امور داری کے فوائد کی جامع اور دونوں کے مضرت سے مبرا ہے جس کی نظیر کسی دوسرے ملک کے دستور

سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ اس سلسلہ سلطنت کے اس اندرونی استحکام و ارتقا کے پہلو بہ پہلو توجہ ہمایونی سلطنت کے

بیرونی حفظ و رفعت کی طرف بھی بٹھا ہی سے مبذول رہی۔ دولتیں عالیستیں آصفیہ، گلشنیہ

تعلقات اپنی نوعیت میں بہت ہی خاص ہیں، اور جس حد تک خاص ہیں اسی حد تک نازک بھی ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے زمام سلطنت ہاتھ میں لینے کے بعد ہی واپسی کے دربار اعلان تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم میں شمولیت فرمائی۔ حیدرآباد میں لارڈ ہارڈنگ، لارڈ چمفورڈ، لارڈ ریڈنگ کی پذیرائی فرمائی، شہزادہ ولیعہد بہادر انگلستان کی ہمانداری شاہانہ تازک و احتشام سے انجام پائی، اور ان تمام مواقع پر شدائد قدیم کو اس خوبی سے قائم رکھا کہ عظمت دولت اصفیہ کا جلوہ نظر آگیا۔ ان رسمی شان و شکوہ کے ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ حیثیت میں بھی سلطنت کی شوکت و سطوت کو بلند فرمایا۔ دولت انگلیشیہ کے قدیم "یار و فادار" ہونے کی حیثیت سے جنگ عظیم میں جو امداد فرمائی اور مسلمانان ہند پر اثر ہائیونی کو جس طرح کام میں لائے، اسکی قدرت دنیا میں کسی دوسرے کو حاصل نہیں تھی۔ اپنی جانب سے اس طرح مراعات حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے دوسری جانب سے بھی اسی طرح پاس حقوق کی توقع رکھ کر استرواد برار کا مسئلہ جس شان و عظمت کے ساتھ پیش فرمایا وہ عزم شاہانہ و اثبات حق کی ایک ایسی خوشتر مثال ہے جس نے تاریخ پر ایک نقش دائمی قائم کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ اگرچہ حسب مرضی مبارک ہنوز طے نہیں ہوا ہے مگر مطالبہ بالاستقلال و بالثبات قائم ہے، اور اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کے اقبال بلند اور دولت انگلیشیہ کی مال اندیشی سے پسندی سے توقع ہے کہ انشاء اللہ العزیز حسب مرضی ہائیونی طے ہو کر دو تین عالیتین میں اتحاد مزید کا باعث ہوگا۔

"ہمیں دستوری سلطنت اور تسویہ تعلقات خارجہ کے علاوہ دیگر انتظامات ملکی میں جو صلاحتیں اور ترقیاں ہوئیں ان کا اقل قلیل بیان بھی اس مختصر میں ناممکن ہے صرف مالیات و تعلیمات کے متعلق چند الفاظ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مالیات ٹیکس کی درستگی کی جانب جس قدر توجہ ہوئی اسکا نتیجہ یہ ہے کہ دولت اصفیہ ہنوز اپنے مالیات کے اعتبار سے خود سلطنت ہند سے بھی بلند درجہ پر ہے، یہ اسی سلطنت کی خصوصیت ہے کہ ہر طرح کے اخراجات کے لئے غایت فراخ دستی کے ساتھ رقوم ہٹیا کر نیکے بعد



سال بسال بچٹ میں تو فیر ہوتی رہتی ہے، اور سال موجودہ کے بچٹ میں چوالیس لاکھ کی حیرت انگیز توفیر دکھائی گئی ہے، اور اسکے سوا پندرہ کروڑ سے زائد رقم محفوظ ہے۔ اور یہ سب کچھ اس طرح ہوا ہے کہ رعایا پر محصولوں کا بار برطانوی ہند کے مقابلہ میں بہت ہلکا ہے۔

تعلیمات کے باب میں اس قدر کہنا کافی ہے کہ ستر لاکھ سالانہ تعلیمات پر صرف ہونے ہیں، اور شہرہ برس کے دور عثمانی کے اندر پڑھنے والوں کی تعداد چار چاند سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس خصوص میں سب سے زیادہ اہم کام جامعہ عثمانیہ کا قیام، اس جامعہ کے متعلق گیارہ برس کے اندر اس قدر لکھا جا چکا ہے کہ اب کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ ہندوستان میں جس کے انگریزی اثر قائم ہوا ہے اس وقت سے تعلیم میں تین خطا فاصل سوقت تک پیدا ہو چکے ہیں۔ اول

میں لارڈ میکالے کا فیصلہ کرنا کہ ہندوستان میں مشرقی تعلیم کے بجائے مغربی تعلیم کا اجرا ہو اور یہ تعلیم انگریزی زبان میں ہو۔ دوسرے گزشتہ صدی کے عشرہ ہشتم میں سرسید کا مسلمانوں کی لغت تعلیم انگریزی کو مسترد کر دینا۔ اور تیسرے اس جامعہ عثمانیہ کا قیام، لیکن نظر غور سے دیکھا جائے تو ان تینوں میں سب سے نمایاں خطہ ہی آخری خطہ ہے۔ انگریزی تعلیم ہندوستان میں جس طرح رائج کی گئی اور اسکے جو اثرات مرتب ہوئے انکی ناکامی کو خود اس تعلیم کے رائج کرنے والوں نے بکرات دستا تسلیم کر لیا ہے، سرسید نے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا کہ انگریزی تعلیم سے تنفر رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں اور دوسرے فوائد دنیاوی کے جو دروازے بند ہوتے جا رہے تھے وہ کھل گئے مگر اس تعلیم کے فی نفسہ سود مند ہونے کی نسبت نہ تو سرسید کو اعتقاد تھا اور نہ وہ ایسے مسلمانوں کے مرض کی اصلی وجہ سمجھتے تھے، کیا انگریز کیا ہندوستانی سب بلا استثنا اسے تسلیم کرتے آئے ہیں کہ تعلیم کا حقیقی نفع اسی وقت ہوگا جب تعلیم مادری زبان میں ہو، مگر اس مشکل کو کوئی عمل نہ کر سکا کہ ایسا ہو تو کیونکر ہو؟ اس عقدہ لاخیل کی گرہ کشائی حضرت اعلیٰ و اقدس کے ہاتھوں میں آنا مقدر تھی اور وہ اپنے وقت میں ظہور میں آئی۔ رجب ۱۳۳۵ھ میں فرمان مبارک شرف صدور لایا کہ ایک ایسے جامعہ کی تیاری کی جائے جس میں تعلیم اردو زبان میں ہو حیرت انگیز ہے اس کے ساتھ تمام ہندوستان کی

نظیر اس طرف اٹھ گئیں کہ دیکھیں یہ محال کیونکر صورت مکان اختیار کرتا ہے۔ اسی سال اور ترجمہ کا قیام عمل میں آیا، مشکلیں اب بھی شک میں تھے، دو برس بعد کلیئہ جامعہ عثمانیہ کا افتتاح ہوا اور چند برس کے اندر اندر دنیا پر واضح ہو گیا کہ اقبال شاہی کسے کہتے ہیں۔ کلیئہ جامعہ کے قیام کو نو برس بھی نہیں ہوئے ہیں مگر نہ صرف ہندوستان، بلکہ ممالک یورپ امریکہ و جاپان نے بھی اسکی کامیابی کو تسلیم کر لیا، اور دارالترجمہ نے یہ ثابت کر دیا کہ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم اور زبان میں ہو سکتی اور زیادہ نافع طور پر ہو سکتی ہے۔

کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی ہندوستان میں علوم مشرقی کا سب سے بڑا کتب خانہ ہے اور اسکا فیض عام ہے۔ اس دور مبارک میں کتب خانہ کی کتابوں کی تعداد دو چند سے زائد ہو چکی ہے اور یہ اضافہ بنا سرعت کے ساتھ جاری ہے۔

غرض اس سرور برس کے دور حکمرانی میں ملک وراہل ملک کو جو منافع گونا گوں حاصل ہو وہ حد تحریر سے باہر ہیں، حدود مملکت سے باہر بھی ہندوستان کے اندر کوئی نافع قومی تحریک ایسی نہیں ہے جسکی انبیاری اس سلطنت اور اثر سے نہوتی ہو اور جسے اس دور میں سعادت میں پیش از پیش نوائد نہ حاصل ہوئے ہوں، ہندوستان سے خارج نہ صرف ممالک اسلامیہ بلکہ غیر اسلامی ممالک بھی بوقت امداد اس چشمہ فیض سے محروم نہیں ہے۔ اور آج حضرت اقدس اعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنہ کا ذکر خیر تمام اقصائے عالم میں جس حریت و وقار کے ساتھ شائع ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ان تمام فضائل و مکارم کے ذکر کے لئے دفتر بھی کافی نہیں اس مختصر میں اسکی گنجائش کہاں؟ بجز اس کے کیا کہا جائے؟

امریت کہ غایت نداد و حد سے نہایت نداد

ہمانبانی و ملکداری کے اس مختصر تذکرے کے ساتھ کتاب کی دوسری خصوصیت کے اعتبار سے آبادانی ملک و تعمیرات نافذہ کے متعلق بھی چند الفاظ عرض کئے جاتے ہیں۔

جن عمارتوں کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے وہ عمدہ قطب شاہ سے دوران حکومت حضرت غازی آباد

اصفہاہ ثانی تک کے تعمیرات ہیں، اُس وقت تک حیدرآباد کی آبادی فیصل شہر کے اندر محدود تھی اور عمارات و باغات جو کچھ تھے سب خالص ایشیائی طرز کے تھے، یورپنی اثر کو کسی کام میں کوئی دخل نہیں تھا۔ فیصل شہر سے باہر بھی جو مقامات آباد ہوئے یا جہاں شاہی مکانات اور باغات تعمیر ہوئے سب اسی قدیم طرز کے تھے۔ حضرت مغرت مکان اصفہاہ خامس کے عہد حکومت میں فیصل شہر سے باہر افضل گنج آباد ہوا، اور ”افضل گنج“ کی شاندار مسجد اسی دور میں طیار ہوئی، یہ اس دور کا آغاز تھا جس کے بعد سے جدید طرز کی عمارتیں برابر بنتی گئیں، اور مصانعات شہر کی وسعت برابر بڑھتی گئی، تا آنکہ حضرت غفراں مکان اصفہاہ ساوس کے دور حکومت تک پہنچتے پہنچتے افضل گنج اور سکندر آباد مل کر ایک ہو گئے، عمارتوں کی طرز و روش بالکل بدل گئی۔ فلک نل اور ٹاؤن ہال (واقع باغ عامہ) اس دور کی عمارت کے نمونے ہیں، آرائش و زیبائش شہر میں بھی اسالجب حد پہنچ گئی۔ اسی زمانہ میں دخل ہوا۔ نل کے ذریعے سے آب سانی کا انتظام، برقی روشنی کا انصرام اس عہد میں ہوا مگر اس کہنے میں مطلق کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ عہد ہائے سابق میں جس قدر عمارتیں بنیں اگر وہ ترازو کے ایک پلہ میں رکھی جائیں، اور دور عثمانی میں سترہ برس کے اندر جو عمارتیں طیار ہوئیں وہ دوسرے پلہ میں رکھی جائیں تو یہ دوسرا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہو جائیگا۔ اول تو دور ہائے سابق کی عمارتیں اکثر و بیشتر ذاتی مصالح کی بنا پر تعمیر ہوئیں، اور عثمانی دور کی عمارتیں تقریباً کل کی کل مفاد عامہ کی بنا پر وجود میں آئیں۔ دوسرے مصارف کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو اس دور خیر و برکت میں تعمیرات نافذ کے کاموں میں جس قدر صرفت ہو رہی ہے وہ ہر ایک عہد سابق کے مصارف کے بدرجہا بڑھا ہوا ہے، ان تمام تعمیرات کی تفصیل دینا تو ناممکن ہے مگر چند خاص تعمیرات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جس سے کچھ اندازہ ہو سکے گا اگر کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

عمارات عالیہ | اعلیٰ حضرت اقدس اشرف کے عہد مہینت مہد میں خاص شاہی عمارتیں تو

زیادہ تر لنگس کوٹھی مبارک کی توسیع و ترمیم عمل میں آئی، مگر عمارتِ امامہ کی قسم سے جو عمارت  
 طیار ہوئیں وہ آپ اپنی نظیر ہیں۔ اہم سرکاری عمارتوں میں عدالتِ عالیہ کی تعمیر تقریباً  
 بائیس لاکھ کے صرف سے ہوئی ہے، یہ عمارت اپنی استواری، خوبصورتی اور خوش نظری کے  
 اعتبار سے اپنا جواب نہیں رکھتی، مفاد عامہ کے تعمیرات میں سب سے بڑا کام دو خانہ عثمانیہ  
 کی تعمیر ہے جس پر پچیس لاکھ کے قریب صرف ہوئے ہیں، یہ عمارت زمانہ جدید کے بہترین ساز و سامان  
 سے آراستہ ہے۔ افضل گنج کے پل کے قریب سٹیشن مغرب روڈ و موسیٰ کے جانب جنوب  
 عدالتِ عالیہ کی عمارت ہے، اور اسی کے بالمقابل دریا کے جانب شان و دو خانہ عثمانیہ  
 واقع ہے، یہ دو خانہ جس طرح انگریزی ساز و سامان سے آراستہ ہے ویسے ہی ساز و سامان  
 کے ساتھ یونانی دو خانہ زیر تعمیر ہے۔ عدالتِ عالیہ سے بالکل ہی متصل سٹی کالج کی عمارت  
 عمارت واقع ہے جس میں ڈیڑھ ہزار طلبہ کی تعلیم کی گنجائش رکھی گئی ہے، اور نو لاکھ سے اوپر  
 صرف ہوا ہے صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے پانچ چھ سال سے سالانہ نمائش کا اجرا ہوا  
 یہ نمائش باغ عامہ میں ہوتی ہے۔ کئی برس تک عارضی سائبان طیار ہوتے رہے۔ اب اسکے  
 لئے ایک نہایت ہی خوشنما عمارت باغ عامہ میں بن گئی ہے۔ نمائش کے زمانے میں نماز کے  
 لئے سبزہ زار پر فرش بچھا کر تھکا، ادویوں ہی شام و آٹھ سیر کر نیلے باغ عامہ میں مغرب کی  
 نماز ادا کیا کرتے تھے، نمائش کے سلسلہ میں جب موکب ہجاریں باغ عامہ میں رونق افروز ہوا  
 تو محایہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گنجائش خدا کا انتظام ایسا ہونا چاہئے جس کی شان عمارت  
 نمائش کے لئے بھی بڑی ہو۔ اس خیال کا اظہار کہ مسجد کی تعمیر اس سعادت کے عمل میں آئی  
 اگرچہ چشم زون میں ہنگر ضیاء ہو گیا، عجیب اثر شہنا و خوش منظر ہے، حضرت دیکھنے سے تعلق  
 رکھتی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد سے خود اعلیٰ حضرت اقدس شرف نماز مسجد میں داخل فرما  
 ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ کثیر العشرت عمارت جامعہ عثمانیہ کے لئے ایک کرور کے صرف سے  
 بنا جو زیر حوی ہے، اس کا ابتدائی کام جاری ہو چکا ہے۔ کتب خانہ اقصیٰ کے لئے بھی دس لاکھ

کے صرف سے ایک جالی شان عمارت عنقریب بنکر طیار ہوگی۔

آرائش بلدہ | یہ تمام عمارتیں اور دوسری اس قسم کی عمارتیں اگرچہ سب کی سب مفاد عامہ سے متعلق ہیں لیکن ان کا نفع بالواسطہ ہے۔ آرائش بلدہ کا نفع بلاواسطہ ہے، آرائش بلدہ کا مقصد یہ ہے کہ شہر کی تنگ و غلیظ گلیاں کشادہ اور صاف بن جائیں، سڑکیں وسیع اور پختہ ہو جائیں گنجان اور تارکے محلے حفظ ان صحت کے اصول کے موافق از سر نو تعمیر ہو جائیں، اقتصاد و ترقی آباد ہو جائے، یا ان پر چمن لگ جائے۔ ڈانچے بگاڑا ایسا انتظام ہو جائے کہ شہر ہر موسم میں بالکل پاک و صاف رہے۔ اس خصوص میں چند برسوں کے اندر جو کام انجام پائے ہیں، دیکھنے والوں کی عقلوں کو حیران کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اسے نو دس برس پہلے نام نہی اور کاجی گوشہ کے محلے نہایت اتر حالت میں تھے کچھ کچھ بچوں کے سوا پختہ مکانات کے سوا پختہ مکانات بہت کم تھے، یہ محلے بیاریوں کے خانے میں تھے، آج اور پتھلوں میں کچھ مکان کہیں نظر بھی نہیں آتے، صحت کے اعتبار سے یہ محلے شہر کے بہترین ٹھکانوں میں تھے، تھکانے والے ہیں، ان ٹھکانوں کی زمین کی قیمت چند برسوں کے اندر دو سو گنے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، دوسرے ٹھکانوں کی تعمیر جدید بھی اسی اسلوب پر ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ تمام اطراف میں جو جانب میں سڑکیں لگتی جا رہی ہیں اور گلیاں کشادہ ہوتی جا رہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک عجیب نمایاں کام سرانجام پا رہا ہے جس کے شاہد ہر عقل و فہم تجویز یہ ہے کہ چار ٹھکانوں کے افضل گنج کے ہر ٹھکانے کو یہ عالی شان گلیاں بنا دی جائیں سلسلہ جاری ہو چکا ہے، کام ترقی پے، جو ترقی پے میں گئی ہیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ سلسلہ مکمل ہو جائے گا تو ہندوستان کا کوئی شہر اسکی نظیر نہیں کر سکے گا۔

افضل گنج کے پڑ سے دونوں سمت میں دریا کے شمال جانب جو تین بند ہی ہوتی ہیں اور جس کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے، اس نے شہر کے بہنے والوں کے لئے ایک نہایت ہی صحت افزا سامان تفریح پیدا کر دیا ہے، جن لوگوں نے اس مقام کو چند برس قبل دیکھا ہے وہی

اس کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ مقام کیا تھا اور اب کیا ہے۔

ڈرنج کا کام نہایت وسعت و سرعت سے جاری ہے، یہ نہایت ہی وسیع ایکم ہے۔ اور نہایت ہی وسیع پیمانہ پر اس کا کام ہو رہا ہے۔ اسکے مکمل ہوجانے کے بعد شہر بالکل زیرِ پاؤں صاف ہو جائیگا۔ ان زیر نظر کاموں کی تکمیل کے بعد حیدرآباد و حیدرآباد و نہیں رہیگا جو چند برس قبل تھا بلکہ ایک دوسرا حیدرآباد ہو جائیگا۔

**آب سانی** | چند برس قبل تک شہر کی آب سانی کا انحصار حسین ساگر اور میر عالم کے تالابوں پر تھا، پانی اس مقدار میں مہیا نہیں ہوتا تھا کہ آب نوشیدنی کے علاوہ اور ضرورتیں بھی پوری ہو سکیں بلکہ بسا اوقات گرمیوں میں آب نوشیدنی کی بھی قلت ہوجاتی تھی، رود موسیٰ کی سابقہ طغیانی (ست ۱۹۰۷ء) کے بعد یہ تجویز ہوئی تھی کہ اسکی دونوں شاخوں پر دو خزانے آب سے بنائے جائیں کہ پانی وہاں روکا جاسکے۔ اس تجویز کی تکمیل بھی اس عہد ہایونی میں ہونا مقدر تھی، چنانچہ حمایت ساگر کی برس سے بنکر طیار ہو گیا ہے، اور اس سے شہر کی آب سانی کا کام لیا جاتا ہے، اب پانی کی افراط کا یہ حال ہے کہ مکانوں کی تعمیر، باغوں کی سیرانی اور سڑکوں کا چھڑکاؤ سب نل کے پانی سے ہوتا ہے اور سخت سے سخت گرمی اور امساکاں کے زمانہ میں بھی پانی کی قلت نہیں ہوتی۔ غرض انسان و حیوان اور شجر بلکہ حجر سب اس فیض عام سے سیراب ہو رہے ہیں، ایک کروڑ کے قریب اس تالاب پر صرف ہوئے ہیں۔

دوسرا تالاب اسی رود موسیٰ پر **عثمان ساگر** کے نام سے تعمیر ہوا ہے۔ اسکے پانی سے شہر کی صفائی کا کام لیا جائے گا۔ اس پر بھی تقریباً ساٹھ لاکھ کا صرف آیا ہے۔

**آب پاشی** | آب پاشی کی جو وسیع تجویزیں اس وقت تک مکمل ہو چکی ہیں یا قریب تکمیل میں، ان میں متعدد تالاب، خزانے آب و دریا شامل ہیں جن سے تقریباً چھ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو سکے گی اور جو دوسرے مفاد حاصل ہونگے وہ اسکے علاوہ ہیں، ان میں سے سب اہم تجویز نظام ساگر کی ہے جسکی نہروں کا مجموعی طول ساڑھے سات سو میل ہے

زائد ہوگا، آپاشی کی تمام زیر نظر تجویزوں کے لئے چار کروڑ سے زائد کے مصارف کا اندازہ ہے جن میں سے تقریباً تین کروڑ صرف نظام ساگر پر صرف ہونگے۔

ذرائع عمل و نقل | اس دور ہمایونی میں ریلوے کے سلسلہ میں بھی غیر معمولی توسیع ہوئی ہے، حال میں جونٹی لائن قاضی پیٹ بلہار شاہ تین کرٹیا رہوئی ہے، اس سے ان فوائڈ کے علاوہ جو خاص سلطنت آصفیہ کو حاصل ہونگے، شمالی ہند اور مدراس کے سفر میں دو سو میل کی کمی واقع ہو جائے گی۔ اسکے علاوہ مختلف ضمنی شاخوں کی تعمیر بھی جاری ہے۔ چھوٹی لائن کا وسیع و خوشنما اسٹیشن کاچی گوڑہ میں تعمیر ہو گیا ہے اور عام خیال یہ ہے کہ ۱۹۲۵ء میں دولت آصفیہ اپنے حدود مملکت کی کل لائنوں کو سرکاری بنائے گی، جس سے ملک کو بیش از بیش منافع حاصل ہونگے۔ علاوہ ریلوں کے عام شاہراہوں کی تعمیر کا سلسلہ نہایت سرعت کے ساتھ رو بہ ترقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیس ہزار میل کی سڑکوں کی تجویز زیر غور ہے جب یہ کل سڑکیں تعمیر ہو جائیں گی تو ظاہر ہے کہ ملک کی حالت میں کیا تغیر واقع ہو جائیگا۔

فرائض شاہی کی اس انجام فرمائی کے ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کو شعر و سخن سے بھی خاص دلچسپی ہے۔ اس وقت تک سات دو اوین مرتب ہو چکے ہیں، اور گاہ بگاہ اخبارات و رسائل میں جو کلام تحت لوک الکلام شایع ہوتا رہتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طبع ہمایوں بیشتر حقائق و معارف، نعت سیار سلیم صلعم اور مناقب آل و اصحاب رضی اللہ عنہم کی جانب مائل رہتی ہے۔ اکثر مسلسل غزلیں اپنے اوصاف کو لئے ہوئے ہوتی ہیں کبھی کبھی سو و ہبو و قومی و ملکی کے اشارات بطور نصح کے آجاتے ہیں، اور اس ضمن میں مفاخر اسلامی کی شان کا جلوہ نظر آجاتا ہے۔ علاوہ ذوق سخن کے اعلیٰ حضرت اقدس اشرف کا پایہ علمی بھی نہایت بلند اور مطالعہ کتب نہایت درجہ وسیع ہے، ”سلطان الاسلام“ کی ڈگری کو ذات والا پرنا ہے، اس نجل میں جملہ اوصاف کی تفصیل کیا شمار کی گنجائش نہیں، بجز اسے کیا کہا جائے کہ ”دلمان گر تنگ و گل حسن تو بیار“۔ اس فیض جاری کا حشر ہوا

دشوار اور رعایا و وابستگان و امن و دولت و عامہ مسلمین و عموم اہل ہند کا اس احسان عمیم کے بارگراں سے سبکدوش ہونا محال ہے، خدا ہی ان تمام ساعی حسد کو قبول کرنے والا اور ان کا اجر دینے والا ہے، اس بندہ عاجز کی دعا ہے کہ

زیرا میں شہ رواق نیلی فام  
چوں شو گو گشتہ این بہایون نام

آید از ہر یکے بچاس صدا  
سند اللہ نکتہ اہدا

خود فرمانروا کی بیدار مغزی، تدبیر مملکت، رعایا نوازی، فیض سالی کے ساتھ ہی ساتھ انصرام امیر سلطنت میں وزراء کا صحیح انتخاب بھی کچھ کم موثر نہیں ہوتا۔ حضرت علی و اقدس اس باب خاص میں بھی دیگر فرمانرواؤں سے گویے سبقت لے گئے ہیں۔ ابتدائے عہد میں دو برس تک سرہمارا جہ عین سلطنت بہادر لقا بہ نے اپنے بھرتیہ دیرینہ کے ساتھ خدمت کیا۔ اللہ مامی کو انجام دیا، اور پھر نواب سالار جنگ بہاؤ شاہ نے اس عہدہ جلیب پر سر فرما کر پائی۔ نال بعد تقریباً پانچ برس حضرت اقدس و اعلیٰ نے بذات خاص جملہ امور کا انصرام فرمایا۔ دستور سلطنت کو ایک نئے قالب میں ڈھال دیا اور اس مشین کو چلانے کی خدمت سر سید علی (نواب مؤید الملک بہادر) کو سپرد فرمائی جنہوں نے حکومت چھ برس میں رکھی۔ اس نوع حکومت کا ذاتی تجربہ و علم حاصل فرمایا تھا۔ بعد ازاں نواب فرید بن الملک بہادر اور نواب ولی الدولہ بہادر نے اس خدمت عالیہ پر سر فرما کر پائی۔ حسب ذیل عرض ہو گیا کہ یہ جدید دستور سلطنت مختلف باتوں میں کیساں خوبی کے ساتھ چل سکتا ہے۔ یعنی دستور سلطنت اپنے خود ہر طرح پر مکمل ہے اور اپنے نفاذ و صحیح کے لئے اثر شخصیت سے منزه ہے تو حضرت اعلیٰ و اقدس نے اپنے دیرینہ خدمت گزار اور مہام سلطنت کے فرد آزمودہ کار کو خدمت صدارت عظمیٰ پر سر فرما کر پائی کہ اس مکمل دستور سے بطریق مکمل و احسن کام لے کر دستور کو مستحکم و پورے نفاذ کو منظم کر کے ترقی مزید کا راستہ صاف کریں اور اس جدید اصول حکمرانی کا اثر ہر ایک محکمہ و صیغہ پر تمام و کمال حاوی ہو کر کل نظم سلطنت کو از سر تا پا ایک نئے کمال



راجا یان راجہ سرہمارا جہ کشن پرشاو بہادر میں سلطنت دام اقبالہ کی سرفرازی صدارت  
عظمیٰ نے ٹک کے اندر اور ٹک کے باہر جو اثر ڈالا اسپر کچھ کتنے کی ضرورت نہیں، اس انتخاب  
پر ہر فرقہ، ہر ملت، ہر قوم، ہر طبقہ اور ہر درجہ کے افراد نے جس درجہ اظہار مسرت کیا، اور دو تین  
عالمیتین کے تعلقات پر اس سے جو شگوارا اثر پڑا وہ محتاج بیان نہیں۔

اس سلطنت ابد قرار سے سرہمارا جہ بہادر کے تعلقات خاندانی بہت قدیم ہیں، اور خود  
ہمارا جہ بہادر سلطنت کے دیرینہ خدمت گزار ہیں، آپ راجہ ہرمی کشن بہادر کے فرزند اور  
راجہ نریندر بہادر کے نواسہ، اور ہمارا جہ چند ولال کے جانشین ہیں۔ آپ کی ولادت

۱۲۸۱ھ میں ہوئی۔ ۱۲۹۱ھ میں راجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ۱۳۱۰ھ میں  
۱۸۶۳ء میں اپنی موروثی خدمت پیشکاری پر متنازع ہوئے، اور وزارت افواج کی خدمت کا اعزاز بھی  
حاصل ہوا۔ دوسرے ہی سال راجہ راجایاں اور "ہمارا جہ" کے خطاب سے عطا ہوئے

۱۳۱۹ھ میں نواب سر وقار الامرا بہادر کے رخصت لینے پر مدارالہامی پر منصرمانہ تقرر ہوا۔  
۱۹۰۱ء اور دوسرے سال اس منصب جلیلہ پر مستقل ہوئے اور خطاب "میں سلطنت سے افتخار پایا۔"

حضرت غفران مکان آصفیاء ساوس کے آخر عہد تک اس خدمت کو انجام فرتے رہے  
اعلیٰ حضرت اقدس و دانشمند کے تحت نشین ہونے پر بھی اس منصب عالیہ پر فائز رہے، اور  
دو برس مزید اس خدمت کو انجام دینے کے بعد سبکدوشی حاصل کی مگر عہدہ پیشکاری پر  
برستور فائز رہے۔ اب صدارت عظمیٰ کو آپ کی ذات سے رونق حاصل ہے۔

سرہمارا جہ بہادر بالقابہ نہ صرف ایک پشتینی رئیس اور سلطنت کے بلند ترین عہد دار  
ہیں بلکہ ایک عالم اجل و شاعر بے بدل بھی ہیں۔ شاو تخلص فرماتے ہیں، اور اس خصوص  
میں آپ اس فن کے تہا تاک ہیں کہ حضرت غفران مکان آصفیاء ساوس کی شاگردی کا  
افتخار آپ کو حاصل ہے۔ خود شاعر و عالم ہونے کے ساتھ ہی بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ

اہل علم کے قدرواں اور پایہ شناس ہیں، آپ کا مسلک صوفیانہ ہے، ہر مذہب و ملت سے آشتی رکھنا آپ کا دین و ایمان ہے، نصیحتہ قصائد و غزلیات میں سرکارِ دو عالم صلح کی شان مبارک میں جو اشعار فرمائے ہیں ان میں جس جوشِ محبت کا اظہار فرمایا ہے اس کا اندازہ صرف اس ایک شعر سے ہو سکتا ہے۔

کافر نہ کہو مشاؤ کو ہے عارف و صوفی

شیدائے محمد ہے و پشیدائے مدینہ

جب ایک ذات واحد میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں تو کیوں وہ اس درجہ مقبول خاص و عام اور مرجع انام نہو؟

درحقیقت تاریخ کے مباحث عالیہ میں یہ بھی ایک اعلیٰ بحث ہے کہ کتنے فرمانروا اپنی ذاتی قابلیت سے صفحہ عالم پر اپنا نام چھوڑ گئے اور کتنے فرمانروا اپنے کارکنوں کے صحیح انتخاب کی وجہ سے شہرت و نام کے مالک بن گئے ہیں۔ ہندوستان ہی کی تاریخ میں اکبر اعظم کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس شہنشاہ کا خاص کارنامہ وزیر اکبر کا صحیح و موزوں انتخاب تھا۔ اسکے برخلاف حضرت اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد تمام تر اپنے جوہر ذاتی پر رہا۔ انھوں نے وہاں کہ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کی ذات ہمایوں میں یہ دونوں وصف بدرجہ اتم و اکمل موجود ہیں اور اسکے جو اثرات ہیں وہ روز روشن کی طرح دنیا پر ہو رہے ہیں، اور سر ہمارا جہاں اور دام اقبالہ کا تقرر صدرتِ عظمیٰ ایک بین ثبوت ہے۔

ختمِ کلام کے قبل چند الفاظ کتاب کی تصحیح کے متعلق بھی عرض کرنا ضروری ہے۔ تاریخ ظفرہ اگرچہ نایاب نہیں ہے مگر اسکے نسخے بنیاد کیسے ہیں، اور شاید اسے چند برس قبل تک اسکی نقلیں حیدرآباد سے باہر نہیں گئی تھیں، چنانچہ کتب خانہ وزارت ہند (لندن) دارالتواور برطانیہ (لندن) اور کتب خانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی فہرستیں اسکے ذکر سے خالی ہیں مجھے اسے ڈیڑھ برس قبل ایک نسخہ اتفاقاً ہاتھ آیا۔ یہ نسخہ فلسکیپ کی تقطیع پر

خوش قسمت میں لکھا ہوا ہے، جایا سے کرم خوردہ بھی ہے۔ تاریخ تحریر ۱۲۵۵ھ ورج ہے۔ کتاب کے سرسری مطالعہ کے بعد یہ خیال ہوا کہ اگر یہ کتاب طبع ہو جائے تو نہایت سود مند اس غرض سے باعین نظر کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ بجز اہل فن کے پڑھنے میں سخت دقت ہوئی۔ کتب خانہ اصفیہ کے نسخہ سے مدد لینا چاہی مگر یہ کوشش بالکل بیکار ثابت ہوئی، کتب خانہ کا نسخہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ کا لکھا ہوا ہے اور حیدرآباد ہی میں حسب فرمائش حکیم سید محمد حسین صاحب لکھا گیا ہے، یہ نسخہ بھی فلسکیپ ہی کی تقطیع پر ہے، مگر اسکا کاغذ سقاہ کزور ہے کہ چند برس میں کتاب از خود ضائع ہو جائے گی۔ دونوں نسخوں کے مقابلے سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ یا تو اسی نسخہ کی نقل ہے جو میرے پاس ہے، یا دونوں نسخے کسی ایک ہی نسخہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ اشتباہات نہیں بھی رفع نہیں ہوئے، جا بجا الفاظ اس طرح لکھے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے بلا سمجھے ہوئے نقش بنا دیا ہے۔ ذکر باریدن ژالہ کے تحت میں سنہ پر کوئی تاریخ دونوں نسخوں میں نہیں ہے۔ غرض دونوں کے مقابلے سے کوئی نفع نہیں ہوا، اور اس ناکامی کی وجہ سے باوجود استہانی کوشش کے بعض الفاظ مشتبہ رہ گئے لیکن یہ الفاظ سات آٹھ سے زیادہ نہیں ہیں۔ اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اس کتاب کی اہمیت عمارتوں کے تفصیلی حالات دینے، فرماؤں کے تمام وکمال نقل کرنے، اور معاصرہ واقعات کے درج ہونے کی وجہ سے ہے، لیکن کتاب کی عبارت سست اور اہل زبان کے محاورے سے خللات بلکہ بعض بعض مقامات پر پاپی صحت سے گری ہوئی ہے، نوازشات، امرایاں، اکابراں، پیشکشات، وغیرہ بطور جمع کے بلا تکلف استعمال کئے گئے ہیں۔ املا بھی جا بجا غلط ہے۔ مگر ان تمام کوتاہیوں کے باوجود مصنف کی محنت قابل داد اور لائق قدر ہے۔

یہ عرض کر دینا بھی بھل نہوگا کہ میں نے اگرچہ کتاب کے طبع کا خیال اپنے ذہن میں قائم کر لیا تھا لیکن

۱- (۱) صفحہ ۲۸- سطر ۶ "عبداللہ افغان میں"۔ (۲) صفحہ ۵۰- سطر ۱۰ "تصبیہ روح" (۳) صفحہ ۶۲- سطر ۱۰ "تورخان جیو"۔ (۴) صفحہ ۳۹- سطر ۶ "عمل واقعہ بہریرا سے بندہ واقع شد"۔ (۵) صفحہ ۱۲۱- سطر ۱۵ "منیر"۔ (۶) صفحہ ۱۳۲- سطر ۶ "سم قندی"۔

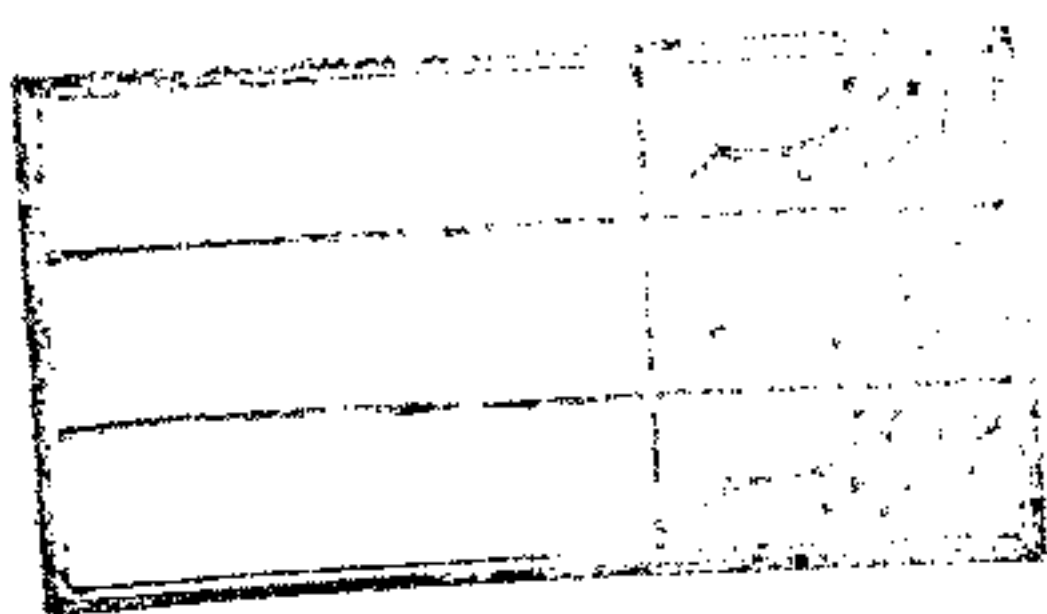
علم میں لانا ایسے نئے ذوق اور تہا۔ میں نے جب اپنے اس خیال کا اظہار کیا تھا تو وہ دم و دم و کرم جی  
 حکیم برہم صاحب کے کیا تو جناب مدد فرمائی کہ یہ کی طبع و شاعت پر آمادہ ہوئے ہیں اور حقیقت  
 کتاب کا طبع و شائع ہونا آپ کے ہر وقت سے ہونا چاہیے۔ اور یہ اپنی نوع کا پہلا کام  
 نہیں ہے جو مدد فرمائی کہ علم میں آیا ہے۔ اور ان کے ذوق و شائقانہ مشاہدہ کیسے ہی نہ ہو اللہ ہی  
 اللہ دراز مودی صاحب صاحب صفحہ حدائق البیان فی سائرہ القرآن و  
 معنی صاحب الکلام (از علامہ محمد آبادی) یہ تمام کتابیں آپ ہی کی وجہ سے زیور طبع سے  
 آراستہ ہو کر شائقین علم کے ہاتھوں تک پہنچیں۔ اسکے علاوہ وقتی ضرورت کے سامنے  
 الشافی وغیرہ آپ کے ہزاروں کی تعداد میں طبع کر کے مفت تقسیم کئے۔ میں ان چند الفاظ کے  
 لکھنے پر اسوجہ سے مجبور ہوا کہ میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ ”مطبع حکیم برہم“ کی شرف و غنا  
 نفع دانی پر اس قدر جہنمی نہیں ہے جس درجہ یہ مطبع نفع رسانی عامہ کے لئے وقف ہے۔  
 آخر میں انظرین کرام سے استدعا ہے کہ اس عاجز کی سہی کے باوجود کتاب میں جو  
 غلطیاں ہو گئی ہوں ان سے زرگز فرمائیں۔ اور اس عاجز اور حکیم صاحب موصوف  
 کو دعا ہے خیر سے یاد فرمائیں۔

مستند  
 تلمذ حسین



تاریخ طبرستان





## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا سے کہ میں لا جو روی سپر  
 زانڈیشہ بیرون بود پایہ اش  
 بر آستین انجم و ماہ و نمر  
 شہان جہاں سر سپر پیرہ اش  
 چہیں طرفہ نبی و عالم نہاد  
 بد اراچی عالم سبے ہاد  
 شہانست دنیا و امن و امال  
 شہانست سر زمین زمان  
 گنجش رسد نالہ ہر فقیر  
 کند ہر چہ خواہد بر حکم نیست  
 کہ پید او نہاں تیزوش کیفیت

پر رے ہضیا ضیاسے از باب فضل و کمال و اصحاب خبرت مال کہ نظارگیان صنایع  
 قدرت متعال اندر روشن و میرزا ہاد کہ کیفیت بتا سے بناے فلک ساس قلعه محمد نگر  
 عرف گلنڈہ و آبادی بلدہ طیبہ حیدرآباد کہ تصنیفش زیادہ از اندازہ اندیشہ و قیاس است  
 ہر چہ از سیر کتب تواریخ سلاطین زمان پیشین باس بندہ عقیدت گزین اختر گروہاری لعل  
 زمین نشین گرویدہ و تیرا نچہ شاہدہ آمد و بنا برد یافت از باب حال و استقبال بطریق اجماع سلاکتی بر

کشیده و احوال حکم و ایان این دیار فرخنده آثار برین جریده دانش ثبت گردانیده چون از لفظ  
 ظفره تاریخ تمام این تالیف می برآید لهذا تاریخ ظفره موسوم ساخت و اساس این کالج مشتمل  
 بر دو باب نهاد **باب اول** متضمن احوال سلاطین قطب شامیه و بنای گلکنده و حیدرآباد  
**باب دوم** مشعر بر ذکر بادشاهان چغتاییه و کیفیت ریسان حیدرآباد -

ثروت گمان دورین که بدیده اعتبار جمال بدائع مصنوعات عجائب مخلوقات آماشائی اند  
 بهتر شناسند که غرائب جهان بوقلمون متواتر بسبب ریح مسکون شینند است که بحسابان هم و خیال تعداد و احصا  
 آن توانند پرداخت - درین صورت اگر جائی درین تالیف سهو و نسیان ملحوظ شود بنیل کرم پوشید و اغماض  
 فرموده باصلاح آن متوجه شد مریون احسان سازند و اگر اصلاح نتوانند برکے خدا از زبان طعن نکش ایند

## باب اول

متضمن احوال سلاطین قطب شامیه و بنای قلعه محرزگرف گلکنده  
 و بلده حیدرآباد و جلوس بڑے ملک سلطان قلی قطب شاه

بڑے ملک سلطان قلی قطب شاه بن امیرزاده اولس قلی بن امیرزاده سیر قلی بیگ که  
 سلسله نسب آن والا گهر باغرخان بن یافث بن نوح علیه السلام اقطاع می یابد مولد و وطن او  
 بلده همدان است - چوں سررشته سلطنت اسبجاز دست اباغجدایشان گسیخته بست خلیف سلطان  
 برادر عم افتاد و ازو به یعقوب پسرش رسید و رسد و استیصال شد - لهذا اقامت وین مصلحت  
 ندیده با جمعی از مخصوصان عازم هندوستان شد - چوں به دارالعبادیزور رسید ببلانست شاه  
 نورالدین نعمت اللہ ثانی رضی اللہ عنہ رفت - مشکوٰۃ شاه مستظور که صبیبه میرزا جهان از اجداد سلطان  
 قلی بود از کمال ترحم پرستش حال نموده بزبان وحی ترجمان فرمودند که اراده هند مبارک است

شمارا از اقطاع جنوبی آن مملکتِ جنتِ نشاں عطا کردیم و چند اشرفی از زیر سجاده برآورده  
 مرحمت ساختند. ازاں جا روانه شده با اتفاقِ حسنہ و یاوری طابع از ہند عبور کرده بدکن رسیدہ  
 فائزدار السلطنت محمد آباد بیدر کہ در اں وقت تختگاہ سلطنت دیار دکن بود گردید و ملاقات  
 سلطان محمود بہمنی بادشاہ آنجا نمود، شاہ بہمنی آمدنِ او را غنیمت دانستہ بہ نوازشاتِ شاہانہ  
 و تشریفاتِ خسروانہ ممتاز گردانیدہ و یہ آئیو نامشہول عواطف ساخت. چون آثار بہت اثر  
 ناصیہ شاہزادہ سلطان قلی مشاہدہ نمود و در صید و شکار و حرب و بیچارہ صاحبِ عقل و جرار  
 بہ محاکب امتحان دریافت و دستہ بہشت صد و نو و یک ہجری بختاب قطب الملک  
 خواص خاں و خدمت وزیر حکومتی ملک کن شرف امتیاز بخشیدہ مصافقات گلکنڈہ و رنگل  
 با توابع آن بجاکیش مقرر کردہ سپہ سالار و امیر الامراے جمیع ممالک تلنگانہ ساخت، چون در  
 سال ۸۰۰ و چہار ہجری محمود شاہ بہمنی جهان فانی گزارشتہ بدار البقا شافت احمد شاہ پسرش  
 بر تخت محمد آباد بیدر نشست، او دایم انحر و مدہوش بود ز نام ہمار سلطنت در قبضہ اختیار  
 ملک برید کہ از امرای بہمنی بود داد و بنا بر آن تزلزل و تخیل کمال در مملکت راہ یافت، از امرای  
 سلطنت بہمنی ہر کہ امر را ہولے شاہی در سراقاد با کن خود ہا تاج شاہی بر سر گزارشتند، چنانچہ  
 یوسف عادل شاہ و بیجا پور و احمد نظام شاہ بھری و احمد نگرہ دولت آباد و فتح اللہ عماد شاہ  
 در برابر یہ القاب شاہی منتخب شدند، در بلدہ بر بان پور کہ ملک خانہ سین است در اں وقت میران  
 داؤد شاہ فاروقی از طرف شاہانِ بگرات قیام می داشت، مملکت و کن حکم طوائف الملوک  
 پیدا کردہ لندرا قطب الملک سلطان قلی کہ در دکن صغیر و کبیر بڑے ملک می گفتند بصوبہ  
 دولتخواراں در سنہ ۸۰۰ ہجری مطابق سنہ ہفت جلوس ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہند  
 در گلکنڈہ کہ از سابق برنخے آبادی داشت بر تخت نشستہ تاج شاہی بر سر نهاد و بنام سلطان



قلی قطب شاه نامور گردید و خطبه و سکه رواج داده بمرو و ایام از نیرشے بازشے مردی و مردانگی  
 مملکت تنگانه با تمام قلعه جات و تھانجات از تصرف راجہ کے عالی مقام بر آورده داخل ممالک  
 محروسہ خود ساخت۔ چون ہر سال بے ہم راجہ کے دارا کرب بجا گرفت انا کوندی لشکر  
 اتفاق می شد و از گلکنڈہ ابیجاگز مسافت بعید واقع است بمقتضای عقل و ورہیں بنا بر  
 حفاظت سپاہ و مترودین بعد از چند سال بلکہ گلکنڈہ را بساعت نخبہ معمور ساخته بخطاب  
 محمد گزمتب ساخته فرماں داد کہ متعلقان ارکان و اعیان و لشکر یان دریں مکان در امان باشند  
 و دیوار قلعه ہم بنیاد کرده در اندک فرصت عمارت رفیع و مسجد جامع و حمام بغایت مطبوع و  
 اماکن اُمراء و لشکریان صورت تمام یافته شہر سے آباداں شد۔

شاه کامگار مدتے بہ عدل و داد و حرب پیکار و بذل و عطا و اکرام سایہ گستر خلاق

انام بود، چون ہنگام ضعف و پیری و عمر بہ نو د سال رسید مکرر بزبان میزند کہ در آخرین عمر بدین  
 شہادت امیدوارم کہ فائز شوم، چنانچہ بارادت لم نیلی روز شنبہ دوم جمادی الثانی سنہ  
 و پنجاہ ہجری مطابق سنہ جلوس نصیر الدین محمد ہایوں بادشاہ ہندوستان و فتیکہ بہ نماز عصر

مشغول بود میر محمود بہدانی تھانہ دار گلکنڈہ بہ اغوالے شاہنشاہہ جمشید خاں خود را خسر الدنیا  
 و الآخرہ ساخته بر تن آن شہر بار بست و سہ زخم زدہ خسر مظلوم را شہید ساخت۔

جانش مقیم روضہ دار السور باد جنت سرے مرقد او پرنور باد

ایام فرماندہی او شصت سال از انجملہ مدت شانزدہ سال بہ نیابت سلطان محمود تمینی و بعد رحلت  
 او چہل و چہار سال بود شش سپرو چہار دختر اولاد گزاشت۔

گنید بجا گرفت انا کوندی شہر عظیم چہار دہ کر وہ طول بود۔ رام راج راجہ انجنا و ہزار فیل در لشکر داشت  
 و سپاہ بے شمار بود سی ہزار سوار و دو لاک سپاہ داشت۔

# جلوس حمید قطب شاه پدرش

چون حمید خان در حین حیات پدر از عمر عنا و ملکان و قطب الدین برادر او که و معین  
 بود و رقیب مغول می ماند بنده از پاس بر داشته و با اتفاق جمعی از اهل فساد بمنزل ملکان ده  
 رفته جبراً میل در چشم جهان سنیش کشید و تحت نشسته خود را حمید قطب شاه گویند ، امر او  
 خداتین طوعاً و کرهاً او تبعیت نمودند مدت هفت سال در ضبط ملکش تردد و محاربات پرداخت  
 مرضی و صحر که نزد اطباء به سرطان موسوم است از اوج سلطنت و اقبال متوجه ضعیف و بال گردید  
 در سنه شصت و پنجاه و ششش هجری از ساغر کفن نفس ذائقه الموت شربت فوت چشید

ماند ستارگار پدر و زنگار بماند بر و لعنت پاندار

البقاء للملک المعبود بعد از سبحان قلن پسرش را که هفت ساله بود تحت نشانند چنگ  
 الملک بخرخان که یکی از امرایان سلطنت بود در مقام عنا و آمده شاهزاده دولت خان را  
 که خلعت قطب شاه شهید و در بختگیر مقید بود از قید برآورد و در تحت نشانند و امرای طرفین  
 از اطراف و کناف استمداد و استعانت بهم رسانیده شورش افرتل و قتال شدند بتقدیر  
 آنی شاهزاده دولت خان در دست مخالفان افتاده مقید شد یک سال بام جهالت

# جلوس ابوالمنظر ابراهیم قطب شاه

شاهزاده ابراهیم خان که در زمان سلطان قلی قطب شاه شهید به قلعه دراری دیور کند  
 نامور بود در حین سلطنت حمید شاه کناره کشی اختیار نموده براس ملاقات ملک قاسم برید که ولی  
 محمداً و بیدر شده بود رفت و از آنجا متوجه بلده بیجاگر گردیده در آن دیار بسری برد بعضی دولتخواهان

بنای دولت قطب شاهیه متزلزل دیده عرائض بخدمت شاهزاده در باب توجه مستقر خلافت  
گلکنده ارسال داشتند، شاهزاده عالیجناب از رسیدن عرائض و دریافت احوال سلطنت  
در ساعت سجد با مردم همراهی نهضت این طرف فرمود و چون متصل با نکل مضرب خیام فرود  
ار تمام شد مبشران سعادت تو امان نوید مقدم بسته تو ام را بدار سلطنت گلکنده و تمامی  
قلاع و بقاع رسانیدند، هر روز امر او اشراف و اعیان سلطنت احرام ملازمت بر میان بسته  
بشرف بساط بوس معز می گردیدند، در اندک فرصت لشکر عظیم آماده و همیا گردید، جنگی بود  
و سایر ناکواریان قابو یافته سبحان قلی را قید کرده مقالید قلعه گلکنده بجنور شاهزاده فرستادند  
شاهزاده برین معنی شادال و فرحان شده بدار سلطنت گلکنده فائز گردید. روز و شب  
دوازدهم و سیزدهم و چهارم و پنجم و ششم و هفتم و هشتم و نهم و دهم و یازدهم و بیستم  
زینت بخشیده با اسم مبارک ابوالفضل برای مهم قطب شاه خطبه و سکه جاری ساخت و در عید خود  
بر فاهیت خلایق کوشیده بیدل و احسان نامور کوهین گردید

بنای شهر نیاه قلعه گلکنده

بحکم او بنای قلعه بجانب مشرق که حالا به قلعه کند مشهور است گردید از محرقان بدینیم  
تیار گشته باز بحکم او حصار عظیم گرد و اطراف قلعه گلکنده برای شهر نیاه با استحکام تمام درخت  
و ستانت مالاکلام اساس نهاده از شاگ و آهک تیار ساختند و در برج عالیش بجاوی آریوان  
کیوان رسانیدند

فدک مثال حصار که سدا سکندر	بسی به نسبت از لشکر عسکرت نزار
بغایتی زبندی که عقل نتوانست	کنند فکر فکندن بطرف با هم حصار
ز حکمی بطریقی که منجیق سپهر	ببناک حادثه کاسه کند تزلزل دیوار

درون حصار عمارات و نشین و عمارات بهشت آمین و اماکن اُمراء و خوانین و قصور  
 فردوس ترین ترفیع و ترتیب یافته رشک افزای خلد بریں و روش خانہ پیش گردید و در میان  
 شهر نپاہ و حصار کوہ ہے واقع است بالاسے آن بالا حصار بجایت رفعت و متانت تیار شد  
 سراوج فلک افلاک کشید و مشکوے خسروی تیار گردید

ہر آن کس کہ دارد در آن جا شست بدو کس نیاید زندہ سید دست  
 ز بسے زمین امین است از خلل مگر آسماں تیغ بار و اجل

بچنین در عمارت شہر بار معدلت آثار باغ ابراہیم شاہی پہلوئے قلعہ کہ حالابہ بارہ  
 دری مشہور است و باغ گلشن و لنگر و واژدہ امام و تالاب حسین ساگر کہ در عرض و عمق  
 مانند دریائے است و کتوہ بدویل و کالاجو ترہ گلگندہ و مساجد و مدارس و عمارات عالی مقام  
 و حمام صورت اتمام و زینت انصرام یافت، از اقصای ترکستان و ہر دیار غربا و تجار با تحائف  
 و نفائس بسیار فائز شدہ بخلاص شاہانہ سرافراز می شدند، از غرائب نگر در آخر ایام خود آن شہر را  
 فوجے گران بجانب مرصنی نگر روانہ ساخت، فوج منصورہ تنبیہ و تادیب کفار آن صنلع نمودہ  
 و تباہناشاکستہ بہتاسے طلا و نقرہ کہ بہ مثال آدمی و صورت شیر و میمون بود معہ چار لک ہون  
 و تحائف بسیار ہمراہ گرفتہ متوجہ جناب سلطانی شد۔ چون نظر ابراہیم قطب شاہ بر آن بہت افتاب  
 فی الفیرتیپ محرقی عارض ذات قدسی شد ہر چند حکما علاج کردند فائدہ نشد۔ روز پنجشنبہ سبت یکم ربیع الثانی  
 سنہ ہند و ہشتاد و ہشت ہجری روح پر قوش بہشت برین امید مدت سلطنت او سیال و سی خلت شد  
 یادگار گزاشت۔

## جلوس سلطان قلی محمد قطب شاہ

بعد از دستن سلطان قلی محمد قطب شاہ کہ از مجلسی برادران حقیقی خود جمیع صفات صورتی معنوی

متناز بود بر سر سلطنت و جہاں بانی تکیہ زدہ اکلیل شاہی بر سر نہاد، در ماہ ربیع الثانی سنہ  
 ۸۷۰ ہجری و ہشتاد و ہشت ہجری مطابق بہست و پنج جلوس ہانی ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ  
 ہند خطبہ و سکہ خواندہ و جاری گردانیدہ بعدل و داد پر واخت، امرا و اعیان بدل و جان  
 کمر انقیاد بر میان جان بستہ باین بیات مترجم گشتند۔

کہ شاہ جہاں جاوداں شاہد باد  
 دولت خرم و مملکت آباد باد  
 ہمہ رفت گیتی نثار تو باد  
 عروس جہاں در کنار تو باد

”بنائے بلدہ حیدر آباد“

از انجا کہ شاہ دلاہمت فراخ حوصلہ فلک اقتدار بود بلن گلکنڈہ را کہ مستقر سلطنت  
 و مرکز خلافت دوومان اور بود فراخور جاہ و جلال خود نیافتہ ہنگی نیت مصروف آن دہشت  
 کہ شہرے دیگر آباد سازد، در اثنائے این خیال روزے بغزم شکار سوار شد بہر جا سیر میکرد  
 چون کنار دریائے موسی رسیدہ وسعت و خضارت و زارت آن سرزمین و لطافت آب  
 ہوا و منگیر و لش گرید۔

لطیف و دلکش آب و ہوائے مبارک منزلی فرخندہ جائے

بخاطرش گزشت کہ برائے شہر مکانے بہتر ازین زمین فردوس آئیں دیگر نخواہد بود پس مسجد  
 و قیقہ شناس را طلبیدہ ساعت بعد برائے بنائے شہر و عمارات سلطانی اختیار نمودہ در  
 ساعت مسعود صورت شہر کے کل پر چار بازار و در ہر بازار چار سوق مساوی لاصنواع  
 و چار طاق رفیع و بازار وسیع بر لوح ہمارت کشیدند و جانب شمالی مرکز دولت و مستقر سلطنت  
 قرار دادہ بنائے قصر عالی نہادند، چون در حسن ساعات و اہمین اوقات بنائے شہر نہاد  
 بودند در اندک زمان عمارت شاہی امراء عمدہ و غریب و بازار ترتیب یافتہ صورت آبادی یافتہ

اول این شهر به بجای نگر نامزد شد، بعد از چند سال به دار السلطنت حیدرآباد موسوم گردید و در زمان قبیل جمع فضا سے دوران و کعبه مسافران جہاں مسکن اکابران و انواع ہنروران گشت، کثرت خلایق و وفور بائع مواضع و فراوانی باغ و بسا تین بدرجہ انجا مید کہ ساحت کوہ و دشت سمت تضائق پذیرفت، چنانچہ از دار السلطنت حیدرآباد تا قصبہ زکھوڑہ و ایام پٹن و بھونگیر و پٹیچر و کہ در چار جهت واقع است و مساحت بقدر وہ فرنگ است مجموعہ فضاے دشت و صحرا باغ و بستاں شدہ و کثرت احداث مساجد و بقاع و سراے و کاش

وزاہت ریاض فروس و ش غیرت افزای پھر خضر گردید۔ ابیات

مروح صبا از نسیم کاشش      معطر ہوا از دم سنباشش

درختانش طوبی صفت لببر      برآوردہ بر اوج افلاک

ہمین معدلت آن بادشاہ و اگر از قصبیات و دیہات حوالی حیدرآباد ہر سال چہا

لک ہون کہ چہا ہزار تومان باشد بخرانہ عامرہ واصل می شد و ایں مبلغ در وجہ اخراجات مطبخ

محمورہ و انعام سادات و علما مقرر بود۔ ابیات

شہرے چو بہشت در نکوئی      یابی تو در وہر پنجہ جوئی

گر پیر بید نش شتابد      زو عمر گزشتہ باز یابد

ز وہر چہ نکو است کم نیابی      یابی ہمہ چیز و غنم نیابی

بنائے چار مینار

در اواسط شہر کہ مرکز آبادی و ذات معموری توان گفت چہا رطاق در نہایت ارتفاع

و غایت تکلف پرداختہ، سقف آن را مانند گنبد بہ سنگت ہاک پوشیدہ بر ہر چہا گوشہ چہا

مینار خوش وضع بسیار مرتفع برآوردہ اند، شصت در عہد ارتفاع دارد و ایں عمارت در

و پرکاری بمرتبه است که قوت ناطقه آن تو حیثیت آن بجز قائل، و زبان قلم از تعریف بقصور  
مائل، بالاس آن سجد است پاکیزه و صفا و حوضه است در غایت لطافت و صفا  
آب نهر تالاب حلیمی در آن می رسد مؤذنانش از مزمره تسبیح ملائک در گوش و چنبر فلک تا  
بدوش رسیده، بلالی تاریخ بناس شهر و چارمیناره یا حافظ گفته (مستند ه)

ز اسیب چنبر فلکی بر سنرازاں      دایم خمیده پشت بر آید مؤذنش

در برابر هر طاق چارمیناره که در روسه زمین جفت ندارد راسته بازای ساخته اند طولش چون  
کمشال و عرضش چون عرض آسمان، دکا کینش حجره صفت بدو گوهر آراسته و مانند خنجر  
از کدورت پیراسته، بایچانش بصورت ماه و آفتاب خریدارانش سیدت مشتمی بهمانتاب  
تراز و در کف بقال وین بر صورتش حیرا      بیالک مشتمی بنگر قمر در خانه میسراں

### بناس مسجد جامع

چون خاقان زمان را همیشه نظریه ترویج اسلام و رفاه خاص و عام مبذول بود فرمود که در  
جمع قریات و قصبات ممالک محروسه مساجد بنا نموده فرش و روشنی و خادم و مؤذن تعیین کرد  
و در بلده بجنب چارمینار جامع مسجد حسن اساس یافت که از مزمره مؤذنانش مقیمان عالم بالا را  
فیض و سرور و از غلغله سبحانش ساکنان ملاء علی را مسرت و سرور راست کتاپه آن با  
خوشنویسان یا قوت بنان بر مرسیاه به آب زر نوشتند. ابیات -

مسجد آن جامع فضل الله      زمزمه خطبه او با ماه  
منبرش از خطبه شاهنشاهی      بر سر نه چرخ گرفته می

بالاس دروازه مسجد جامع قطعه بر لوح سنگ بغایت خوشخط مندرج و کنده شده این بیت  
تاریخ از آن قطعه است ه

کے پروردگار تاریخ اور زہے عالی بنائے خیر گونی (مستند)  
 در پہلوئے مسجد جامعے در افروختگی و گرمی بسان سینہ عاشقان و در لطافت و پاکیزگی مانند خط  
 از باب عرفان ترتیب یافته، از جامہ خانہ الطافت شاہی لنگہاے لطیف و کیسہ ہاے پاکیزہ  
 بھمت صادر و وارو معین گردین و حجامان چاکدست بھمت خدمت برپا ایستادہ، خاطر  
 از اُجرتِ حجام و مزدِ حجام آزاد

وصفتِ آلِ حجام چون طبع روانم سرکنند  
 شستہ و صاف آیدم بر لب سخن مانند آب  
 مٹی ہزار بسکہ و صفت او سخن را آبرو  
 نیست ہمچو آنکہ نظم شستہ گرد و از کتاب

حجامان چاکدست ہنر و راز بارگاہ سلطانی بہ علوفہ ہاے نمایاں ممتاز شدہ شب و روز بر  
 خدمت صادر و وارو پاکسوت و کیسہ حاضر و انہی پس توقع مزد و اُجرت نہا شستہ بتقدیم  
 خدمت اقدام دارند

ز نقبے نیازی کیسہ و آ پنجان پُرشد کہ از دست کسی چیز بے بخر ناخن تکیگرو  
 بنائے جسیر عینیل

چوں ابین شہر و قلعہ دریائے موسی واقع است و در ہنگام بزرگسال بسبب طغیانی عبور  
 از آن محال بود لہذا بفرمان خسرو زمان جسیر عظیم کہ سہ صد درعہ طول و پانزدہ درعہ عرض و امجدہ  
 درعہ ارتفاع دارو مبنی بر سبت و سہ طاق از رنگ سرب و آہک بنہجہ مستحکم و متین تیار شد  
 کہ با سدر و کین سکندر دم مساوات دارد و سیلاب دریا چون آبشار سرزناں و شور کناں بنائے  
 فروتنی بر می رود تا صراط مستقیم تاریخ اوست۔

بنائے دارالشفاء

بھمت سکناے طلبہ علیم و علیان سقوم دارالشفائے بفرمان عالی با تمام رسیدہ



و در جنب آن حمامی احداث گردید که سیاح و هم مانند آن بناهای عالی در نظر نیامورده و  
 و نقش بند خیال در کارگاه تصور طرح آن کشیده و اطباء بقراط طبیعت او بر قانون علاج و <sup>تفت</sup>  
 و حکمای میسجاف نفس بر اسباب علامات مرض عارضت دار و خانه شفا لائزش دواهای  
 علت بیماریاں و او و این نفیس شدیدش دفع سود المزاج معلولان، علمای عالی مقدار و در آن مقام  
 متبرک بساط اوقاف انداخته و طلبه افاضت شارب تحصیل و مطالعہ پر داخته <sup>س</sup>

شفا بخش اگر نامش آوری زباں بجای فاتحه اندر عیادت بیمار  
 مجموعه فضلا و عقلا و حکما و اطبا بوظائف و تعینات سفر از گشته مرفه احوال روزگار میگردانند  
 و از سر کار شاهسی اخراجات دوا و غذای بیماراں بوجه حسن مقرر و معین بود -

### بنای عمارت محل سلطانی

چون بزمین توجه خاقان زباں دار السلطنت حیدرآباد بدین معموری رسیده مستقر سر بر  
 سلطنت گردید معماران عدیم المثال درگاه و الاجاه را بجانب مشرق در فضا و وسیع  
 که طول و عرض هزار درعه بود قرار دادند و اطراف آن فضا را صفا با و ایوانهای عالی بنا  
 در هر ضلع طاقی در نهایت ارتفاع و استحکام با تمام رسانیدند و طاقی را که رو بجانب مشرق  
 است دروازه دولت خانه قرار داده قصری عالی بالای آن به فلک الافلاک آفرینند  
 و دو سنگ خارا بشیبه پیشبهر یک طول بست درعه و در عرض و ضخامت دو درعه  
 و بالای آن تخته سنگی دروازه درعه در نهایت لطافت ساخته استوار نمودند و بخاران  
 هنرمند دروازه عالی از چوب ساج و صندل ترتیب داده بجای طلاکاری مستحکم گردانیدند  
 چنانچه به شیردل دروازه موسوم است، و طاقی را که محاذی درگاه فلک اشتباه است در  
 خایت بلندی و عظمت بر آورده بالای آن عمارت رفیع که با قصر تاهید برابر میسازند تیار شده

نقارخانه بادشاہی قرار یافت و ہر صف و ایوان کے در اطراف فضا سے دریا واقع است  
 نسوبہ یکے از امر و خوانین و سرداران نمودند، و بفرمودہ خاقان زباں چنین مقرر شد  
 کہ ہر صباح امر و سلاطین مقربان و ناگواران با پیادہ و احشام فرج فرج و قشون قشون  
 باخیلان آراستہ باشوکت تمام برے شہر یاد جہاں رو بہار گاہ آرنند و چون در چارطاق  
 اکنون آن را چارکمان گویند جلو خانہ شاہی است در وسط جلو خانہ حوضی مشتمل بر آزاب زلال  
 برے فرج و دو آب تزیین یافتہ آمدہ بدرد و دستارند لشکر و شتم و فیل و اسب بر نسبت مرتبہ  
 اعتبار جا بجا گزاشتہ فرود آمدہ قدم در دروازہ و دستار نہادہ متوجہ خدمت شاہ شوند  
 و دائم الاوقات چند فیل بے ستون متشکل در دو طرف در گاہ ایستادہ باشند و ہزار پیادہ از  
 دو جانب صف کشیدہ از بندگان خاص و دو صد نفر حبشی با ہزار نفر از دلیران لشکر بام در صف  
 و ایوان بہ در دولت خانہ بحیث حفاظت مجتمع باشند و اندرون در گاہ فضا سے وسیع واقع است  
 جانب جنوبش دفتر خانہ شاہی و طرف غربش جامدار خانہ و بعضی کارخانہ سے عامرہ و بجانب  
 شمال دروازہ دوم واقع است کہ در فضا سے آن چہار صف و وسیع حجت مقام جمعی از لشکر  
 و حوالہ داران فیل سوار و شب نویساں ساختہ شدہ کہ ہمہ وقت جمعے از سنی ایران شیر صلیت  
 دریں محل بچون اقدام نمایند و در گاہ چہارم چندین محل است، عمارت رفیع و دلکش، دریں  
 محل نیز جمعے از سجداران نوبت بہ نوبت باشند و در گاہ پنجم لکن محل است بغایت وسیع کثیر  
 سجداران خاص از ترک عرب کھنسی دلاور دریں محل پاس بندگی می داشتند۔ و در گاہ ششم  
 صد صف است جمعے مقرب و معتبر ملازمان قدیم دریں مکان مبارک بیاس وقت مشغول  
 بودند۔ و در گاہ ہفتم سجن محل است، عمارت عالی مقدار با صفا کہ بہ رشک فردوس بریں  
 بروئے زمین زینت تزیین یافتہ جمعے از اعیان و فضلا در آن مکان مقام دارند و بجانب

مشرق این محل صنف طولانی تخیلاً صد در عمارت پذیرفته همه روز و شب از مطبخ شاه بی  
اقسام طعام بهر کدام می رسید - موازی ده هزار نفر از مجلسی و سادات و علما و فضلا و امرای  
خوان نغم آن شهر بایه هر روز بهره مندی شدند -

### بنای داد محل

چون شاه عالی مقام را نظر بر فاه خلایق و داد دهبی و فریادرسی مظلومان بیشتر بود  
آئین نوشیروان عادل و او کجین زنجیر خبر گیر ملحوظ داشت به معماران امر فرمود که عمارت عالی  
اساس نهند بنوعیکه یک ضلعش ملحق بمیدان و بازار و از هر خانه و ایوان آن دروازه بجاستند  
و بازار با کشادگی شود با تمام رسانید تا اگر مظلومی راسته رسیده باشد یا حاجتمندی را  
احتیاجی بر سر نماید بیاسی قصر آمده بے واسطه آگاه بر و اعیان و بے زحمت پرده دار و  
در بان عرض حال خود نماید - چون زینت تمام یافت ازین جهت این محل حنبت شکل موسوم  
به داد محل گشته و در پیش این قصر حنبت سرشت ایوان عالی بر فراز چرخ نیلگون کشیده در  
پیش ایوان حوضی وسیع شصت درجه چهل درجه چهل درجه چون اندیشه صافی ضمیران عمیق تیار  
شده اکثر اوقات خاقان زماں در آن قصر حنبت نشان بر سنده معذرت تکیه ده ابواب داد  
و مرحمت بر رقص عامه خلایق کشاده می داشت - بعد چند گاه حسب حکم والا

### بنای ندی محل

معماران چاکر دست براس تفرج دریای موسی و مجلس یوانی کنار رود مذکور در نصنا  
وسیع قصری که نمونه بستان ارم و چون مساحت فردوس خرم بود تیار ساخته شرفات بلند  
را از ذروه مهر گزرا نیندند و بر عقب آن عمارت میدانی که طول و عرض زیاد از صد بود در قریب  
داده نام آن ندی محل نهادند - **عزل**

این مقام خوش که مستغنی است بانش و ننگا  
 چوں دل و دانا در و پید است صورتی غیب  
 همت با جنات تجری تحتها الا انهار یار  
 بسکه مصقول است دیوار و درش آئینه وار  
 نو عروس ملک در بر شاه جمشید اقدار  
 خسر و عالی گهر سلطان محمد قطب شاه  
 شهر یار و کامیاب و کام بخش و کامگار  
 یابد از عدش درخت میوه امیر بر  
 بیند از جودش شمال دولت جاوید بار

### بنائے محمدی باغ

روزے شهر یار شکار رفتہ در فضاے صحرائے دلکش ابصید نخیر پروانختہ، چوں  
 آفتاب بہمت الراس تافت و از تابش مرزین لوح آتشیں گردید مراجعت فرمودہ نزدیک  
 کوہے کہ از دار السلطنت دور کہے واقع است در ظل درختان آسود، از بسکہ فضا و ہوا از بہت  
 بود ہوائے آنجا و فضاے آن صحرائے خوب طبع ہمایوں افتاد، حسب الامر عالی بالاسے کوہ  
 قصر رفیع و اطراف آن کہ دو چار کردہ بود بلع ارم رشک بنا شدہ و تیار گردین بہ محمدی باغ  
 عرفت بنات گھاٹ موسوم انواع اشجار اثمار و گلہا نشو و نما یافتہ شرمی بخش خاطر خاص عام گردید

### بنائے خداداد محل

چوں دست قمر سلطنت بارگاہے چنان بنائیاقتہ بود کہ ظل نام اللہ و نام مبارک  
 حضرت رسالت پناہ و شاد رواں دولت ائمہ ہدیہ را در ان زمینت دہند، ہمگی بہت شایان  
 مصروف بریں گردید کہ عمارت رفیع و قصر باسے بیع با تمام رسد، بساعت سجد معماران ناورد  
 متصل بہ عمارت "داو محل" طرح منزل عالی انگندہ در اندک زمانے ز سقف عالیش از ایوان کیوں  
 گزرا نیدہ بندوہ لامکان رسانیدند، از زیر بالابلا ہفت طبقہ چوں ہفت کشور و ہفت آسمان یا  
 و مانند ہفت اختر مرتفع و تابان مشتمل بر قصر باسے مقرنس و غرفہ باسے عالی حسن زمینت پذیرفت

مجموع این طبقات به خداداد محل موسوم گردید - **ا بیات**  
 پراز نقش و نگار از فرش تا سقف      هندس را بر و فکر نظر وقت  
 مقوس طاقها چون ابر حے حور      ز عالی غرفهایش چشم بدور

از آن جا که بنای اقبال خسرو زمان به آفتاب مهر و محبت خاندان نبوت پرورده  
 و گلشن اعتقادش از بسببیل خلاص و در دمان ولایت آب خوردده بود هر یک از این طبقات  
 را بر این وجه موسوم ساختند - طبقه هفتم که پیو از عرش میزد و خطاب الی محل مشرف گردید  
 طبقه هشتم ب لقب محمدی محل "تسمیه یافت، طبقه نهم به حیدر محل "نام آور شد، طبقات چهارم  
 و پنجم بنام نامی دو اختر گرامی یعنی حسن محل "و حسین محل "مشرف گشت و طبقه دوم "حجری محل "و  
 طبقه اول "موسوی محل " نامزد شد - چون این قصر عالی صورت تمام یافت شاه کامگار بادل  
 شاد حسین شاهانه آراسته ارکان دولت و خاص و عام سلطنت را از احسان و خلاق و  
 انعام سرفراز گردانید - در آن مجلس میرک معین سزواری حاجب نظام شاه که در سخوری دست  
 داشت تاریخ تازه بعرض رسانیده صله گران مای یافت - رباعی تاریخ

این قصر که هست شک فرمانت      ایام آفتابند گایش سرشت

تاریخ مرتب شدنش ککب قضا      بر لوح تقابناس جان بخش نوشت

### بنای باغ محمد شاهی

چون خسرو جهان را خاطر همایون مدام متوجه ساختن عمارت و بناات مائل بود  
 معماران به نظیر با احداث عمارت باغ محمد شاهی که در بلده طیبه واقع است مقرر گردانیدند  
 در اندک فرصتی عمارت که با جام جهان نما خورشید و منظر آسمان ساسه ناپید  
 متساوی است با تمام رسید

نہ روزن ہائش نورِ بخت تابان زور با قاصدِ حمت شتابان  
باغ و بستان در اطراف آن قصر ہویدا است رشک افزاں خلد بریں و میوہ ہائش چون عنقا قدر بریں۔

### مثنوی

خاکش از نیکوئی عبیر سرشت میوہ ہائش چو میوہ ہائے بہشت  
تاک انگور کج نہ سادہ کلاہ ویدہ در حکم خود سفید سیاہ  
شاخ تارنج و برگ تازہ ترنج نخل بندے کشادہ بر سر گنج

شاہِ حجاجہ اکثر اوقات دریں باغ فر دوس صفات با پرچہ پیکرگان در باد و دلبران ماہ تھا شمال  
طرب در چمن لہو و لعب نشانن بجرعہ شاد کامی بر عالم فانی می افشانند۔

### بنائے باغ کوہ جنوب

چوں عمارت کیواں رفعت بنات گھاٹ بجانب شمال دولت خانہ ہمایوں سمات

بر کوہ واقع شدہ و در جانب جنوب کوہے مانند کوہ طور پر فیض و سرور بود خسرو زمان فرمود  
کہ بر آں کوہ والا شکوہ عمارتے شاہانہ ترتیب دادہ اطرافت و جوانب آں انہار و آبشار و  
حوضہ ہائے فوارہ دار و اشجار بے شمار تیار سازند، ہنرمندان ماہر بموجب اشارہ ہمیں اہتمام  
شہر یار جہاں با تمام رسانیدند، نشیمن کوہ بریں و گلگشت آں سرزمین بفرقہ دوم و جلوس  
خسرو نوا آئیں بنائیت مطبوع و شیریں می نمود، اکثر مجالس شربت ام مدام در آں مکان می بود  
بتوفیق خالق یگانہ چوں عرصہ این مملکت با توار معدلت خسرو زمانہ صیاسے بے بہا پذیرفت  
تخاطر ہمایوں با حادثات بنا ہائے عالی پیش از ہمیش مالوت گردید۔

### بنائے حنا محل

حکم شد تا در باغ ملک امین الملک کہ محاذ می قصر سلطنت است حنا محل ترتیب دہند

معماران در مدت یک ماہ قصر مکمل "حنا محل" را در حسن تقطیع بغایت وسیع اساس نهادہ تعمیرت  
افزایے فرودس بریں ور شک پیرانے نگار خانہ بچیں ساختند قطعہ

زبان فوج آمد چو قصر حرج این عالی مقام      کہ علوت دربانے باز می گوید بنا  
از ہولے اوصبا بولے گرفت مٹی ہو      خاک را پیرانہ سرویس جوانی ازخنا  
اہل ولت رافضائے دلکشے او بود      در لطافت تہچہ جنت دلفروز و جانفزا

## بزم آراستن وزیر الممالک میر حجلہ و توجہ سلطان بمنزل و

چوں اسباب شوکت و جہت سیادت پناہ وزیر الممالک میرزا محمد امین میر حجلہ در مدت  
ہشت سال از جمیع سلاطین عظیم الشان در گزشت آن آصف دوران خواست کہ استعدا  
قدم خاقان زماں سلیمان نشان نمودہ از غایت خلوص جو اہر عقیدت را بر طبق عرض  
نمودہ ہند و آنچه دست کینتیش بدان رسد بوقت خود از نظر عالی در آورد، بنا بریں تمہید  
سر انجام اسباب عشرت و جشن سرور پر داخستہ تمامی منزل نشین را بدیبا سے ہفت ہنگ  
ترتیب دادہ بجناب سلطانی استعدا نمود کہ

ہاے اوج سعادت ہم یافتہ      اگر ترا گزے بر مقام ما افتد

شہر یار کا مگار مقرون با جابت گردانیدہ از زمین مقدم کرم منزل میرزا محمد امین را رشک  
فرودس بریں فرمودند، مینر ان عقیدت نشان مقدم چنین همان عالی مکان را سعادت  
دوہماں دانستہ بگسترون پا انداز توجہ نمود، تمام فضائے خود را بزر بفت و اطلس و محل  
و مشجر گسترده و پوشیدہ رشک فرماے گلشن ارم ساخت، سلطان پا بر آں پا اندازہا نہادہ  
زینت بخش مسند خاصہ گردید امر او اعیان ہر یک درجہ بدرجہ قرار گرفتند، ترکان و حبشیان

دست بسته دورویه صفت کشیده، عجب مجلس نغمی بفرط طاعت خسروانی زینت و افزاینده  
 نماهای مختل بیایوں و شعرای فصیح البیان چون در کتب مستمع گردیده از ابر طبع در برابر جواهر  
 زوهر آید از نظم و نثر در بزم انس شمار نمودند و نعمه خنیاگران خوش الحان نوح نشاط افزونست  
 وزیر الممالک بعد از اشکی بزم شمار مقدم خاقان را بر طبق اخلاص نهاده پیشکشهای گرانمایه  
 به ترتیب هر چه تمامتر از نظر انور گردانید از جمله پیشکش سی سراسپ عربی با زین و لجام که هر یک از  
 آنها سبقت از برق می برد و سبست زنجیر فلکی که از هلال خرطوم گوسه مهر از میدان  
 پشمی ربود و یک کمز زین با چارده قرص رخشاں چون آفتاب تابان بجوهر الیوان نیز نمیش  
 یافته و یک آئینه مدور از بلور صاف دورویه مانند ماه چهارده برورش جواهر اقسام چون گوآ  
 نصب گردیده بود وزین از طلا در نهایت خوبی مکلن بجوهر نفیس و چارده جلد مصحف و کتاب  
 خلاف مرفوع خوشخط و دو سیت لنگر غوری خوشقماش و دو سیت عدد شال کشیری و از جنس  
 زربفت و منخل و هبلک و مطلق و مشجر و اطلس و قطنی هر یک چهارده طاقه و سی جوڑه قالین و  
 سی عدد تکیه کرمانی خوش رنگ و طبقات زین پر جواهر الماس و یاقوت و زمرد و عین المر  
 و شامه های غیر مکلن بجوهر آبدار و دیگر کتف و هدایای بری و بحری با حسن چو از نظر گردانید  
 بعد از انعقاد مجلس و کشیدن پیشخوان سالاراں از الوان اشربه و طعمه انواع فواکه چند  
 بر سر خوان حاضر ساختند که پاسه اندیشه از تصور آن اسنگ حیرت درآمد - چوں از اکل و  
 شرب فراغت دست داد آصف در آن قصه خوانان و ندیاں و رامشگراں را به تشریفات  
 فاخره نواخته پنجاه هزارهون انعام نمود، حضرت ظل سبحانی خلیفه الرحمانی چادر زر دوزی خا  
 از کتف مبارک برداشته با خلاق فاخره زرنگار و پنج زنجیر فلکی و پنج سراسپک بی مرصع لجام  
 مرحمت فرموده بر اسپ سیر طلال نعل که از جمله پیشکش آصف عصر بود بدولت خانہ مراجعت



فرمودند مدت العمر بداد و پیش و عیش و عشرت کوشیدند بحکم آنکه بقا استیج آفریده درین دار  
 ناپایدار نیست ، بنا علیہ خسرو و دوران که مدت سی و سه سال بر سر پیر جاهد و جلال شکن بود  
 داد خلافت و کامرانی می داد از سموم حشرات تن بر بستر ناتوانی نهاد ، سحر شنبه هفتاد هم و قیعه  
 ششده یک هزار و سیست هجره نسو شرح پرفروش بسوی جنات نعیم پرواز نمود در باغی  
 ماه تمام ملک بزیر نقاب شد      آسپات خلوق در نقاب شراب شد  
 سرش ز بوستان معانی فرو شکست      بجه جز آسمان مکارم خراب شد  
 مدت عمر شریفش چهل و نه سال و ایام خلافت سی و سه سال و هشت ماه -

ذکر اخراجات عمارت و غیره

در عهد سلطنتش اخراجات عمارت و خیرات و تصدقات و تصرفات سپاه و دروا  
 که جاری بود محاسب هم حساب آن را نتوان نمود ، سیادت پناه میرانوی طالب انظر الممالک  
 بقلم در آورده که هفتاد لاک هون که شصت هزار تومان باشد در ارتفاع و احداث عمارات  
 الهی محل و باغ محمدی و بناات گھاٹ و عمارت کوه طور و ندی محل و لنگر خانه دوازده امام و  
 عاشور خانه حسین و مسجد جامع و مدرسه یعنی چارمینار و خانقاه و دارالاشفا و حمامات متعدد  
 دیگر مساجد و مدارس و قصر باغ و غیره به صرف آمده و نیز هر ساله در لنگر خانه اشاعت  
 هزار هون بوظائف مجاوران و خدام و اخراجات مطبخ لنگر و دوازده هزار هون بعد از  
 ماه محرم خراج مقرری بود و این وجه را زر عاشوری می نامیدند ، و مبلغ دو لاک هون که در  
 عهد سلاطین باضی بجلت تمنا و زکوٰۃ می گرفتند و چند سال در اوائل سلطنت ایشان هم بجز  
 عامه و اصل می شد بعد از دریافت قیج معاف فرمودند ، و هر ساله لاک هون تصدقات بفقرا  
 می رسید و سال به سال مبلغ کلی از بقعه و آتشه بجه معتبره و مدینه مشرفه و بجهت اشرف ذکر باسک

در عهد سلطنت باضی بجلت تمنا و زکوٰۃ می گرفتند و چند سال در اوائل سلطنت ایشان هم بجز عامه و اصل می شد بعد از دریافت قیج معاف فرمودند ، و هر ساله لاک هون تصدقات بفقرا می رسید و سال به سال مبلغ کلی از بقعه و آتشه بجه معتبره و مدینه مشرفه و بجهت اشرف ذکر باسک

و مشہد مقدس و اماکن شریفہ بہت صحاح و زیاد و مجاوران ارسال یافتہ شکان آن جا محفوظ  
و مؤلف بدعای بودند بیت -

نہ تعریف اندرون گنج تہ بجز اسکال در طرف گنج

از بسکہ طبع گرسنج آل شہرای مغفور بلخ و رسا بود گاہ گاہ تصنیف تصانیف و غزلیا در ری  
می فرمود بحسب چاشنی از آن خوان الوان شکر پارہ بر طبق صفحہ میں نسخہ نمایاں نمود تا ذائقہ  
شیریں سخنان حلاوت تازہ در یابد - غزل

حرفے ز لب یار شنیدیم شنیدیم	صد شکر کہ این بادہ چشیدیم چشیدیم
مردم ہمہ این درد سہیدہ دارند	گرد و سراز بادہ کشیدیم کشیدیم
این بس کہ تاشائے گلستان تو کردیم	گر میوہ وصل تو چیدیم چیدیم
لے قطبش از در و دل خوش بچو گوئیم	مشتاق تر از خویشش ندیدیم ندیدیم

غزل

بد و خنجر چشمت کم نشد شوخی و صیادوی	کہ این دایم و گردش بہر دل نے خط آزادی
اگر چہ نیت زیبہ نہ عدل و داد شاہاں را	اذاں زیندہ تر ماند بہ عاشق از تو بیداری
خرابیا کہ دل از ترک تازہ غم و است دارد	فدائے آن خیرے باد مسوری آبادی
دے کزد دوست نالان شہ پریشان گشت چرخ	مسلماناں مبادا بچکیں از دوست فریادی
بلکہ عشق از سہ سکندر کس نمی گوید	دریں ملک مبارک رومی ادہ ست نیادی
غم ایسے کہ در دل قطبش وارد غمے نبود	گراز خاک درش سر بر بندار و کنیفش شاوی

امید کہ غفار مطلق روح مطہر آن خاتماں داد گستر ویں پرورد را علی علیین بہر روح

اولیا قرین گرداناو -

## بنای تالاب میر حمله

از حکم این شهریار مغفور بجانب مشرق تالاب عظیم لمحق بشهر تعمیر یافته مانند حوض لال روشن دلاں جلوه گر گردید و مبلغ خطیر از سرکار خاصه درین کار صرف شده، چون اهتمام میرزا محمد امین میر حمله وزیر الممالک بود به تالاب میر حمله نامزد شد.

## جلوس ابوالمنصور سلطان محمد قطب شاه

ابوالمنصور سلطان محمد خلیف الصدیق محمد امین برادر سلطان قلی قطب شاه مغفور است که بتاریخ نسبت سیوم ربیع الثانی سنه یک هزار و یک هجری پر تو ولادت بجهان افغان سلطان این برادر زاده خود را با انواع تعلیم و تربیت شاهانه و ظل عواطف خویش پرورش نموده باو خیر نجهت اخیر خود عقیده موصلت یافته بود و بعد از مدت در سنه یک هزار و نسبت هجری مطابق سنه جلوس ابوالنظر نورالدین محمد سلیم جهانگیر پادشاه هندوستان سر سلطنت و تحت خلافت را بیامین جلوس نصرت مانوس رونق تازه بخشید و ضلوع از عدل و داد این ظل شد در عهد امن و امان آرمید بعضی از شعرا تاریخ جلوس چنین رقم نموده اند - غزل تاریخ

باجبت باز بستم عهد و پیمان نوی	کنه جان می فشانم پیش جانان نوی
خسته جان کنه لیکن جانفشانی تازه ام	عهد سلطان تو است عید بان نوی
گرچه از حکم قضا جان جهان بر باد رفت	یافت عالم از هیچ تازه جان نوی
یادگار جد و غم سلطان محمد قطب شاه	ایکه هندستان قبضیش گشته ایران نوی
آسمان را مسند خورشید تابان کنه بود	کنه مسند پاره شد از زیر پایوان نوی
گر صفایان نوشد از شاه جهان عباس شاه	حیدر آباد از نوشد شاه اصفهان نوی

نواستم تاریخ فرخنده جلوست، عقل گفت  
 جمله عالم تو بپایه شد ز سلطان نوی  
 بادیارب جاوداں میں شاہی اقبال دست  
 ہر دست فتح نوی ہر لحظہ فرمان نوی

### رباعی تاریخی

خلعت شاہی چو دربر کرد شاہ دین پناہ  
 دہر برگردوں زند از خرمی طرقت کلاہ  
 بہ تاریخ جلوس او مسیح عقل گفت  
 بادشاہ بے بدل سلطان محمد قطب شاہ

زمانے تمتد بہ سر سلطنت تکیہ زدہ فرمانفرماے انتظام مہام و داد دہہ ہر خاص عام

می بود۔ روزے در ماہ ربیع الاول سنہ یکہزار و سبت و چار ہجری آراستن باغ  
 محمد شاہی کہ دستقر سر سلطنت حکم سلطان قلی قطب شاہ و مغفور بنا یافته بود مائل گردید  
 معماران ہنر شکار و بخاران نادرہ کار بہ تیاری عمارت لکھنؤ و خیابان اسے نو آئیں نامور  
 گشتند، ورنہ کفر صنت بنایان چاکہ دست و معماران کار گزار در وسط باغ کہ مرکز ضمیر

انور بود با تمام رسانیدند

نشاط بخش مقامے کہ عاشقان در  
 تمام عمر توانند ز سیت بے لدار

در عقب این کاخ دلفروز خیابانے طرح افکنند بہر دو جانب آں دو جدول آب

جاری گردند و در دوسر خیابان قصر اسے رفیع ابداع نمودہ خال رخسار عمارت گردانیدند

خاقان دریا قوال بود تیاری آں مقام مبارک قال پاسے اقبال در کاتب برق استعجال نہادند

بہر جلوس فرخندہ بانوس ز میبہ و وزینت بخش شدند و جشن خرمی آراستہ دادشاہمانی دادند

### مثنوی

تعالیٰ شد ز بیم بادشاہی  
 چہ مجلس خلوت خاص الہی

ہشت مہ است آں مجلس خاص  
 درو خورشید عجیب فرہ رفاص

آن خدیو زمان نیز بقضرات عالی و سخاوت قلبی و شجاعت ذاتی و جمیع مراتب اجاری  
 و گیتی ستانی ممتاز العصر بود و زمانه درازرتبه افزای پایسریر خلافت مصیر بود و عشرتنامی  
 و در رزم و بزم جوهر ذاتی آشکاری ساخت چون در سنه کهنزار و سبت و پنج هجری از پیشگاه  
 خلافت آب جهانگیر بادشاه غازی شاهزاده محمد ثرم بر لایه نظام ملک و کن گسیل شدند  
 و دریں جا رسیده از سلاطین و کن پیشکشیات گرفتند چنانچه در آن وقت از سلطان محمد قطب  
 هم تقرب پیکه معاونت نظام شاه احمدگری کرده بود چهارده لاک روپیه پیشکش از جواهر  
 و اقیال و تقد گرفته و خانخانان را در کن گذاشته بغرضی و غیره و زی معاونت هندوستان  
 نمودند و بحضور جهانگیر بادشاه رفته بخطاب شاه جهان نامور شدند - سلاطین و کن سه چهار سال  
 بوضع خود بودند بعد از آن عنبر سه سال از نظام شاه بنجاه هزار سوار فراهم آورده و از عادل شاه بجا آورد  
 و قطب شاه هم مخفی لاک گرفته اکثر تهاجمات بادشاهی را که تصرف و لایه سلطنت جهانگیر بادشاه  
 هندوستان در آمده بود برداشته خانخانان را در شهر برهان پور محاصره نمود و جمیع را آسواد  
 ماند و گره بر لایه تاخت و تاراج ملک فرستاد - چون این خبر از عرضداشت خانخانان بضر  
 رسید مرتبه دوم شاهزاده ولی عهد شاه جهان را در سنه کهنزار و سی هجری بر لایه تنبیه سار  
 فرمودند چنانچه شاه جهان سی هزار سوار جزا رحین امر لایه بادشاهی کرده پیشتر روانه ساختند  
 بر دریا ستمتی بنر و سیم رخصه داد - و کهنیان تاب نیاموده فرار نمودند و پناه دولت آباد  
 گرفتند در آن وقت قطب شاه چهار لاک روپیه پیشکش فرستاده از حوادث آشوب فوج بادشاهی  
 مصلون ماند - او بادشاه بود عادل و عاقل چنانچه باید از عهد سلطنت برآمد و بهر کار  
 خودی پرداخت طبع موزول داشت - و شرک گاه تطلی آمد و بعضی با سلطان تخلص کرد  
 این دو غزل نمودند برسانی طبع و موزونی فکر اوست :-

## غزل

یار سب چه برتری تو ز قدر بیان ما  
 در حضرت یقین و گمان چو راه نیست  
 بر عجز با بخشش ایاقا در رحیم  
 بخشای بر عیان و نہاغم کہ آگہی  
 پنهان شدہ ز شرم زباں در دہان ما  
 حیران صفت شست یقین و گمان ما  
 معلوم تست غایت تاب تو ان ما  
 اسے نیست آشکار نہان عیان ما  
 اسے در کہ جلال تو دارالامان ما  
 ظل شد از شر و بیدان و پناہ تست

## غزل دیگر

در محبت خضران را جز محبت کار نیست  
 در گلستان محبت گرد آئی چون خلیل  
 تا تو در دل آمدی غیر سے نہ دار درہ در  
 مدعی گرد عولے دار و مسلم داشتتم  
 کہ عشق است این اینجا خاکے جز یار نیست  
 روشنست گرد و کہ از آتش تو نیز نیست  
 در حرم خاص شہنا محراب را باہ نیست  
 روشنش با دا کہ ظل اللہ و عودار نیست

ولہ

سلطان اگر چه سوخت نہ شوق نگاہ تو  
 سوش نظر کن کہ مبادا نظر رسد

ولہ

گفتگوئے زلفت او داریم سلطان و میا  
 چون از میکہہ تقدیر جام عمرش لبریز آمد در سندانہ کینزاروسی و بیج ہجری بہشت بریں خرم  
 زین نسیم چین جہاں را مشکبو خواہیم سناخت  
 مدت عمر شرفیش سی و پنج سال مدت سلطنت چارہ سال بود۔

جلوس سلطان عبدالرشید قطب شاہ کیواں بارگاہ

بعد از وفات سلطان قطب شاہ و خلف او سلطان عبدالرشید قطب شاہ کہ در سنہ کینزار

و بست و سه ہجری متولد شدہ بود و در سنہ یکہزار و سی و پنج ہجری او اخر عمر جہانگیر بادشاہ ہند  
 بجاسے پدر تخت دار السلطنت حیدرآباد نشستہ داد کامرانی داد۔ اوصاف بے کنافش  
 مستغنی از شرح و بیان است بدرگاہ شہاب الدین محمد خرم صاحب قرآن ثانی شاہ جہان بادشاہ  
 چار دانگ ہندوستان در غایت بندگی و فرمان برداری بودہ پیشکشاہ لائقہ می فرستاد  
 و باج و خراج ہر سالہ بر ذمہ خود گرفتہ سکہ و خطبہ بنام نامی آنحضرت در قلم و نحویش جاری داشت  
 بناے نبی باغ

بجانب شمال باغے در غایت لطافت و نزاہت در عمارت و ترتیب یافتہ از اشجار گلزار  
 و میوہ دار طعن بفرودس زد و در وسط باغ ارم رشک عمارت عالی شکوہ احداث یافتہ جلا  
 و گیر بخشید و بزینت مشہور آفاق گردید، بادشاہ حجاجہ این روضہ خلد اساس  
 بہنہی باغ موسوم ساختہ گاہ گاہ بتفرج آن خرمی افرقے خاطر مبارک می شد۔

### بناے باغ لشکر ملی

و نیز بجانب شمال یک کوشہ بلکہ موضع لشکر ملی واقع است متصل آن خطہ زمین  
 بہشت ترمین پسند خاطر خطیر آن شاہ سپہ نظیر آیدہ حسب حکم و الامعاران ہنر و رو بنایان  
 ہر دست سعی کشادہ باغ عظیم از اشجار نواکہ و سایہ دار و گلزار ترتیب دادہ خیا بان چمن بنہ  
 بطرز نادر بر روسے کار آورند و عمارت عالی سے منزل کہ قصر شیرین کہین زمینہ آن نمی رسد  
 بغایت ارتفاع و پرکاری بنا یافتہ سایہ جاوید انداخت۔ ابیات

پہرے بصنعت برافراشتند      جہاں در جہاں سائبان ساختند

بلندی و پستی صحرا و دشت      بنہ بہت چو روضات جنات گشت

پیش محل والا شکوہ حوضے تعمیر یافتہ طولاً و عرضاً و در عمارت آن کہ بغایت

استحکام و از آب زلال مالامال در وسط حوض که نمونہ محیط می توان گشت نشین و در منزلہ جانفرا  
در نهایت لطافت ترتیب یافته براسے آمد و رفت آن مکان جسری مختصر خوشتر نباشد

### رباعی

این قصر گرفت بر لب بحر قرار      ابریت مفید بر لب دریا بار

نئے غلظم اگر زمین می پرسی      در سیت که انداختہ دریا بکنار

بادشاہ کیوں بارگاہ بسیر و تماشاے این مکان بہشت نشاں اکثر اوقات مائل بودہ فرحت اندوز  
خاطری شد و در حوض سوار نواڑہ شدہ گشت می فرمود و آن طرف حوض کہ زمین بلند است  
چند جا آبشار وسیع نصب شدہ از اجزای آب کیفیتے عجب و نظر تماشا میاں میدہد و عجب  
آن چہ را یوان رفیع الشان کہ چارچمن خلدی توان گشت احداث یافتہ رونق بخش روضہ آرام  
گردید۔ بہر دو ایام این مکان فرودس نشاں محل لشکر پی استہار یافت . باوصف امتداد ایام  
تا حال کہ سنہ کمیزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجریست نہایت و لطافت و صفا و ضمیمہ  
کہ در آن مکان است وسیع باغ مد نظر نیست ۔

اگہی این باض نہایت آثار      نہ آسب عبادت و در دربار

### بنای باغ سلطان شاہی

سید مظفر میر جملہ کنار مالاب میر جملہ محرابین اصغمانی باغ مطبوع تیار کردہ سیرگاہ نمود و  
و تھے از اختلاف آب ہوا بیماری برود عائد شد سلطان عبدالرشید قطب شاہ از راہ نوازش بر  
سبیل عیادت بمنزل او نزول اجلاال فرمود، سیر جملہ از قدم ظل اللہ اقتدار کونین اندوختہ  
باغ مذکور از جملہ پیشکشاہت نمود، سلطان بحسب خاطر او بدرجہ اجابت مقرون داشتہ بہ تعمیر آن  
حکم نمود، صفت و نظر از آن این فن زیادہ از پیشتر بکلف و آراستگی پر داختہ خیابان وسیع در تہا



طول ترقیب داده و در هر دو سر آن خیابان و قصر عالی تجسته نشان کمال زینت و شان  
 ترقیب و مرتب نموده و از حیاض و فوارها و آبشارها و درختان الوان رونق دادند و فرد  
 بجانب منزه شیرین و لکش مثال قصر شیرین تازه و خوش  
 در عالم آب که عبارت از نشه شراب باشد تا شاسته الالب سیر عمارت آب و تاب گلگشت  
 درختان سیراب خاطر در ایماط سلطانیه را محظوظ ساخت ، لهذا به سلطان شاهیه موسوم  
 شد ، همچنین باغات در وضعات دیگر هم که شرح آن محض تطویل است احدث و تعمیر یافت  
 سیرگاه خلایق بود

## آمدن عالمگیر بادشاه در اول صیحه آباد

چون میر محمد سعید میر حجاب که وزیر الملک حل و عقد تمام سلطان عبداللہ قطب شاه بود در  
 ملک کرناٹک تعیین شد ، به ترو دات شاسته و تدبیرت البسته سزینے که کیصده پنجاه کرو  
 طول وسی کرده عرض دارو با چند قطعه و معاون الماس از زمینداران آن ملک استخراج نموده  
 صاحبیت گردید و پنجاه سوار کار آمدنی و پیاده بسیار نگاهداشت بعضی را با غنچه  
 مزاج سلطان را از منصرف ساختند ، میر حجاب که توقع رعایت و مهربانی داشت از سلوک  
 برخلاف چشمداشت رنجیده در هنگامی که شاهزاده او رنگت بیٹ لیجهد شاه جهان بادشاه  
 بدکن تشریف لدرانی داشته بود عرضداشت متضمن اراده انسلک در بندگی درگاه ارسال داشته  
 شاهزاده آفاق گیر عالی رتبار حسب التماس و غائبانہ منصب پنجاهاری ذات سه هزار سوار و  
 محمد امین پسرش را بمنصب دو هزاره ذات هزار سوار مقرر کرد و فرمان طلب صد هزار  
 فرمود و بنام سلطان عبداللہ هم فرمان مشتعل عدم مزاحمت در آمدنش شرف صدور یافته بود

لکن به سلطان عبداللہ رسیدہ غافلانہ محمد امین پسر میر جلد را کہ در گلکنڈہ بود محبوس ساخت و  
 اثاث اہل بیت مع چند قبیل و سپاہی تصرف شد این معنی بر مذاق حمیت ملوکانہ اورنگ زیب  
 ناگوار آمد و سوم ربیع الثانی سنہ یکہزار و شصت و ہشتاد ہجری مطابق سنہ ۱۰۱۰ ہجری  
 شاہ جهان بادشاہ بجزیم تبتیہ سلطان عبداللہ متوجہ شد، سلطان عبداللہ آن وقت از خواب غفلت  
 بیدار گشتہ محمد امین و مادرش را روانہ حضور نمود و اموال متصرفہ را واپس نہاد و شاہزادہ کیوں بارگاہ  
 عازم حیدرآباد شد، سلطان عبداللہ مع خدات محل و اموال قلعہ گلکنڈہ رفتہ اسباب نیابتی  
 از قالیان و چینی آلات و غیرہ کہ نتوانست برداشت در حیدرآباد گذاشت و پنج ہشتاد ہزار  
 سوار و دوازده ہزار پیادہ چچی بقصد نبرد و حفاظت بلدہ گذاشت، و صبح آن محمد ناصر نامی را  
 باصت و قچہ جوہر و مرصع آلات روانہ حضور شاہزادہ نمود، درین اثنا در سواد حیدرآباد با مردم  
 از جنگ در پیوست. از سقوط فرج قاہرہ شاہزادہ آنہا باب مقاومت در شہر بند نیارودہ  
 بہ پناہ قلعہ گرختند - بعد از آن حکیم نظام الدین نیز از جانب سلطان عبداللہ آمدہ دو صندوقہ جوہر  
 بہکات و در قبیل ہا ساز نقرہ و چہار اسپ ہا ساز طلا بنظر آورد، پس زان یازدہ قبیل و شصت  
 اسپ دیگر اشیاء محمد امین فرستاد، بستم ربیع الثانی شاہزادہ سوار شدہ مورچال دور قلعہ  
 گلکنڈہ کہ سہ کردہ دور است نصب کرد، در آن روز جنگ عظیم در پیوست و در مدت محاصرہ  
 ہم مگر جنگ اتفاق شد، چون محاصرہ تنگ گردید سلطان عبداللہ بصورت استیصال خود در آئینہ  
 خیال مشاہدہ کردہ حیات ما والدہ خود را پیش شاہزادہ فرستادہ اماں پشودہ گردید، آن ضعیفہ  
 موسے سرخورد را بہ پاسے شاہزادہ انداختہ استغاثے جرائم پسر نمود و یک کردار رو پیشت  
 پیشکش و دادن دختر سلطان عبداللہ بہ شاہزادہ محمد سلطان کہ ہمراہ یساق در مورچال بود  
 قبول کرد و بعد بہر سلطان عبداللہ نویسانیدہ گزارانیدہ ہا این مضمون :-

## نقل تہجد سلطان عبدالرشید بجا نگر بادشاہ

قدوسی درگاہ سلاطین پناہ مرید بلا اشتباہ بطوع و رغبت خود چہنیں قبل و تہجد نمود کہ باز سے  
عفو جرائم و تقصیرات و عتاب مملکت قدیم کہ دریں ولایتوں اب علی حضرت سکندر شوکت فریدول  
جمشید اہست و ام اللہ اقبالہ مجدد زاباں مرید موروثی عطا فرمودہ اند، شروط مذکورہ ذیل را  
بتقدیم رسانیدہ ہیچ وجه در اداسے و طاعت نقیاد و اطاعت لوازم دولتخواہی و قدوسیت  
تہادن نورزد و دقیقہ از دقائق اتفاق و کیرنگی مخلص نامرعی نگذارد۔

اول اینکه براسے کسب مہابات و افتخار و تحصیل شرف اعتبار خود صبیہ صلہ پیش  
بجبالہ از و واج تازہ نہال بوستان سلطنت و اقبال گزین ثمرہ ریاض عظمت و اجلال جوان  
دولت بے زوال جوانی بخش سعادت لایزالی مرشد زادہ حقیقی والا گھر محمد سلطان خلف اللہ  
اعز اعظم صاحب عالمیان و عالم متع اللہ المہین بطول حیات تہالی انصرم الزمان در آوردہ کہ  
بعد ازین مرید موروثی ایالت آن ملک بآن بیدار بخت متعلق باشد۔ و دیگر آنکہ سو آپدیشکش  
مقرر ہی مبادلہ دولتک و پنجاہ ہزار ہوں قلعہ را گیرا با ولایات متعلقہ سابق آن حوالہ و کلا  
سرکار فیض آرا نماید، اگر حاصل آن ولایت کم از مبلغ مذکور شود از پیش خود و جہتمہ را نقد بجا  
گوید و مبلغ بست لاکھن را بطریق تذرو نیاز از نقد و جواہر نفیسہ و اقیال کہ بہتر از آن  
پیش مرید موروثی نباشد و بست لاکھ و پینے مطالبہ سرکار خاصہ شریفیہ ازین مبلغ محسوب  
باشد و اگر چیزے از جواہر و فیلاں پناں دار و خاشن باشد و در بار عنایت و امداد ہر گاہ  
بجائے تعیین فرمائید بعد از صد و حکم طلب پینار سوار از مالک متعلقہ این عقیدہ تمند نخل  
عساکر منصورہ باشد، التماس است دعا از مکارم علیہ و مراحم متعالیہن است کہ در باب اعانت  
و حمایت ایں مرید موروثی دقیقہ فرو نگزارد کہ از مردم اطراف و جوانب آسیبہ و مضرتے

باین ملک نرسد و اگر ضرورت شود اقوالج قاهره بکاست انداد این قدری عقیدت کیش در فرستادن  
معاندان براندیش تعیین فرمایند و عهدنامه و الامهر و دستخط خاص و نشان نجسته عنوان محبت با پنج  
مبارک مرحمت فرمایند که بطنائی بطن حرز با زوسه طمانیت باشد.

شاهزاده اوزنگ زیب چهل احاج و انکسار زیاد از حد و بد از جرائم او در گذشته  
نشان فرخنده عنوان شعر باستمالت تشفی و عنون جرائم او با پنج دست مبارک صادر نموده و بعد  
سرا انجام این دو مطلب که یکی مزاجت و خورش با شاهزاده محمد سلطان و دومی شکایت یک  
روپیه باشد جان بخشی او کرده بفتح و فیروزی مزاجت فرموده متوجه بیجا پور شد. قلعه کلیانی و  
قلعه بیدر که سر راه عبور لشکر بود بمجا صره و محارب بهر دو قلعه مفتوح شد. در همین ایام خبر بیماری  
شاه جهان بادشاه هزاران ناخوشی بسامع عالی رسید و بتحریک و آراشکوه که در حضور ولی عهد  
شده بود شاهزاده اوزنگ زیب مع لشکر بادشاهی طلب حضور گردید چنانچه متوجه آن صوبه  
شاهزاده محمد معظم خلف خود را بصوبه باری ملک کن مامور فرمود و شاهزاده دوم محمد اکبر با اکثر  
پردگیان سرادق عصمت در قلعه دولت آباد گزاشته بر همان پور نصرت فرمود و بتاریخ  
بست و پنجم جمادی الثانی سنه یک هزار و شصت و هشت هجری از بیهان پور بصوب مستقر  
اختلافه متوجه شد القصد سلطان عبدالننه عمر دوباره یافته در فرمال پذیرای و اطاعت برت  
بسر برده تحکمت نوز دیده و مدام با رسال پیشکشات و عرض بجنور شود انقیاد مرعی میدا  
چنانچه نقل عرضی که یکسده فخر رسال داشته بود بجنس تقلم آمده تا بد ریاضت آمد.

نقل فرمود سلطان عبدالننه بعنوان عرضی

بخدمت مقالیه توفیقات لم یزینی ابواب ثبوت ارادت ازنی که سعادت کونین بقدر اک

آن اعصام دارد بر رشت نجبت از جنبد مریدان دست اعتقاد باز شده و شاهها از عنایت

و محبت مرشد جهانیان در اوج مرید نوازی پرواز دارد و همیشه مہمات مشککہ و مقاصد کلیہ را در منہ  
 در بارگاہ خلافت آمد مدت باآمال عقدہ کشای قبلہ دین و دنیا گشودہ شدہ بوسیلہ نتیجہ توجہات  
 علیا و لطافت والاہوار و ناطقہ تحقیقت نشان بشکر اشتقاق و مراحم بیدریغ جائے خوردہ  
 دین و دولت مظہر انوار لطفت و محبت شیریں کام و رطب اللسان است بنا بریں مقدمات  
 کہ نتایج حصول امانی و آمال را متضمن است تکیہ بر وثوق بر ادت خود و نظر برہ و فورہ عاطفت و  
 مرید پروری مرشد و رہنمای عالمیان نمودہ سہ مطلب بعرض مقدس آن یکتا گوہر دریای خلافت  
 می رساند امیدوار است کہ بیا من حصول این مدعات مرید اخلاص سرشت را بین الامثال  
 سرفرازی رونماید وصیت مروت و مرید پروری و آوازہ نصفت و معادلت گستری آن  
 آفتاب جہانتاب بصورت وادن مطالب ثلاثہ بچار رکن عالم اشتہار گیرد۔  
 اولاً ولایت کرناک کہ بصرف کردن کرد و لکوک بتصرف در آمدہ بود و در حقیقت  
 اینمہ خرابی و خسارت و التہاب نوایر شورش و انقلاب کہ ہر شرارہ آن عالمے را سوختہ و  
 می سوزد و ہنوز شہرت پیشگان در توقد و افروختن آن دارند۔ دوم قلعہ را گاہ کہ مورویش  
 مریدانلی است و بزور ظلم و جور از دست تصرف بیرون رفتہ بانعام ابدی مرید مرشد پرست  
 محبت شود۔ سوم شکیش حال و باقیات سنوات کہ مجموع بست یک ہون کہ یک کرد  
 روپیہ باشد مقرر شدہ و واصل خزانہ عامہ گشتہ بمنجملہ آن سی لاک پیہ را مستوفیان عظام در  
 مجرا وادن آن خذرمی آرند۔ حکم جہاں مطاع از موقت عدالت در باب مجرا وادن آن صفا  
 شود کہ از صد سہ دور باش عدل و راستی ناحق را ہرگز دران راہ نبود بحصول این مقاصد حسنی  
 رقوم اتمنان و آیات احسان مرشد مرید اخلاص سرشت در صحائف جہانمردگان ثبت گرد  
 زیادہ حدیب۔

التقصه سلطان عبداللہ بقایا حیات شیوہ نقیاد و زین در حفاظت ملک خود می کوشید و در عهد و خلافت آسوده حال و فارغ البال بوده شکر گزار پیا و وصیت نوایش بزبان شامس و عام این دیار ایدالد هر جاری است - قصه حیات نگر آبا و کرد و حیات ما در دست و سلطان غیر از سه دختر اولاد نداشت یکی از آن به شاهزاده محمد سلطان خلف او رنگ زیب داد و دولتی به میر احمد نامی و سولئی در سنه یک هزار و هشتاد و دو هجری به ابوالحسن همدانی که نسبت به سلسله قطب شاهیه داشت که خدا ساخت - چون جام عمر سلطان لبریز آمد در سنه یک هزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه چهارده جلوس و رنگ زیب عالمگیر بدار البقا شافت مدت عمر شریف او پنجاه و نه سال و ایام سلطنت چهل و هفت سال بود - بعد وفات نعش او را بداره گنبد است قطب شاهیه که بیرون بنجاری دروازه متصل گلکنده است مدفون ساختند عظیم حکمت تمام تیار کردند -

## جلوس سلطان ابوالحسن قطب شاه عرفانا شاه

چون سلطان عبداللہ مغفور خلف نداشت اعیان و ارکان سلطنت سلطان ابوالحسن و داماد کبیرین او را در سنه یک هزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه جلوس عالمگیری بر تخت خلافت دار السلطنت حیدرآباد نشان خطبه و سکه خوانند و کمر نقیاد و در اطاعت او بستند و میر احمد سید بگناه را که داماد سلطان عبداللہ مغفور بود مقید ساخته مسموم یا مقتول کردند سلطان ابوالحسن قطب شاه در خدمت شاه راجه حسین قدس سره مرشد خود را حضرت کشید پو چون سلطنت رسید ابواب جو و عطا بر روی عامه خلایق کشاده می داشت و چون نغمه بود و عالی همت شنبه روز در عیاشی و سماع نغمه و هنگامه رقص بسری بود ازین سبب در

اقواء عام بنام تانا شاه اشتهار یافت و سبج مهر کلاں این است - سبج  
 مؤیدیکه بتائید حق شه دکن است بجان محب علی قطب شاه ابوالحسن است  
 و در مهر خرد که در انگشترین دست می داشت این کتبه بود: *بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّعَادَةُ*  
 تانا شاه علی الدوام در رگ و رنگ خوش بوده زمام اقتدار سلطنت بدست  
 سید مظفر میرجله وزیر گزاشته اوقات خود را بفراموشی می گزارانید و میرجله نیز اذنا برین  
 تمنگه را که در مکاری وقتنگری و اطمینان خوبی عدیل نداشت پیشکار خود مستقل کرده از کار و بار  
 غافل افتاده بود، سبجان الله سه وزیر چنپن شهر پایه چنان - مادا و اکتا و سنا  
 سه برادر بودند - مادا وزیر و اکتا بخشی و اسنا عامل و رگل شده بود - مادا پندت مزور مخفی  
 نقش خود را پیش ابوالحسن درست کرده میرجله از پا در انداخت و قید کنانید و خود بجایش  
 مدار علیه بالا استقلال شد و در خانه سلطان را بدست خود آورده بجای رسید که مبلغ بقدر  
 احتیاج مصارفات خاصه سلطان ابوالحسن روزمره می رسانید و سلطان بر این معنی رضا مند  
 و خوشوقت بوده رتی و فوق کار با او گذاشت و دو لتخواه خود دانسته ساخته و پرداخته او را  
 سندی انگاشت و بدستور سلطان عیادت در اطاعت و انقیاد فرمان قضا توامان او را نگیب  
 عالم گیر بادشاه بوده پیشکشات مقرری سال بسال و اصل خزانة بادشاهی می کرد، چنانچه  
 از روی نقل فرمان عالمگیر بادشاه و تعدد سلطان ابوالحسن که بنابر دریافت اکثر مضامین و  
 حقائق مندرج یافت مفصلاً خواهد گردید -

### نقل فرمان عالمگیر بنام ابوالحسن

امارت و ایالت پنا و شوکت و حشمت و سنگاه مورد الطاف بادشاهی مشمول عواطف  
 ظل آبی مصدر مراد سبکراں قطب الملک مؤید عنایت بادشاهی بوده بدانند عرضند اشتیکه

درین ولایت قضیه رحلت عبداللہ قطب الملک با محترمشیکش بدرگاہ جہاں پناہ ارسال داشته بود  
 توسط سعادت اندوزان بزم حضور پر نور از نظر اقدس اطہر گزشت کیفیت صدق و اخلاص  
 و خلوصیت بندگی آن نتیجہ الامجد از مطاوی عرضنداشت مذکور وجہ از عرض و دستخواہان  
 خاص با اختصاص امارت و شجاعت دستگاہ عمدہ پیش قدمان معرکہ رزم و پرخاش خان جہاں  
 بہادر کوکلتاش مفصلاً پیرایہ وضوح گرفت یرلیغ جہاں مطلع از افق کشورستانی بر توفیق از  
 می اندازد کہ اگرچہ در حین نزول نصرت شمول را یات عالمگیری در ظاہر لیل و حیدرآباد قطب الملک  
 متوفی باستصواب وزیرخان مرحوم و فضائل اکتساب لائق الاکرام شیخ نظام کہ بموجب حکم  
 قیمتی مطلع در غلو گنگندہ نزد او رفته بودند ملک موردی خود را پیشکش درگاہ محلہ نموده  
 و شیعہ نامہ بہر خوشی سپردہ کہ پس از فوت او تمامی آن ولایت بہ بندگان جناب خلفت کبرے  
 داشته باشد لیکن چون آن سزاوار صنوف عواطف بدولت بخت بیدار و شہدونی طالع  
 سازگار قدم ارادت بہ شاہزادہ انقیاد و اطاعت دست ضراحت و نیاز بدولت جاوید  
 طرائف و لازو، بواسطت خان مشارالہیہ تعہد تقدیم نیکو بندگی و درداد اسے مراسم عقیدت  
 میگردی نموده از پیشگاہ فرہ پروری استدعاے ولایت قطب الملک حوم نموده کہ فرمان سعادت  
 عنوان از کمی فصل و احسان بنام او شرف صدر دریا بدہ اندازد پس ہنگام فرخندہ انجام کہنگی  
 نیست حق ظویرت علیا و تمامی ہمت والا ہست جہاں کشا متوجہ حصول آمانی و امان مخلصان  
 عقیدت سگاز است - مقتضای رحمت جلی و عاطفت فطری مصروف اشوہ الطائف  
 اقدس بر بدل ملتقات آن شائستہ عنایات افتادہ بشرط استقامت بر منہج قدیم اطاعت  
 و سرخ بر صراط مستقیم نیکو خدمت ولایت متعلقہ قطب الملک متوفی بآن مشمول عواطف  
 بے مہتا تقدیر فیض یافت و از دوسے فرط بندہ نوازی این منشور کرامت گنجور کہ عنوان صحیفہ انصاف



و جبل المتین وصول مال است با خلعت فاخره و وجه هر مرتب بجهت مزید سرفرازی اعتباراً  
 عراضدار پیوست باید که آن قطب سیاسی امارت بازاسی ظهور مراحم موفور و مکارم نامحصور  
 آداب بندگی بتقدیم رسانیده و وظائف شکر آلاسه منعم حقیقی و مجازی بجا آورد در حضور  
 خانه زاد قابل التربیت عبدالرحمن که حال این فرمان است و شرافت و حجابیت مرتبت  
 خواجہ عثمان براسے از دیار و ثوق اعتماد در حالیکه دست بر قرآن مجید گذاشته باشد قسم و اللہ  
 و بات یاد کند که اصلاً و مطلقاً در هیچ امر سے از امور بظاہر و باطن از طریق اطاعت و انقیاد  
 و خلوص اعتقاد تخلعت و انحراف نور زدود درستیصال سیواسے مقهور بد آمال با اولیاسے  
 دولت قاهرہ متفق و موفق بوده از امداد و اعانت او اجتناب واجب شناخته از جمیع جوانب  
 ولایت خود را و دخول و خروج و کویکت از وقت بران مردود و اتباع او مسدود سازد و  
 در انصرام آن هم مساعی جمیلہ از قوت بفعول آورده بر امریکه موجب نقض عهد و خلاف پیمان اندوخت  
 اقدام نماید و مبلغ چهل لاک روپیہ پیش حال را با وجہ پیشکش مقرری و بقایاسے آن سال  
 بسال بلا پجال بخرائے عامرہ وصول دولت آباد رسانیده بدریغ خدمات شائستہ و ارسال  
 پیشکش یاسے باستقامت استحقاق قبول الطائف تازه و ظهور عطا فاسے اندازہ پیدا کند  
 آن مطرح انظار مراحم بادشاہ بنسبوق این فرمان لازم الادعان و مضمون مثال و واجب  
 الامثال کہ بنام حجابیت مرتبت موسمی الیہ صادر شدہ و بر بنی از احکام مطاعہ در مطاوی  
 زمینت نگارش یافته کار بند گردین جمیع عمود معلومہ سابق را بتعمیلات حال لاحق بشنا فہ  
 مشار الیہا کہ معتمدان در گاہ و الاجاه اند بہ ایمان کثیر الایقان مشید و استوار سازد و درین جوانب  
 قدغن مبلغ دستہ سررشته اخلاص در دو تنخواہی کہ موجب عنایت بادشاہی است در هیچ حال  
 از دست ندهد و امثال احکام گیتی مفاد را وسیلہ مقصود باقصی مدارج نوازش و سکو سرانجامی

و از تکاب نقص آن را مورث ذوال دولت و دشمن کامی خود انگاشته فراخور اظهار  
حسن خدمت و صدق ارادت خویش امیدوار نتایج باشد.

## نقل تعهد سلطان ابوجسن بجانب عالمگیر پادشاه

عرض از تحریر این سطور آنکه چون علیحضرت خلافت منزلت خلیفه الرحمانی ظل سبحانی سلیمان  
مکافی منظر اسراریزدانی مطلع انوار ظل الشرفی الارضین معمار کارخانه دولت مؤین مصداق  
آیه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین حاکم دیوان ان الله یامر بالعدل والاحسان المؤید  
من الله الملک المنان خلد ما فی سلطنته و خلافته الی یوم القیام بمقتضای عاطفت حبلی  
و محبت فطری و محض ذره پروری و مرید نوازی ایالت و امانت کلکنده و ضائقاش که  
به عبده الله قطب الملک موصوفی بود پس از وفات آن مغفور مبرور باین مرید درست انحصار  
بشرط اقامت بر جاده اطاعت و انقیاد و وسوخ بر جاده دولتخواهی و سداد عطا فرموده و فرمان  
قدر مثال ظفر عنوان محتوی برین عنایت و الاله عظیمی مفرین بدستخط قدسی بنط بنام احرار مریدان  
شرف صدور و عز و رو دریافتند لهذا این فدوی ارادتمند نمود که در هیچ حالت سر رشته  
انحصار و اطاعت نسبت به بندگان درگاه جهان پناه از دست ندهد و بظاهر و باطن مطیع و  
متقاد اوامر و نواهی لازم اطاعت بوده از منج قویم و سراط مستقیم دولتخواهی و فرمان پذیری  
سرمو تقاضوت و تجاوزه زود و پیشکش مقرری هر ساله با بقایای پیشکش سنوات سابقه موجب  
اقساط که از استصواب ایالت و شوکت مرتبت امارت و شمت منزلت سپهری معارف فتح  
و نصرت نگاهبان قوانین بصفت و معدلت عمده امرای رفیع الشان قدوه خوانین بلند  
مکان مقدمه بجیش معارف سعی و تلاش خان جهان بهادر کوکلتاش قرار یافته سال بسال

بلا تفاوت و اجمال معرفت حجاب بادشاہی عائد خزائن عامہ می گزرائند و باشد و سیول مقبول  
 تفاوت پیشہ را کہ معضوب در گاہ اسلام پناہ است بل جان دشمن داشته ترک رس و مسائل  
 سزا و جہراً بآن بد فرجام نموده فرستاده ہے اور ہرگز نزد خود را ہندہ و از امداد و اعانت اور  
 احتیاط و اجتناب و احتراز واجب لازم شناختہ ابواب رسد و مدد از مجال ولایت متعلقہ  
 خود بدشمن دین متین و اتباع نکو پیدہ او صنایع او مطلقاً مسدود بستہ وارد و در استیصال آن  
 خسران مال با فوج قاہرہ بادشاہی شریک رفیق بودہ و با ظہار مراسم حسن خدمت و نیکو بندگی  
 پرداختہ نگذار دکہ آل کافر فاجر و کسان او از سرحد ولایت متعلقہ این مرید گزشتہ بہ مالک  
 محروسہ در آیند و ہمچنین جمیع مخالفان و بداندیشان در گاہ معسے را دشمن داشته باد و لتخواران  
 و اطاعت پیشگان آستان ملاک پاسبان دوست و کزنک باشد و جنگی جد و جہد مصروف  
 آن سازد کہ هیچ وجہ من الوجوہ ازین مرید و نوکران اخلاص آمین عبا شورش و فساد در  
 حدود بادشاہی بلند نشود و اگر کیے از بندگان در گاہ گیہاں پناہ از راہ بے سعادت فرار نمود  
 بولایت این مرید در آید اصلاً اورا نگاہ نہ دارد و برکے تشید این عمود و مویشی کہ در وثیقہ نامہ  
 سندج گشتہ در حضور سیادت پناہ میر عبد الرحمن حامل این عہد نامہ و حجابت پناہ خواجہ  
 عثمان و سائر بندہ ہے در گاہ کیواں دستگاہ دست بر قرآن مجید گزاشتہ قسم و اللہ باللہ  
 یا و نموده و بر صدق این قول خدا و رسول خدا را شاہد گرفتہ کہ ہرگز پیراموں خلاف و اختلاف  
 نگردد و تا دم و اوسپین پاس این مراتب چنانچہ باید و شاید مرعی و محمول دارد و کفایت باللہ  
 شہید را۔ وثیقہ مستطردہ بجمت حجت مہر و دستخط خود کردہ بد گاہ خلافت پناہ ارسال داشتہ

تحریر فی التاریخ ہجرت ہم شہر صفر المظفر سنہ ۸۳۳ ہجری نبویہ -

الحاصل سلطان ابوالحسن ثانی شاہ مظہر خاطر شدہ بضبط و ربط ملک و مشہر و ثانی خود

کوشیده بعدل و داد و عیش و عشرت پرداخت و اکثر اوقات محاربات نموده مفسدان را  
 سرچنگ رسانیدند در عهد او بطرف جنوبی بلده که از سابق باغ و عمارت بنیاد یافته بود  
 به اتمام رسید و یک نشیمن خاصه بر شاخه های درخت ترمهندی احداث شده رونق افزای  
 روضه ارم گشت چون ترمهندی را در هندی زبان املی می گویند لهذا آن مکان به املی محل  
 نامزد شد -

### بنای املی محل و باغ چهار محل

پیش دولت خان سلطان کنار دریای موسی بحکم کمال شاه باغ رفیع و وسیع احداث  
 یافته و سایه اقسام اقسام به سعی باغبانان نادره کار نشود نمایافته زینت افزای دلنوازی خاصه  
 عام شد و در آن باغ چهار محل نیز بنا که هر یک از آن چهار در شمش جهت گیتی طاق است بجایت  
 متانت و آراستگی و زیبایی و رنگینی ترتیب یافته و بهر گوشه چهار محل چارمین متساوی و اصناف  
 زینت بر روی کار آمده و اطراف هر چمن خیابان بندی و انهار آب و آبشار جاری شده  
 و میان چهار محل حوض مربع در نهایت فراخی و وسعت که ضلع یکصد و هشتاد درجه و عرض  
 یکصد و هشتاد درجه و سه درجه عمق تخمیناً خواهد بود از هر چهار طرف سنگ بست تیار گردید و  
 در حاشیه اطراف حوض صد فواره بریزی برپا شده گنج گنج دریا آبدار نشان کرد و کاشی  
 حوض بجز جوشن چشم نظار گیاهان چون بحر عمان و صفوت فواره را چون اعتبار امطار را بر زمین  
 در آمد -

درین گلشن چنان یون عام است	که در هر گوشه اشش نور نام است
صفا نوعی سنگش نقش بسته	که بازار بلور از او شکسته
مسج صد ستون از مشک کافور	که گوی هر تنوشش طره حور

فضائے عالم قدس از ہواش  
فر از برج مسکوں در نیایش  
نظر بر چار طرفش می گماری  
بہیں گری طاقت نظارہ واری  
گلشن آسودہ از صوت ہزارا  
کہ در ہوش از صدائے آبشار  
چنان فوارہ سر بر اوج سودہ  
کہ گوئی ساعد سیہ میں نمودہ  
اکہی اس بہشت پاک بنیاد  
دریں بلخ جہانش دار آباد

کیے از شاعران تاریخ بنائے اس چار محل چنان بقلم در آورده - تاریخ

خشت اول چو بز میں گشت ہائے گفت یا امام رضا

سلطان دیشان دریں مکان مینوشان اکثر اوقات سراپا احسانت جہنا سے عالی

ترتیب دادہ بعیش و عشرت می پرداخت و گاہے بند و بست زمانہ تو وہ با پر بچہ گان  
سیم اندام در لواژہ نشسته بپیر و تاشائے عالم آب خاطر را مسروری ساخت -

## بنائے حوض و باغ گوشہ محل

روزے در خاطر شاہ حجاجہ خطور کرد کہ مقابل چار محل آن طرف دریائے موسی نیز  
اگر محل عالی شان بنا شود بغایت خوشنماست ، لہذا حسب احکام خسروانی متصل موضع گوشہ محل  
میدان وسیع را در احاطہ حطیم بلند و سنگی کشیدہ طرح چمن بندی و خیابان طرازی و نہال نشانی  
بکار آورد و جانب شمال کنار باغ قصر فلک شکوہ اساس بنا دہ در پرکاری و ہنروری  
پیر ہستی نمودند ، سنگ تراشان فرہاد پیشہ در سنگ تراشی چنان جوہر خود آشکار کردند کہ از ہر کس  
صدائے تحسین شنیدند و بخاران مانی شعرا بصنعت تراشی حیرت افرازے نظار گیاں شدند  
زہے قصر رفیع اثر کہ فی الحقیقت بروئے زمین آسمانے است دیگر و از غایت بلندی

بر قبه آسمان زینے است بر پنج هزار درجه مکسر و بیست و پنج درجه ارتفاع تخمیناً بنظر میرسد  
 هر که هنگام سیر یا مشرفیت آثار علوی چشم بعین مشاهد نمود و اگر طبقات منازیل این  
 قصرهایون منظر بقدم سعی پیوید بیشک درجات افلاک طے فرمود قطعاً

نہے فرخنده قصرے کز شکویش	ز قدر تما جہاں را حیرت اندود
چو با مش سوسے بالا بر افتخت	زہیں را آسمانے دیگر افزود
توانستے بر نفس مردم آساں	رخ خورشید را گردن گل اندود
فلک در سایہ اش تا آمیدہ	دگر روے حوادث نحو فرمود

از رفعت و متانت و صنعت آن عمارت رفیع و منبع هر چه نگاشته آید بجزویش

قد سے نیار و پیش این کلخ آسمان فرسا چو ترہ و سین مصفا ترا صحن سپر و در میان آن حصے  
 مطبوع پر از زلال خوشگوار قرارہ ہائش بر اسپ روی و در افشانی طعنہ برابر نیساں زدہ و چون  
 امواج بحر جو شیدہ پائین آن بہر جانب چمن بندی و خیاباں طرازی باین تازہ و طرز زیبا بجا  
 آمل و آبشار جاری شدہ و کنار چمن حوضے بغایت وسعت و فصحت بنزلہ تالاب از  
 ہر چار طرف بہ سنگ و آہک دیوارش چون سد سکندری مضبوط و مستحکم شدہ و بر کنار حوض  
 و حاشیہ آن دو صنعت از تختہ سہ سنگ یعنی چیرہ ہازد بندی ہر چار طرف گردیدہ آتالاب  
 ششہن ساگر در آن جاری و ساری است، طولش چار صد و پنجاہ و پنج درجہ و عرضش  
 چار صد و دہ درجہ و عمق چار درجہ کہ جملہ کمزشت لکت نمودہ ہر ارد و دوسد درجہ از روے  
 حساب می شود۔ تعریف و تاریخ تالاب و محل سلطانی از قطعہ خوشخط زرنگار کہ در ایوان آن  
 قصر حبت نشان مندرج و مندرج است چنان بقلم آورده و چون متصل موضع گوشہ واقع  
 شد نامش گوشہ محل در افواہ و اسد عالم افتادہ۔

## تاریخ گوش محل

شاه عالم پتہ اور الا قدر  
 رتبہ افراس افسر و دیم  
 حاجی ظلم و محیی دین است  
 عالم و فاضل و سخنی و کریم  
 مستشرق چنانکہ می باید  
 باہمہ مرہاں بود این شاہ  
 یار و رماندگان ہانہ ز پاسے  
 از براسے جہیں کنت دعا  
 یا الہی تو در اماں داری  
 ساختن لاب شاہ در ایل  
 آتش از آئینہ مصفا تر  
 حوض و تالاب دیدہ شد کیر  
 ہرکے آب خورد ازین تالاب  
 یخچیں حوض و خضر سانی است  
 اندرین نشاء اگر خضر سانی است  
 از خدا خواستم بہر کس دعا  
 سال تاریخ این خستہ بنا  
 کہ رسید فیض او بہ برد بحر  
 باد فرما نرو اسے ہفت قلم  
 مالک ملک و جہاں این است  
 عادل و شجاع و شفیق و رحیم  
 متورع چنانکہ می شاید  
 مظہر لطف بہت ظل اللہ  
 یارش مصطفیٰ بہر دوسرے  
 آدم اندر زمین ملک بہ سما  
 حافظش باد تا جہاں داری  
 کہ از گوش تیریم و بحر نخل  
 بہ ذائق ہمہ چہ شیر و شکر  
 کس نہ دیدہ چنین بدو رقم  
 می شود بار دست شاہ عالم آب  
 تا بد آب اندر ماں باقی است  
 آن جہاں مرضی اعلیٰ ولی است  
 آمد از غیب اینکہ باو بقا  
 باخر و گفتش کہ راہ نما

گفت ہامن کہ شد نجات ہمہ  
آب آں باعث حیات ہمہ  
تصیر فردوس را نمود بدہر  
کس نہین چنین بگاہ شہر  
سال و ہا ہش مبارک ایام  
مر تھنی یاورشش بحق کرام  
سال تاریخ این فرسج اثر  
خرد از روسے صدق گفت بصر  
شاہ بیچہ چنین ندیدہ کے  
باد فرخندہ این بہ شاہ بے

بعد اتمام عمارت گوشہ محل شاہ دریا دل عزم سیر نمود کار پر و اذان سلطنت و فراشان دست  
سائبانہاے رنگارنگ و پرچہ ہاے زر و وزی و زرقبت کار فرنگی جا کشیدہ و بستہ و  
فرش و قالین و سقر لاٹا گستردہ تمام باغ و عمارت را زیب افروز ساختند  
پہرے چمنست برآ راستند جہاں در جہاں سائبان ساختند  
بلندی دستی و صحر او دشت بنزہت چور و صنا جتا گشت  
خسک ہا شد رنگ لعل و گہر گیا کیمیا گشت و شد خاک زر

سلطان ابو الحسن بادل شاد و خاطر آزاد جلوہ افروز و بخت اندوز سیر و تماشاگر و دیدہ مجلس  
نامے و نوش آراست و ہر کرد ام را ببدل و احسان نواخت و در عہد او تمامی باغات بادشاہی  
و عمارات عالی تعمیر یافتہ صفا و مصفا و آراستہ ماند و عاشور خانہ بادشاہی زیادہ از سابق  
زیبت پذیرفتہ طاق بندی بدیوار ہر چہا طرف بلے چراغاں تیار شد، بصرف کرور و لکوک  
روفق و آباوی ہلدہ حیدر آباد بہشت بنیاد روز بروز در زاید و تضاعت بود و ہنچ شہرے  
و مصرے بخوبی اونمی رسید شہومی

خجستہ فصناک بہشت انبساط  
طرب خیر عشرت گہ پر نشاط



در و بودہ ہر ماہ اردی بہشت	آب و ہوا اعتدال بہشت
شدہ آب حیاں در و زندہ پوش	نشانے خوش موسیٰ بحر جوش
خوش آئیں بنائے ہمہ خوش عشق	بہین انتخابے ز مصر و دمشق
نشان دادہ ہر قصرش از قصر	نمودار ہر شہر ہر کشور سے
چہ در مصر و شام و چہ در روم و ک	ہندس مشائش شاہ گندہ کے
چہ جلے شادی و آرام و خورد	نہ گرم و نہ سرد سرامش سرد
یکے بوستان از بہشت است بس	نہ بینی دریاں شہر بہار کس

## زوال ابوالحسن تانا شاہ

بعد انقصائے مدت پانزدہ سال سلطنت کہ زمان نکبت و زوال دولت سلطان  
ابو الحسن قطب شاہ عرت تانا شاہ نزدیک رسید از عہد موافق کہ بحجاب خلافت تائب  
عالمگیر بادشاہ موکہ کردہ بود منحرف شدہ بمقتضائے آنکہ سے  
چون بخت بد کے را پیش آید کند کائے کہ کردن را نشاید

مصدر انواع تقصیرات گشت چنانچہ شہہ ازاں بقلم می آید۔ چون عالمگیر بادشاہ غازی  
ہندوستان رفتہ از ہم دارا شاہ و شاہ شجاع کہ داستانی است عظیم فرغ یافتہ و تبلیغ  
غزہ و یقعدہ سنہ ۱۰۶۸ کہ ہزار و شصت و ہشت ہجری بخت سلطنت جلوس فرمود شاہ جمال  
بادشاہ را کہ مزاج از جاوہ اعتدال بیرون رفتہ بود در کج از و انشانے در سنہ یکہزار و نو  
و دو ہجری دفعہ دوم بدکن تشریف آوردہ در ہنگامیکہ برائے تنبیہ و استیصال پنجائے سنی  
از احمد نگر متوجہ شدہ نواح شوالپور را مضرب جہام نصرت فرجام فرمود بخاطر اقدس گزشت

تا بجای پور تسخیر نشود و راه آید و شد لشکر و رسد غلّه و اگر دو استیصال شکی صورت نه بندد و لهذا  
 شاهزاده محمد عظیم ششم را با فوج گران و توپخانه فراوان به تنبیه سکندر عادل شاه و تسخیر بجای پور  
 رخصت ساختند چنانچه شاهزاده رفته قلعه بجای پور را محاصره کرد. سلطان ابوالحسن بنابر شرط  
 قرب جواری و اتفاق وفاق عادل شاه در تیره امداد و معاونت او شد، قریب سی هزار اسوار  
 و پیاده فراهم آورده روانه نمود چون این خبر بمساح قدسی رسید از پیشگاه خلافت مآب  
 خان جهان بهادر براسه اشد ادراہ آن جماعه تعیین گردید. فوج قطب شاه که بس درای  
 محمد ابراهیم سر لشکر یعنی بخشی و شیخ منہاج و شیخ نظام و عبدالعزیز میانہ و منہاج دوم برآمده بود  
 در نواح لکھنؤ ملاقی طرفین روداد و جنگ در پیوست. باوصف آنکه جمعیت خان جهان بهادر  
 ثلث جمعیت قطب شاهی نبود فتح بنده براسه درگاه شد مخالفان بغرور کثرت فوج خود  
 نزدیک لشکر خان مذکور فرود آمدند و کمک به آنها پیهم می رسید، لهذا خدیو جهان شاه عالم  
 بهادر رخصت فرمودند که تا مید خان جهان نماند. چنانچه بعد رسیدن شاهزاده روداد  
 دیگر اتفاق جنگ افتاد، مخالفان شکست فاحش یافته بجای خود پشیمان شدند و رفتند سبب  
 بارش و طغیان روداد در لکھنؤ توقف فوج بادشاهی روداد. بعد از آنکه تخفیف در کل و لا  
 متوجه پیشتر شده راست بجید آباد رسیدند، ابوالحسن تانہ شاه از خواب غفلت بیدار شد  
 حسرت زده خود را بقصه گلکنڈه که خزان و جواهر از پیشتر در آنجا رسانیده بودند انداخت  
 و چینی خانه و قاینخانه و دیگر اسباب جابجا در شهر گذاشت، باوجود تاکید شاهزاده شاه عالم  
 بهادر و تعیین مردم براسه احتیاط شهر لشکریان درون شهر آمده به نسیب و غارت پرداختند  
 و آنچه باقی مانده بود متصدیان بادشاهی ضبط نمودند و لشکر بمحاصره قلعه گلکنڈه پرداخت  
 خیر خواہان ابوالحسن ما داپنڈت را که وزیر وکیل مطلق او بود با کنا برادرش قتل کردند و محمد ابراهیم

وزیر مقرر نمودند ابو الحسن این معنی را دست آورید در ساخته سر بر دو پندت را بچندت شاهزاده  
 فرستاد و عفو پژوه کرد یعنی هر چه کرد این پندتان کردند امدا پادشاه رسیدند و زبانی شیخ  
 شهاب پوسید خان جهان بهادر حرف پیشکش در میان آورد، چنانچه شاهزاده یک کرد و زبانی  
 جرمات از ابو الحسن گرفته روانه حضور پر نور شد و در شوال پور شرف ملازمت دریافت پیشکش او  
 گزینیدند حضرت ظل سحانی که متوجه تخییر بجای پور بود و پیشتر کوچ کرده بود، بجای پور رسید در  
 محاصره کشیدند. سکندر عادل شاه صورت مرگ خود در آینه یقین معائنه نموده بواسطت  
 غازی الدین خان بهادران پذیرفته، چنانچه بذریعہ بهادر موصوف بعد پذیرائی حکم تیغ کشیدن  
 در گردن او انداخته بسیار گاه سائیه درگاه کبریا آوردند ظل سحانی از جرائم او در گذشته مورد تفضل  
 خسروانی فرموده بمنصب هفت هزاری ذات سرفراز گردانیدند و بیست و فیروزی معاد  
 فرموده بر سر زیارت مرقد منوره حضرت سید محمد سیود از بنده نواز قدس سره متوجه گلبرگ شدند

## ذکر تخییر گلکنده و حیدرآباد

چون عهد شکنی و خود سری ابو الحسن قطب شاه ذہن نشین خاطر اقدس بود ریاست ظفر آیات  
 بصوب حیدرآباد با بتر آمد و در سواد قلعه گلکنده مضرب خیام نصرت فرجام گردید. بتاریخ  
 بیست و چهارم شهر ربیع الاول سنه یک هزار و نود و هشت هجری شروع در محاصره قلعه گلکنده  
 و نقب کشیدن و دیگر لوازم قلعه کشائی کردند، در آن روز محصوران در پناه قلعه دست و پا بگرفت  
 آوردند و آن معرکه قلیبه خان بهادر عرف عابد خاں که عمده امرای عالمگیری و جد نواب آصف جاہ  
 مغفور بود چندی دیگر از ضرب غلوله زنبورک که از فراز قلعه مثل ترال می بارید درجه شهادت یافتند  
 و هر روز ناره جدال و قتال از طرفین در میان مشتعل بود. در مدت محاصره که هشتاد و کامل بود

اکثر از نوکران تاج شاه برخاسته در اردوئے معلی پناه می گرفتند از آنجمله شیخ نظام که عمده نوکرانش  
 بود در بندگی درگاه والارسیده بمنصب هفت هزار می ذات و شش هزار سوار و خطاب بخوا  
 کامیاب شد و در اردوئے معلی بسبب شدت بارش و امتداد می نصره قحط غله بمرتبہ اتم بود و  
 ابوالحسن در خزینه و اگر ده از طلا زمان بادشاهی هر که در قلعه می رفت بانعام و اکرام نواخته نوکر  
 خود میکرد چون تخفیف در بارش به عمل آمد و هنگام یورش جنش سلطان رسید حسینی بیگ و عبد  
 القان پنی که در دیوار قلعه حواله آنها بود هر اسان شن بجناب محمد عظیم شاه غائبان پناه آورد  
 دست از تردد قلعه داری کشیدند بتاریخ نسبت و چهارم ذیقعد ۹۹۰ کهنه را و نو و دست هجری  
 مطابق سلسله سی و یکم هجری جلوس عالمگیری شاهزاده محمد عظیم شاه با جمعی از مبارزان از  
 راه دیوار قلعه که بعد از تواب توده خاکستر شده بود در قلعه شهر پناه نیل سوار داخل شد و  
 و نجشی الممالک روح الله خان رفته ابوالحسن تاج شاه را که در بالا حصار در رقص سر و مشغول  
 بود خافخانه گرفته فوطه در گردن انداخته بلازمت بادشاهن زده آورد و بعد رسیدن بدرگاه سلا  
 پناه و فرماں رفت که در صلابت باز نزدیک دربار جهان مدار مثل سکندر خان بجای پوری نگاه  
 دارند بعد از چند بقاعه دولت آباد فرستادند که در کالاکوٹ در عمارت نظام شاهی نگاه داشته  
 اکل و شرب بوضع او میادارند و یکم از بنده اسے درگاه را بنا بر سر راهی مطوعات و غیره  
 تعیین ساختند که هر چه دل و خواهد سرانجام دهد یکم از شعراے زمان تاریخ این فتح بطریق تعصیه  
 گفته

بوکسن آشت بجای محل کرد بیریش تاگماں تقدیر

چونکه بیرون شد و بجانش نشست شاه او رنگت بی عالمگیر

بافضال لایزال نیز و متعال خزائن و دفائن بشمار و جواهر و دواب آفته بسیار قلعه

گلکندره و بلخ حمید را آباد تبصره اولیای دولت بادشاهی در آمد و ملک شیخ مع چند  
 قلچات که یک اربب پانزده کرور و سیزده لاک دام جمع کامل است و بموجب سر رشته ابوالحسن  
 ثانی شاه که نقل آن در اختتام این رساله مندرج است هشتاد و دو لاک و نود و پنجاه و یکصد  
 و نود و شش هون که بحساب فی هون سه روپیہ دو کرور و چهل و هشت لاک و هشتاد و پنجاه  
 و پانصد و سی روپیہ می شود باقبال جہاں کشا بنو شترین و بجہی داخل ممالک محروسہ شد و  
 بعد از یکصد و هشتاد و دو سال سلسلہ قطب شاہیہ منقطع گردید از صلب ابوالحسن بدو دختر  
 تا کتخدا بودند حضرت نخل سجانی یک دختر را به سکندر خاں بجا پوری و دولئی را به عنایت خاں  
 خلف جمہۃ الملک سد خاں و سیومی را به پسر شیخ محمد نقشبندی سرمندی موافق حکم شرع شریفیہ  
 عقد موصلت و فرا وجت بستہ دادند، ایام سلطنت ابوالحسن ثانی شاه پانزده سال  
 و چند روز بود۔

## باب ویم

مشر بر ذکر بادشاہان چغتائیہ و کیفیت یسان حمید آباد فرخندہ بنیاد

جلوس ابوالمنظرفرمی الدین آوزنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی ابن شاه عادل کامل  
 شہاب الدین محمد خرم صاحبقران ثانی شاه جہاں بادشاہ ابن ابوالمنظرفرمی الدین محمد سلیم  
 جہانگیر بادشاہ ابن ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ  
 ابن ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا ابن  
 جلال الدین میران شاه بن ابوالنصر امیر تیمور صاحبقران از اولاد قرہ اچار تومانی کہ قوم  
 مغل چغتہ و از نشت و نشت سلاطین بودہ اند و سلسلہ نسب این والایات بحضرت

نوح علیه السلام منتهی و اختتام می شود در اکتبر نامه مفصل درج است - امیر تیمور صاحب قرآن در  
 سینه هشت صد هجری از ترکستان به هندوستان لشکر کشیده موخا را که در آن وقت  
 حکومت هندوستان داشت بنگاریا صاحب شکست داده بر سر سلطنت دہلی متکلم شد  
 چون داعیه تسخیر مہنت قلمی گیتی ستانی پیش نهادت و الا بود. لغت و غیره می معاودت  
 کرد یکی از بنده پاس در گاه را با یالت این مملکت گذاشت - بتایید آئی تہا قالم سواسے  
 قلم چین داخل ممالک محروسہ شد از آن زمان تا حال کہ سہ ہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجری  
 باشد صد و ہشتاد و پنج سال می شود سلطنت دہلی بر اولاد امجاد چغتائی مسلم و قلم است  
 احوال ہر یک از اخلاف آہا کہ بسیرہ چانسانی جا بس نموده و او فرما زوانی داد و انداز  
 کتب تواریخ متعددہ مشہور آفاق ، ولادت آن ظل اللہ و سہ ہزار و ہشت و ہشت  
 ہجری در قصبہ دو حد تعلقہ صوبہ بجات ، چنانچہ آفتاب عالم تاب تاریخ یافتہ اند - ہسم سامی  
 ابوالمظفر محی الدین است ، شاہ جہاں بادشاہ چون انوار شوکت و جلال از تاصیہ حال  
 مشاہیر فرمودند بخطاب اورنگ زیب نامور ساختند - از عشقان شہاب در شہزادگی ہما  
 عظیم بتدابیر کسب صائب با حسن وجوہ سر انجام داده ہمہ جا ہمہ وقت کامیاب فیروزی  
 شدہ اند ہجر چہل سال در سہ ہزار و شصت و ہشت ہجری حین حیات شاہ جہاں بادشاہ  
 غازی در اکبر آباد بر سر سلطنت نشسته و ہمہ جا نداری را از فرق ہمایوں رونق بخشیدند  
 و تعاقب و از اشکوہ نموده بتاریخ بست و چہارم رمضان سہ ہزار و شصت و ہشت ہجری  
 دوبارہ بدار سلطنت شاہ جہاں آباد تحت سلطنت را بفرجیوس جہان داری زینت بخش جاوید  
 شدہ باسم سامی ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی خطبہ و سکہ جاری کرد  
 چنانچہ ملا منیر سکہ مبارک را تصنیف کردہ عرض نمود -

## حج سکه

سکه زرد در جهان چو بدینیر شاه اوزنگ زیب عالمگیر

پسند طبع همایون افتاد و همین سکه بدار الضرب ممالک هندوستان مسکوک گردید، مگر اینکه سکه  
 روپیه حرمت بدو بود و بر سکه اشرفی حرمت مهر عوض "بدر" ثبت می کردند، چون از حضرت ملا میر  
 براسه انعام صله سکه معروفه اشتمد فرمودند که در مهات آفاق گیری و اصرافت خزان کنکور با بیدوست  
 کوشیدیم و در سکه منیر هم شریک شده این قدر بس نیست که نام او با نام ما انبار است بلکه اگر  
 خزان که خرچ شده است داخل سرکار نماید سزاوار است و درین ذکر خوش نشان مسلفه گران و  
 فلاح فاخره صله سکه بلا منیر انعام شد و تاریخ جلوس خود بزبان الهام ترجمان سامع پیر  
 جهانیاں ساختند که "آفتاب عالم تا بم" تائیدات سماوی و فتوحات ارضی که قرن حال  
 حضرت اکمل بظهور رسید و عرصه مملکت چار دانگ هندوستان را از خار و خس وجود مخالفان  
 و سترابان بالکل پاک ساخته کوسل نال ملک لاغیری زود از کتاب تواریخ عالمگیر نامه تصنیف  
 محمد کاظم که کتاب ضخیم است مفصل پیرایه ظهوری باید در ملک کن دفعه اول در زمان شاهزادگی  
 شریفین آورده و انتظام بخش ملک شده بده حجت بنیاد اوزنگ آباد در همان ایام بنام نامی  
 آباد فرموده اند، از آن باز در سنده کینزار و شصت و هشت هجری بدار اختلاف شاه جهان آباد  
 برده و در همین سن جلوس بر سر سلطنت کرده و از مهات دارا شکوه و شاه شجاع فراغ حاصل  
 کرده و اعلی حضرت شاه جهان بادشاه را در قلعه اکبر آباد که کنج انزو و انشان و از دیگر بندوبست آنجا  
 انفرغ یافته و دفعه دوم در سن ۱۰۹۲ کینزار و نود و دو هجری رونق بخش دیار کن شده جمیع صوبجات  
 و کن از تصرف سلاطین این ملک بر آورده داخل ممالک محروسه فرمودند، چنانچه ذکر تسخیر حیدرآباد  
 مجلی گزارش یافته چون از افضال قادر و ابوالکمال بده حیدرآباد قلعه گنگنده تصرف و بیاید

دولت قاہرہ درآمد خزانہ و جواہر و اموال و اسباب و دواب بسیار و ملک وسیع بضبط سرکار  
رسید و خطبہ و سکہ جاری گردید۔ عزم استیصال سنبھار را جبہ مرہٹہ کہ پورنہ و کون ملجا و ماو  
او بود پیش نہاد ہمت والا شد توقف بصلحت نہا ششہ باستیصال ریات ثبت کردہ شد  
و کوچ کوچ بہ بیجا پور شریف برونہ و بخشی الممالک موح اللہ خاں را برائے ضبط و انتظام صوبہ  
حیدرآباد مامور ساختہ اس بلکہ طیبہ را بخطاب دار ابجا و حیدرآباد موسوم فرمودند۔

### بنائے مکہ مسجد و تیار می آں

چوں کہ مسجد از عہد سلطان عبداللہ قطب شاہ بنایافتہ در زمان سلطان ابو الحسن  
قطب شاہ ہم کارخانہ جاری ماندہ رُو بہ تیار می آوردہ بود لہذا حکم والا برائے اتمام آں صا  
شد۔ مدت شش سال در عہد مبارک ہم کار جاری مانع قبہ ہائے زیریں کہ بالائے مینار است  
و چپوترہ پیش مسجد و عرض و حطیم یعنی چار دیوار اطراف و دروازہ ہا مع شمسہ زیریں تیار گردید  
چنانچہ سترہ کی ہزار و یکصد و چار تاریخ اتمام بالائے دروازہ مکہ مسجد ثبت گشت۔ الحق  
مسجدے است کہ سیاخان ہفت کشور نظیر و عدیل آں در پنج دیار بچشم یقین ندیدہ اند۔ طولش  
ہفتاد و پنج درعہ و عرض شصت درعہ مگر چار ہزار و پانصد درعہ تخمینا خواہد بود۔ در طول پنج  
محراب و در عرض سہ محراب جملہ پانزدہ چشمہ است و پنجاہ درعہ ارتفاع دارد و سماران نادرہ کا  
بسنگتر اشان فرہاد شعار از طرف بیرون ہر تختہ سنگ را قسے صاف و مصفا نمودہ باہم وصل  
کردہ اند کہ از بالا تا پائیں یک سنگ مربع بنظری آید، طاق و محراب مینار ہائے خرد و کلان  
و شبکہ اطراف بالائے مسجد بالکل از سنگ تراشیدہ است نادرہ کاری و صنعت طراز می خراب  
آں از ہمیں قیاس باید نمود کہ در عرصہ سلطنت تیار شدہ۔ و اندرون مسجد جملہ کچکاری سفید  
چوں علاج مصفا و تجملے است۔ قطعہ۔



دیوار کچی کہیں مصفا ہےست چون بر بدن نگار صندل  
 نمانیش چشم در نیاید ہر چند نگاہ کروا حول

پس و پیش مسجد چو تیرہ ایسے طولاً ایک صد و سبت و پنچدرعہ و عرضاً ایک صد و سبت و پنچدرعہ تخمیناً کسر پانزدہ ہزار و ہفت صد و پانزدہ درعہ سرسبر کچی و صاف و پاکیزہ و کنار آن حوض مربع بیست و سبت درعہ بغایت لطافت و فراہت تمام سنگ بستہ و کمال مناسبت مانند چشمہ کوثر تعمیر یافتہ آب نہر چلیپی جاری و ساری است۔ کنار حوض سہ قطعہ سنگ لٹو در نہایت صافی چون لوح آئینہ مصفا و خوشنما بحسن تقطیع ترتیب یافتہ رشاک افزائے سریشاہی است و تمام صحن مابین حوض و چو تیرہ از تختہ سائے سنگ صاف فرش پذیر گشتہ و جوانب بین و بیامان ریاض خلد آثار باقسام اشجار اثمار و گلزار طراوت افزائے خاطر نازاران گردیدہ۔ ہمانا بیت المقدس است کہ از فلک الافلاک بریں خطہ پاک نزول اجلال فرمودہ یا بہشت بریں است کہ ابواب فیض و سعادت بر عامہ خلایق کشودہ مؤذن و خطیب و مصلیٰ و فرش و روشنی و فراشاں و بواباں و باغباں و گھڑا لہا وغیرہ لوازم و شاگرد پیشہ از سرکار آن شہر بامعدلت اثمار مقرر و معین شد فضلاء و علما و حفاظ و زہاد خمس الاوقات نماز و وظائف ادا کردہ و عاصی سلامت بیاد شاہ دین اسلام وردنباں دارند۔

ازین مسجد چگویم کاین چنین است جہاں بر نسخہ خلد بریں است  
 خم طاقش بلند چون از زمین شد ز رفعت با فلک پہلو نشین شد  
 ز روزنہاش نور نخبت تاباں ز درہا قاصد رحمت شتاباں  
 کہ دار و جز چنین فرو و س ثانی خیابانے ز آب زندگانی

ہی شاید دریں فردوس نبیاں      فرشتہ خاکروب و جو دریاں  
 زہے خرم زمیں شہرے کہ درشے      بنائے فیض باشد آسماں پے  
 نظیر او نثار و سج کس یاد      الہی تا جہاں باشد چین باد

اگرچہ قلعہ گلکنڈہ و حیدرآباد مفتوح شد لیکن جا بجا مفسدان سر بفساد برداشتہ بنا رہے

جلوہ گری راہات عالمگیری بفاصلہ بعد در ملک بیجا پور و کوکن وغیرہ بلا و سواس مال  
 بتصرف آوردہ جمعیتاً گذاشتند۔ ہر چند بخشی الممالک روح اللہ خاں و ضبط و ربط

می کوشید چنانچہ ایدہ انتظام ملک صورت گرفت و در ہمیں جدوجہد وفات یافت۔

لہذا حضرت نخل سبحانی از انتقال او جان سپار خاں را بہ صوبہ اری میں صوبہ نامور و منو

فرمودہ خصت کردند چنانچہ خان مذکور دریں جا رسیدہ فی الجملہ تہنیتیق ہمام پرداخت

در یکت و سال او ہر وقت کرد۔ از انتقال او رستم دل خاں پسرش از حضور باین کار سفر فرما

شدہ مرد شجاع و عاقل و در سایہ و در حکومت او اکثر مفسدان راہ اطاعت پیش گرفتند۔

جہاں پناہ او را بر اسے انتظام ملک سیکاکل و اوڈیسیہ کہ از حیدرآباد مسافت عظیم دارد و

زمینداران آنجا سرکلیقہ اطاعت نیماوردہ انحراف داشتند تعیین کردہ سید مظفر خاں را نام

بلدہ مقرر فرمودند۔ از بیخبری مشائرا لیم و ہنگام غیبت رستم دل خاں قابو طلباں دست دراز

کردند۔ لہذا سید مظفر خاں ہنگام داشت نمودہ چون کار سے ساخت طلب سپاہ افزود مردم

از دیر طلبی عاجز شدہ و نگہ سخت نمودند۔ خان مذکور غیر از فرار خود جانبری از سپاہ ندیدہ قابو

یافتہ بر یک سپ سوار شدہ گریخت زوگرا نش ہما سباب و اخیال و اسپاں وغیرہ آنچه

داشت بہیت او بود با یکدیگر قسمت کردہ بُروند۔ چون این معنی بعرض اقدس رسید و

در ملک اوڈیسیہ و سیکاکل ہم بند و بست بعل آمد فرمان قضا جربان بنام رستم دل خاں صادر شد

که ناسب خود را به استقلال تمام در آن ضلع گذاشته خود آمده با تنظیم دارا بجای حیدرآباد پرواز  
 حسب احکام محکم مستعمل خاں درین جا رسیده مدت مدید به تنظیم جهام پرداخته به آئین  
 شایان نظم و نسق نمود و ظل سبحانی در پورش تنبیه سببها بودند.

## ذکر خروج سیوا و سنجها و غیره همیشه

پوشیده مانند که گویند ولایت است واقع بر ساحل دریای شور مشتمل بر قلاع محکم و بندرهای  
 زرخیز و دره سنگناخ و بعضی جا همیشه جنگل است و بیشتر از جنس محصولی آن ولایت پاجیل  
 و فلفل صحرا و درخت ناز است در سوابق ایام نصف گویند تعلق نظام شاهیه احمدگری داشت  
 و نصف محمد عادل شاه بجا پوری بود چون در زمان اعلیٰ حضرت فرود آمدن شایانی یعنی شاهجهان  
 بادشاه تانعه دولت آبارا جمیع محصول و ولایات نظام الملک که صوبه برار و صوبه دولت آباد  
 باشد داخل ممالک محروسه شد محمد عادل شاه بجا پوری دستگیر در مقام معذرت آمد قاضی  
 فرماں برداری و شراج گزار می بردوش گرفت و مشکیش گرفتند و او را در نصف ولایت گویند که  
 بتعلق نظام شاهیه بود نیز بتعلق خود گرفت چنانچه تمام گویند بقصر محمد عادل شاه در آمد  
 انان در ولایت سوپه و پونند و محال بجا گیر ساپو بپونسله مرسته که از نو کران او بود تنخواه کرد  
 ساپو بپونسله در آن جا اطمینان گزیده چون خود در سمت کرناک متعین بود سپهاسالار اخلت بنیا  
 پور بدست در آن دور پونسله می ماند بعد از فوت محمد عادل شاه انقلاب در ملک بجا پور پدید  
 آمد سیولس مرد و که در بیابانی در جلالت و مکر و حیل و بی نظیر بود قابو یافته در ولایت گویند  
 خبا طغیان برانگیزت و رفته رفته تمامی قلاع و حصون و ولایت گویند را به زور و تحدی گرفته  
 متصرف شد و بحیثیت خاطر سامان در اسباب اشقی و تمرد نموده خود را سیوارا جبه گویانید و احد

قلعہ تازہ کردہ گردن از اطاعت علی عادل شاہ پسر محمد عادل شاہ سچید و از سابق و لاحق چہل  
قلعہ مشحون بہ سامان قلعداری ہم رسانید و فوج بسیار با خود گرفته قزاقی و تاراجی ولایات اختیار  
کرد و بسیاری از ملک بیجا پور ہم متصرف شد۔ ہر روز کارش بالامی گرفت و در جنگ جدال  
بیجا پوریان را کم تر شکست داد بعد ازین سی ہزار سوار گاہداشتہ در ناحیت ممالک بادشاہی دست  
نقدی دراز کرد لہذا امیر الامرا صاحب صوبہ دکن بر اسے تنبیہ او متعین شد۔ سیواسے مژدہ  
آن امیر را غافلانہ زخمی کرد۔ بعد ازاں راجہ جسونت سنگھ باس خدمت مامور گردید از وہم چنانچہ  
باید استیصال آن شقی متمسکی نگشت۔ لہذا از بارگاہ اقبال مرزا راجہ جے سنگھ با دیگر امراسے  
کار گزار بکفایت مهم آن خداز نام بکا تعین یافت، امیر زاراجہ در ملک او درآمدہ نہایت غارت  
منو۔ سیواسے عاجز شدہ تنہا آمد از امیر زاراجہ ملاقات منوودہ در مجلس اول افسوسنے چند بر آن  
قسم سرور بچختہ کار خواندہ مستعد تسخیر بیجا پور گردید۔ امیر زاراجہ پلیسین آن اہلس سررشتہ خرم  
از دست دادہ بلک بیجا پور درآمد بیجا پوریان بندتالاب شکستہ از آب خالی ساختند و علف  
سوخند۔ لاچار مراجعت بلک بادشاہی نمود۔ بعد ازین واقعہ امیر زاراجہ جے سنگھ آن اہلس فن  
یعنی سیواسے مقہور را قید کرد و بدرگاہ گیتی پناہ فرستاد و مدتے در حبس ماند روزے قابو یافتہ  
از قید گرخت و بلک خود آمدہ در اندک فرصت قلاع خود را با چند قلعہ دیگر متصرف شد و از  
سرقوت گرفت۔ در ہاں ایام علی عادل شاہ فوت کردہ سکندر عادل شاہ پسرش کہ صغیر سن  
بود بجاسے پدربخت بیجا پور نشست و در سنہ یکہزار و نو و یک ہجری سیواسے العین ہم وصل  
جہنم شد در حین حیات خود اکثر اوقات خلل انداز بہا در ملک بادشاہی می کرد۔ چون در  
عہد عالمگیری جز یہ بر فرقہ ہنود مقرر بود دریں باب عرضی بجناب الاموودہ مصدر سبے ادبی  
و جسارت گردید چنانچہ نقل آن بنا بر دریافت شیوہ شیطنت آن شیطان داخل میں نسخہ منوودہ شد

## نقل عرضداشت سیوا

عرضداشت خیرخواه را سخدم سیوا سے ثابت قدم شکرانه توجهات بادشاهی که انظر  
 من شمس است بجا آورده بعرض می رساند اگر چه خیرخواه بحسب ظاهر از حضور بجا اجازت آید  
 اما در لوازم خدمتگزاری همه بجا چنانچه باید ماضی و حسن خدمات و تردد است نیکو بر سلاطین و خاندان  
 ایران و توران و امر او را جاسای هندوستان بی ساکنان بهشت کشور و مسافران بجزو بر ظاهر و  
 باهر شاید در خاطر عالی حضرت نیز بر تو وقوع افکنده باشد لهذا نظر حسن خدمات خود و اوقات  
 و الا داشته چند عرض دولت خواهی جناب خیر اندیشی خدا کن می نماید مسموع می شود که بتقریب  
 مهم خیرخواه زر را به بار رفت و خزانهای گشته، احوال از قریه بنود و بیست و هفت هزار تیرگی گردود  
 به سادان سلطنت و سر انجام یافت صورت می شود و حضرت قبله گاه سلامت بانی مغانی خلافت اکبر  
 بادشاه غازی پنجاه و دو سال در افروزدانی داده و بادین و آیین گروه فخر از عیسوی و موسوی  
 و درودی و محمدی و فلکیه و ملکیه و عصریه و دهریه برهن و سیوره نظریه انقیاد صلح کل اختیار نموده اعانت  
 و حمایت همیش پیش نهاد خاندان خود ساخته بخطاب مستطاب جنگ گرو موصوفت و معروفت گردیده  
 بیامین این نیت علیاد بهت و الا هر جانب که نگاه انداختند فتح و اقبال استقبال کردند و  
 حضرت جنت مکانی نورالدین جهانگیر بادشاه بیست و دو سال بر تخت دولت و اجلال تکیه و  
 دل بیاورد دست در کار کامرانی نمودند و حضرت حلیمین مکانی صاحبقران ثانی سانی خلیفه  
 بر تارک جهانیاں گسترده حیات جاودانی که عبارت از نیکی و نیکنای است حاصل بر روزگار  
 فرمودند اندازه سلطوت و حصولت شاهان عظام ازین جا قیاس باید کرد و مگر بگفتن جزیه قادر  
 نبودند چون آید رحمت عاقبه بودند جمع مشارب راه میریت حق دانسته تعصب را بر و خاطر خود را

نمی دادند و خلق را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان مرعی می داشتند که احوال و استقبال  
 یادگار بر صفحه روزگار است و دعا و ثنا سے آس پاک گوهری در دل و بر زبان صنغیر و کبیر بالذکر  
 جاسے گیر از برکت نیت و شان روز بروز خلق در افزایش و آسوده حال بود۔ در عهد حضرت اکثر  
 ملک قلاع از تصرف بدر رفته و بالبعثی عنقریب می رود زیرا که در خراب کردن معاہد و ویراں  
 نمودن آبادی تقصیر نمی رود از پائمالی افواج نامرمان رعایا سے ہر حال در پائے اختلاف و  
 بجائے ایصال ملک الف امر محال بہر گاہ فلاکت و افلاس در خزائن خلافت و سلاطین  
 یعنی شاہ و الای پانگاہ و شہزادگان بلند جاہ راہ یافتہ باشد حالت امر انصب از معلوم۔ و نسبت  
 کہ سپاہ در شورش سوداگر در تالش مسلمان گریاں ہند و بریاں اکثر مردم بنان شب محتاج و بروز  
 از طیانچہ رخسارہ زرد سرخ می نمایند قوت سلطانی چگونه اقتضا کند کہ تکلیف جز یہ ضمیمہ اس حالت  
 پڑ فلاکت شود از مشرق تا مغرب شہرت رفته کہ باوشاہ چار دانگ ہندوستان دست تطاول  
 تحصیل دانگ دراز وارد و بر کچول گدایاں رشاک آورده از بہمنان و سنایاں و ہیرا گیاں  
 و سیوڑہ و روستایاں و سیکیناں و درانڈگان و قنادگان و ننگاں بطریق جز یہ گیری می گیرد۔ این  
 اخذ نیم روزہ فرداندار و ناموس تیموریہ بر باد می و ہر حضرت سلامت در کتاب آسمانی کہ کلام بانی  
 در اعتبار است رب العالمین "نوشتہ نہ" رب المسلمین "ہا تا کہ کفر و اسلام نقطہ مقابل و آئینہ دہا  
 ہم اند رنگ آمیزی نقش بندی کارخانہ خالق اگر سجد است بیا و انعرہ قدوس می زنند و  
 اگر کلیسا است بشوق او جرس و ناقوس می نوازند تقصیر بر دین و آئین کسے نمودن خط نسخ  
 بر نقش کتاب رحمانی کشیدن و از نقاش حقیقی خطا چیدن است۔  
 زشت و زیبا ہر چه بینی دست ابروے مزین عیب صنعت ہر چه کوئی غنبت صنعت گراست  
 در عالم عدالت جز یہ ہیچ وجہ جائز نیست و از رفس حکومت بشرطیت کہ زن جمیلہ بازر و زیو

تہا از ملکے بہ ملکے امانت و سلامت عبور تو اند نمود و دریں عصر کہ شہر ہایتاخت و تاراج میگرد  
 از صحرای کہ گوید قطع نظر ازین انصاف جزئیہ گرفتن قانون ناسازی است و در زمان پیشین سلطان  
 احمد جیراتی را آرزو ہائے تیرہ از شاہراہ حقیقت تراوردہ در غار زار چنی خیال باطلہ افگندہ بود و  
 مستہلک و مقطوع انسل گردیدہ - دریں آخر زمان واقعہ گرفتار شدن مراد بخش نامراد عبرت نام  
 است بلے ظالماں ذریعے کہ او بصیغہ مذکور از احمد آبا و گرفته بود چون بخزانہ دار اشکوہ رفت  
 خانہ او را نیز شعلہ وار در گرفت

آتش سوزان نکند با سپند آنچه کند دو دودل ستند

مصلحت آن است کہ خاطر از کرد و رت تعصب مصفا باشد و نامراداں کہ اطاعت و انقیاد  
 دارند مورد رحمت شوند اگر دین داری در بند و آزاری متصور است اول از رانا اورا جبے سنگہ  
 جزئیہ باید گرفت کہ سرگروہ ہنوداند و بعد ازین خیر خواہ کہ چنداں مشکل نیست و براس خدمت  
 حاضر - موران و گلساں را آرزون از عالم مردمی و مردانگی بعید است عجب از نکلخوار گی  
 دو لتخواران حضور کہ در انظار نفس لامر اعراض می کنند و آتشبارہ را خس پوش می نمایند - گفتن  
 حق واجب بود بعرض رسانید -

چون مضمون عرضداشتا و معروض عاکفاں شدہ پسر زنبہ گردید و کلام نافر جام چوں  
 تو سن بے لجام او ظاہر و باہر گردید زبان الہام گزشت کہ فرقی زندیق بے توفیق را نیرسد کہ  
 با مقبولان در گاہ صمدیت و منظوران نظر احدیت دم طعنہ زندا از آنجا کہ آن ناعاقبت اندیش  
 نخوت و کبر را سرمایہ حیات خود ساختہ عنقریب بتلافی خود نمائی و بے حیائی خواہد رسید  
 چنانچہ در سنہ ۱۰۹۱ کہ ہزار و نود و یک ہجری آن سگ بے دم و خربے ستم و اصل جنم شدہ - بعد از و  
 سنجاسے ناخلف او کہ در فتنہ جوئی انباز پدربہ سلف خویش بود لشکر مرتب داند و ختہ ہائے پدربہ

یا قسّم تقدّم در بادیه صلاست نهاده خود را سنبها راجه گویانید و بشرب دوام و انواع فسق و فحشاء  
و فاجرگر و بد جلوه گرمی ریاست عالیات دفعه دوم از هندوستان بدکن محض بنا بر استیصال  
این فاجر بکیش بود و از شومی شرارتش سکنه عادل شاه و ابو الحسن قطبشاه گرفتار بچه تقدیر  
گشتند

پوتیره شود مرد را روزگار هم آن کن کش نیاید بکار

لذا غضب آنی در لباس خشم شاهیه بر و نازل شد در سنه ۹۴۲ کهنه را و نود و چهار هجری شاهزاده  
شاه عالم را بر لبه تنبیه سنبها بکاک کون خصمت فرمودند. شاهزاده مؤید از کتل رام گھاٹ  
بجوکن درآمده در نمیب و غارت و بند و اسیر مردم آن ملک قطع اشجار محصولی و بهم اماکن  
ماولے او و تخیر قلاع دقیقه فرو گذاشت و از دجولی که محاذی بندر کوهه است سیر کرد  
به بندر مہنگو و له و بندر سانسئی و تمامی آن ولایت پے سپر موکب ظفر کوکب گردید و شقی بجان تپاہ  
راه فرار و گریزی پیورد. چون سبب فقدان غلہ کلپت عائد حال سپاہ شده بود حسب الحکم و الا  
مراجعت کرده در از حمره گریز قد میوس بادشاهی معزز گشته بختاب بهادری ضمیمه خطاب شاه عالم  
عز امتیاز اندوخت. درین وقت بر راسه عالم آرا پرتو افکنند که تا بیجا پور فتح نشود راه آمد و شد  
شکر و رسد غلہ وانگر در دستیصال سنبها شقی از قرار واقع صورت نہ بندد لہذا بہ بیجا پور پور  
فرموده بتناکید آنی بہ تیرشے اولیاسے شاہی بیجا پور تسخیر شد و بعد از ان گلکنڈہ و حیدر آباد از  
ابو الحسن قطبشاه انتزاع نموده داخل ممالک محروسه فرمودند چنانچہ پیشتر گزارش یافت  
و قاضی الدین خاں بہادر فیروز جنگ قلعه ادهونی و دیگر قلاع و محال بیجا پور و حصون  
آن ضلع و ولایت تابع آن بخلیہ بر کشود و در ہمیں سفر بچشم آن امیر مضرت رسیدہ بصارت رفت  
و شیخ نظام حیدر آبادی کہ خطاب مقرر خاں یافته از جمله سرداران معتبر جناب سلطانی



شده بود در آن ضلع مصدر تردد و است کار سرکار بود ناگاہ ہر کارہ با با و خبر رسانیدند کہ سنبھاشتی  
 بتقریب از قلعہ راہ پیری فرود آمد۔ خان مذکور کہ طالعش در صعود بود بہ توقف بانوج تعیین  
 خود روانہ شد آن مدبر را گمین وارا احاطہ کرد او ہم حرکت مذبوحی کردہ آخرش با چندے و شکر  
 شد و کار چنان ہم عظیم بایں زودی سرانجام پذیرفت و ثروہ این فتح بیست و چہارم ربیع الاول  
 سنہ ۱۱۰۱ یک ہزار و یک صد و یک ہجری بمصر اشراف اعلیٰ در نواح بیجا پور رسید و کل ممالک  
 دکن از حکم احکام و روسا باقی کسے نامد۔ راک بندرتایخ این فتح بطریق تعمیم چنین نوشتہ

عالمگیر است بادشاہ دوراں	و رعایت قدرت است شاہ شاہاں
بیجا پور و گلگندہ را فتح نمود	از توفیق خدا و لطف یزدان
سنبھاشتی را بہ کنت اقبال	بگرفت و نمود قدرت خود بجاں
جان اعدائے او بروں آروشما	نکاک دکن گرفت بانوک سناں

بعد از دستگیر شدن سنبھار فقاعے او "رام راجہ" نام پسر پیدا کہ بعد مردن پدر و قید سنبھا  
 بود از قید بر آورده بجائے سنبھا اورا نام نہادہ و رہند و بہت قلعجات کہ را جگرہ در راہ پیری غیر  
 مانده بود مشغول شدند شاہنشاہ او عالیجاہ محمد اعظم شاہ کہ از دستگیر شدن سنبھا بہت تنبلیہ و اجحاضہ  
 مامور شدہ بہ پونہ رسیدہ بودند توقف کردہ پیشتر کوچ کردند و حضرت نعل سجانی ہم روانہ پونہ  
 شدند۔ القصہ حضرت نعل سجانی خلیفۃ الرحمان مدت بیست سال در تنبلیہ مقہوران کوشیدند  
 یکے بعد از دیگرے در ملک کوکن سر برداشتہ مصدر فساد می شد لشکر کشی می فرمودند و شرح  
 ہر سیاق کار نامہ ہائے است مشہور آفاق از کتب تواریخ موضوع می تواند شد آخرش حکم تقدیر  
 ختم السفر احمد کردین بجار ضہ سجانی ازیں جهان فانی شب جمعہ بیست و ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۱۰۱

۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - جان اعدای مراد وال است آنرا دور باید کرد - ۳ - منہا عدد وال - سنہ ۱۱۰۱ -

یکہزار و یکصد و پچیسوہ بیالم جاودانی انتقال نمودند شاہراہ عظیم شاہ واسدخان وزیر تابت  
روایت کردہ در روضہ منورہ حضرت برہان الدین اولیا کہ ہفت کروہی نجستہ بنیاد متصل قلعہ  
دولت آباد است مدفون ساختند یکے از شعرا تاریخ رحلت دریں مصرعہ گفتہ - مصرع -  
”آہ شد آفتاب زیر زمین“

دیگرے گفتہ ”مکانش بہشت“ اس شاہ والا بارگاہ در شیوہ جہان داری بادشاہ عادل و  
در پاس شریعت و ریاضت ولی کامل بود۔ اکثر اوقات در نظم دستخط احکام می فرمودند چنانچہ  
روزے یکے از کار پردازان این مصرعہ نوشتہ گزرا نید - سوال :-  
”از قضا آئینہ چینی شکست“

دستخط خاص مزین شد۔ جواب :-

”خوب شد اسباب خوب دینی شکست“

پچیسویں دیوان تن وقتے ڈول جاگیر منصب اری از دہانہا سے موضع کلورہ تیار کردہ بنظر  
قدس گزرا نید۔ دستخط مزین شد :-

کافے کہ پر کھورہ استال کاف را کنند باقی ہر آنچه ماند آل شیخ را دہند

و این شاہ بیت نیز از واردات ضمیر قدسی اوست - بیت :-

ابروش مضمون عالی داشت ال یزدنوشت بر بیاض آفتاب این بیت عالم گیر را

اولاد امجاد پنج پسر محمد سلطان - محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ - محمد عظیم شاہ - محمد اکبر -

محمد کام بخش - وہنج دختر - زریب النساء بیگم - بدر النساء بیگم - زینت النساء بیگم - زبدۃ

النساء بیگم - ہمر النساء بیگم - مدت عمر شریفش نو و دو یک سال و ایام سلطنت ستر عظمت

پنجاہ سال کسرے زیادہ - از انجملہ سلطنت حیدرآباد بیت سال است - بعد انتقال ال

شاه را خلد مکان می گفتند۔

## جلوس مہنیت مانوس شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی

این شاہ ثریا جاہ حسب الحکم حضرت خلد مکان در ولایت لاہور و کابل انتظام بخش ہمہ  
 بودند بعد حدوث این سانحہ ناگزیر عازم دارالسلطنہ شاہجہاں آباد شدہ بتیاریخ ہیجدهم شہر ذی الحجہ  
 ۱۱۸۰ھ کینزار و یکصد و ہیجده ہجری داخل بلدہ شدہ بر سر سلطنت ہندوستان جلوس کردہ  
 خطبہ و سکہ بنام نامی جاری فرمودند و شاہزادہ محمد اعظم شاہ کہ در حضور خلد مکان بودند بعد از  
 امیر الامراء آصف جاہ حمدۃ الملک اسدخان بہادر وزیر و ذوالفقارخان بہادر حضرت  
 خلعت وزیر با جمیع امرا و ارکان سلطنت از دکن بہ شاہجہاں آباد بغرض سلطنت متوجہ شدند در  
 اثنا محمد کام بخش شاہزادہ کہ در حین حیات خلد مکان در بیجا پور بود متوجہ دارالجماد حیدر آباد  
 شد۔ رستم دل خاں صوبدار حیدر آباد از ارادہ کام بخش بہ اسدخان و ذوالفقارخان عرضداشت  
 نمود در جواب صادر گردید کہ انتظام مقدمہ سلطنت خود را کنارہ کشند انداز رستم دل خاں نظر  
 ایکنند رفت و کام بخش آمدہ داخل حیدر آباد گشت۔ رستم دل خاں بعد چند سے از احسن خاں  
 و میر ملنگ وغیرہ امر ساخت نمودہ ظاہراً باطاعت و باطناً بارادہ قید کردن او آمدہ ملازمت  
 نمود و مترصد قابوسے وقت بود کام بخش از ارادہ مخفی او آگہی یافتہ اورا قید کردہ از فیصل  
 ہلاک کتا نیدہ بخش اورا بہ پاسے فیصل بستہ در تمام شہر تشہیر نمودہ بیرون انداخت و احسن خاں  
 از اسپان جنگی مجروح و مقتول ساخت و میر ملنگ با میخانہ زراخن زدہ و زبان از قفا بر آوردہ  
 بقتل رسانیدہ بعیش و عشرت مشغول شد۔ چون اعظم شاہ عبور در پاسے زبردہ نمود شاہ عالم  
 بہادر بادشاہ مکر بنصائح ارحم چند پروا نداشتند کہ منازعت فیما بین مصلحت نیست ولایت دکن

به شام مسلم و کشته مذاقات مانوده بهان جابر وند. از آنجا که اعظم شاه بولے سلطنت هند در سر  
داشت بغرور سازو سال بریں معنی رضی نہ شد و قدم جسارت پیش نہادہ کوس مخالفت نہ  
و از آن طرف شاه عالم بہادر بادشاہ ہم با فوج برآمد چنانچہ کنار دریا سے جنیل جنگ واقع شد  
و از طرفین ہائرہ جدال و قتال اشتعال یافت۔ بہادران نبرد آزما سے دشمن لشکار بازے رستمان  
کشادہ داد مردانگی دادند۔

خروش نقیبان داد گوشش	چو صور سرفیل پر کرد گوشش
نبرد آزما این دشمن شکار	نخ کیں نہادند در کارزار
سپر بر سپردوشش بردوش ہم	دویدند شیران قدم بر قدم
قتادند در ہم چو فیلان مست	نہاں را نہریت نہ این شکست

بعد از زرد و خورد بسیار اعظم شاه در جنگ گاہ کشته و بتاید از روی اولیا سے دولت شاه عالم بہا  
منظر و منصو گشتند پس از یک سال کہ استقلال کمال شد و خیالات فاسدہ کام بخش کر بر بعض رسید  
اعلام فیروزی بصوب کن بہ ہتر از آمد و از دریا سے زبده عبور کردہ پرتو افکن دیار و کن شد  
ورہ سے غریت بحیدر آباد آوردند۔ کام بخش آن زبان از خواب غفلت بیدار شد در اجتماع  
فوج پر داخہ از شہر برآمدہ دم مخالفت زد۔ برکتوہ بدویل کہ متصل شہر است جنگ بسیار  
آمد۔ مبارزان و بہادران از جانبین بازے شجاعت کشادہ آمادہ کارزار شدند و با زار حرب  
و پیکار گرم ساختند۔

برآمد دو دریا سے شکر ہم	علم گشت تیغ و علمہا مستم
دویدند رستم یان بید تیغ	چو جوہر بدندان گرفتند تیغ

در آخر معرکہ مہج کام بخش لقتل رسید و نسیم فتح و فیروزی بر ایات عالیات شاه عالم بہادر وزید

بفرخی و فیروزی داخل بلده دارا بجا و حیدر آباد شده این بلده را بنفشه بنیاد حیدر آباد موسوم  
 ساختند و چند سده خاطر مبارک را بسیر و تماشای عمارات و نشین و مساتین این سرزمین بهشت  
 آئین شاد آگین نموده و یوسف خاں را بصوبداری این صوبه مقرر کرده معاودت بند و ستان  
 فرمودند شاعرے تاریخ صوبداری چنین قلم داده - **قطعه تاریخ :-**

صوبداری ز لطف خاقانے      سرو پاہم بد لکش دیبا  
 مرحمت شد بنام یوسف خاں      ز دست تاریخ خلعت زیبا

در آن وقت سروا و "پاڑا" دو برادر بودند در سواد سوریا پیہ و اطراحت آن از غایت  
 جسارت و بیباکی تطلع الطریق اختیار کرده دست بال مردم دراز می ساخت حسب حکم والاک  
 یوسف خاں صوبدار آنها را به ترددات باستد و تگیر کرد و بقتل رسانید و پاڑ پیہ را که آباد  
 کرده برادر سروا بود تسخیر کرد و قلعہ شاه پور نام نهاد و در انتظام مہام صدر سعی کوشش بود -  
 شاه عالم بہادر بادشاہ ہند و ستان تشریف بردہ سر بر آریے جاہ و جلال بودہ و ضبط ملک  
 محروس می کہشیدند در عہد مبارک سد خاں کیل مطلق و عنایت اللہ خاں سپہریت اللہ خاں  
 وزیر بودند در ۱۲۳۱ کبیر و مہیت چہار ہجری شاہ والا جاہ بجا رندہ جہانی بدار الملک جانی انتقال  
 نمودند در شاہجاں آباد بدرگاہ خواجہ قطب الدین مدفون شدند مدت عمر نختا و سال و ایام سلطنت  
 پنجسال بود - اولاد امجاد چہار سپہر محمد مراد الدین مخاطب بجا نذر شاہ و محمد عظیم مخاطب بجم الشان برفیج القدر مخاطب  
 برفیج الشان و خبت اختر مخاطب بجاں شاہ و یک اختر و ہر از وزبانو بگیم بعد حلت آن شاہ را خلد منزل می نویسند -

## جلوس محمد فرخ میرا بادشاہ غازی

بعد حلت شاہ عالم بہادر بادشاہ خلد منزل ہر چہا ر خلعت نامدار بدعوی سلطنت باہم جنگ زدند

عظیم الشان و رفیع و جهان شاہ کشته شدند معزالدین بہاندار شاہ سلطنت فائز شد و فتحنامہ بنام  
امرا و ناظمین ممالک فرستاد۔

### نقل فتحنامہ معزالدین بہاندار شاہ

الحمد للہ تعالیٰ و تقدس کہ دریں زمان مہینت اقران و آوان نصرت نشان اوزنگ خلعت  
و بہانہ بانی و افسر سلطنت گویتی ستانی بجلیوس جہاں آرا و جشن عالم پیرا رونق تازہ یافت و انوار  
فیض و افضل حضرت و اہب متعال بر روی روزگار یافت۔ شیخ این مقال تفصیل  
این جمال آنکہ بعد حلت حضرت بادشاہ جنت آرامگاہ اناراند بر ہانہ مخالفت عظیم بمقتضای  
سخوت ذاتی و خبت صمیم باوصف وصیت آن حضرت در اضنی بودن مابدولت در تقسیم  
حکمت کہ موجب خوشنودی خدای جل شانہ و سبب بادی ملک رعایا بود بغیر و خزانہ و سپاہ  
موفور و توقع رسیدن پسر مخدول و مقہور خود و سر بلند خاں و غیرہ مردم نزدیک دور کہ ہر کہم خط  
بوعده آمدنہا بآں محرف تا زجہادہ شوری نوشتند آثار خود سری بظہور رسانیدہ بود و امرای  
بادشاہی را بہ تطبیح و تزییر بطرف خود دعوت می نمود و فراہم آمدن جمع پریشاں روزگار  
با آن سرخیل ادبار اسباب رعونت اورا افزود و غافل ازین کہ سلطنت عظیمہ اسیت از جناب  
اقدس آہی و خلعتی است از بارگاہ صمدیت نامناہی تا امداد تقدیر نباشد از سعی و تدبیر  
چہ باشد و تا ناید سبحانی و توفیق آسمانی شامل حال نشود بزور سر پنچہ عقدہ ازین رشتہ نگشاید در  
جمع کردن اسباب ادبار زراہے خطیر پریشاں ساخت و بہ تسویہ جمہورت و ترتیب خندق و  
تو پچانہ پرداختہ بہست جہالت را بہت مخالفت بر میدان صمدالمت افراخت بہادران موب  
نصورت کثرت اعدا و قلت احتیاد در نظر اعتبار نیاورده جوشن توکل در بر و مخفر تا سید پروردگار  
بر سر گزارشتہ بمقتضای صدق نیت و صفای طوہیت بسیاری بارش گلولہ و تیر تفنگ را

کم از باد بهار و زیزش گل گلزار تصور نموده با تیغهای خونچکان مقابل تو چنان آتش نشان و هر دو  
 آن زمره صلاحت نشان در آمده بیگاری حصار استقلال اورا متزلزل ساختند و مانند  
 شیران خود سر و نبر بان سفند از کمال نشاء شجاعت خود را به اختیار خود نیافته بجنگ پرداختند  
 و بضرب شمشیر آبدار و دوزخ دمار آن گروه برگشته روزگار بر آوردند آخر کار هنگام شام که آخر روز  
 حیات او بود آن روز در منزل بمات بضرب زنبورک قالب تهنی نمود و دست حمایت  
 کار ساز بی نیاز ابواب نور و سرور بر رویه او خواهاں کشود روز دیگر بد اختر و ارفع القدر  
 با وجود نیزگی قضا و قدر با خواص جمعی اشارت که مشتت شرار عبارت از آن است سر رشته  
 اطاعت انصاف از دست داده در مقام انحراف درآمد و به تجویز تشخص مصاف پروا خسته  
 قدم در عرصه کارزار گذاشتند - هر چند مقتضای هر دو مروت نصیحت و موعظت بکار رفت نمود  
 نیفتاد یکت و در شب با آن تیره در زمان جنگ در میان ماند هنگام صبح که شام او با معاندان شقاوت  
 شارب و مقارن طلوع آفتاب عابستاره آن سوخته اختراں در مغرب فنا تواری شد  
 و زمانه از شر و فساد نجات یافت -

از دست و زبان که بر آید کز عهد شکرش بدر آید

لازم که جمیع بنده باستان که دست مو او سبوات شکر فتوحات خدا او بجا آورد و تقار و شادکی  
 بلند آوازه که در خلایق را این نوید سر اسر امید آگاه سازند -

بعد حصول فتح معزله بین غفست و زبیده شب روز با لعل کنور با هم خوانند مشغول عیاشی  
 و شراب نوشی می بود و از پیغمبری مقدسه سلطنت بر تم نمود - محمدر فرخ میر خلت عظیم الشان بن  
 شاه عالم پادشاه خلد منزل که به نیابت پدر در صوبه بنگال بود به اعانت سید عبداللہ خان رسید  
 علی حسین خان از آن جا بدلتی سلطنت و انتقام خون پدر برآمده در فوج اکبر آباد از معزالدین

جهاندار شاه جنگ نمود - معزالدين از غلظت و پيچيري شكست يافته خود مع محل كنور فرار اختيار كرد  
 بشاه جهان آباد رفت - محمد فرخ سیر بتعاقب او رسيده و در شگير نموده بقتل رسانيده و در سنه ۱۱۲۵  
 يك هزار و يكصد و بيست و پنج هجري بر سر سلطنت جلوس فرمود - چون بعد از حلت خلد منزل  
 عظيم الشان يازده روز با شاه شده بعد از و معزالدين جهاندار شاه يازده ماه سلطنت كرد و بعد از  
 ايام سلطنت او را ايام جهالت مقرر کرده شد - سنه احد جلوس خود از جهان وقت که سنه ۱۱۲۴  
 يك هزار و بيست و چهار هجري باشد قرار داده خطبه سکه جاري کرد سکه اين است - سکه

سکه زيار فضل حق برسيم وزر بادشاه بجز و بر فرخ سیر

درين عرصه ساوات مذکور استقلال کمال بهم رسانيده بپايه والارسيده سيد عبداللہ خان خطا  
 قطب الملک يافته وزير شد و سيد حسين علي خان خطاب امير الامرا يافته سپه سالار و در کنين  
 سلطنت گرديد - يوسف خان که از عهد بهادر شاه خلد منزل بصوبداري حيدرآباد مامور بود  
 بپار شده فوت کرد - داؤد خان صاحب صوبه دکن از انتقال او ابراهيم خان بهادر خود را بر  
 ضبط و حراست حيدرآباد فرستاد که تا رسيدن صوبدار از حضور حفاظت نمايد و قلعه قمر معروف کنول  
 با مضامعات آن در اقطاع او مقرر کرد و از شومي قدم او بخارات داد محل سلطاني را که باصراف  
 کرد و در چندين سلطنت تيار شده بود آتش در گرفت و تا دو ماه سوخت - دست سعي کس بانظفا  
 آن رسيد آخرش بالکل سوخته بجاک براب شد - بعد دو سال مبارز خان بهادر از حضور پر نور  
 بصوبداري حيدرآباد مامور شده رسيد و ضبط و ربط اين ملک چنانچه بايد کوشيد چون صاحب  
 همت و جرأت و عادل و رعيت پرور بود مفسدان از و گوشمال واقعي يافته سر حلقه اطاعت  
 آوردند و رفاهيت رعایا و آبادي ملک شد و افواج مرسته هم در عمل و تجاربات عظيم مکرر جنگ  
 يافت سپاه در عيت داد دست مي داشت و قلعه جانکی پييه ترا که شازده گروهی بلده است



تسخیر نموده به فرخ نگر موسوم ساخت چون سادات مذکور در حضور زور گرفته خیرگی اختیار کردند  
 فرخ سیر فکر دفع شرارتها در اول نموده امیر الامرا حسین علی خاں را صاحب صوبہ و کن مقرر کرد  
 فرستاد و کشتن قطب الملک عبداللہ خاں برادرش ساعی شدہ قابومی جست چون این معنی  
 افشاگر دید امیر الامرا آگاہ شدہ و سر مشہ را با خود متفق کرده و عالم علی خاں برادرزادہ خود را نیا  
 در دکن گزارشتہ بے طلبی دکن عازم شاہجہاں آباد شد۔ فرخ سیر را کہ اجل پسر رسیدہ بود سر مشہ  
 تدبیر از دست دادہ غافل نشستہ ماند۔ امیر الامرا بشاہجہاں آباد رسیدہ بمشورہ قطب الملک  
 فرخ سیر را در سنہ ۱۱۳۱ ہجری و یک ہجری دستگیر نمودہ طوق وزنجیر کردہ در قید نگاہا  
 چنانچہ در قید و رعیت حیات نمود شاعرے تاریخ او نظم آوردہ است یہ  
 دیدی کہ چہ باشاہ گرامی کردہ صد جور و جفا ز راہ خامی کردند  
 تاریخ چو از خرد جستم فرمود سادات بوی نسکرامی کردند  
 مدت سلطنت او ہفت سال بود چون سادات نام سلطنت بر خود مناسب دیدند رفیع الدین  
 پسر رفیع الشان را کہ ہفتہ سالہ بود بخت نشانند۔ جزیرہ کہ بر ہندوستان از عہد عالمگیری مقرر  
 شدہ بود ہمارا جہت سنگھ عرض کردہ معاف کنانید در عرصہ چارہ ماہ فوت شد بعد از او  
 رفیع الدولہ برادر کانش را بادشاہ کردند۔ چنانچہ عطا اللہ نام شاعرے قطعہ تاریخ جلوس گفتہ

### قطعہ تاریخ

شکر شد کہ گل بخت جہاں از قدم شہ عالم بشگفت  
 سال این مژدہ دل ز شاویا زین بیں خسرو آفاق بگفت  
 در چند ماہ او ہم ازین جہاں در گزشت۔

## جلوس ابوالفتح نصیر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی

محمد شاہ خلف نخبہ اختر جہاں شاہ ابن شاہ عالم بہادر بادشاہ خلد منزل را کہ بخت آمد  
 شہزادگان در زاویہ عزلت بودند سادات مرقوم صدر نوید سلطنت عرض کردند چون مزاج  
 جہایوں بچنین سلطنت نشد التماس کردند کہ حضرت بدولت و اقبال رونق بخش سر جہاں بینی  
 شدہ اقتدار و مدار سلطنت بر لبہ جہاں آرا سلم دارند ما بندگان در اطاعت و جانفشانی  
 حاضریم لہذا در سال ۱۰۳۰ ھ یکصد و سی و یک ہجری اوزنگ سلطنت را بفرمودم ہمین ازوم  
 رونق جاوید بخشیدہ باسم سامی ابوالفتح نصیر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خطبہ و سکہ در  
 چار و انگ ہندوستان جنت نشان جاری فرمودند۔ چون سادات از سابق چاشنہ خورشید  
 خیرگی تمام داشتند غیر از نام سلطنت سررشتہ ہیچ امر از قبضہ خود نگذاشتند۔ این معنی بمرزاج  
 جہایوں ناگوار آمد و فکر استیصال آن مدبران قبیح افعال پیش نهاد ہمت والا شد۔

## ذکر ریاست آصفیاء نظام الملک بہادری فتح جنگ سپہ سالار

نواب معالی القاب خورشید شہار نظام الملک بہادری فتح جنگ سپہ سالار خلف نواب  
 غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ سہن قلیچ خاں بہادر عرف عابد خاں امرای عہد  
 خلد مکانی کہ در وقت فتح الدولہ صوبہ باری صوبہ مالوہ اقتدام میداشت حسب الزام  
 بادشاہ کیوان بارگاہ بزبان مسعود و آوان محمود بغیر میت و کن لولے ظفر از تمام برداشتنہ با یلغار عبور  
 دریاسے زمین فرمود۔ سادات بہ استماع این خبر سید و لادری خاں بخشی خود را با فوج گراں و راہماک  
 ذی شان بر لبہ اعانت عالم علی خاں بہادر زادہ خود کہ در دکن بود روانہ کردند۔ خان مذکور

خان مذکور دواں دواں رسیده وقتیکہ رایات فیروزی آیات نواب مستطاب و رسواد نگرانی  
تعلقہ صوبہ خاندیس رونق افزا بود زیادہ از بسیت ہزار سوار در رکاب سعادت نبود۔  
نصیر الدولہ عبدالرحیم خاں بہا و نصیر جنگ و عضد الدولہ عوض خاں بہا در قسورہ جنگ بہار  
ملک برار کہ این ہر دو سرداران نواب معالی القاب قرابت قریبہ داشتند و انور خاں صوبدار  
خاندیس با جمعیت خود با آمدہ ہر کاب شدند۔ دریں اثنا خبر نزدیکت سیدن آن اہل رسید  
بسماع جباہ و جلال افتاد با اتفاق امرای مذکور مصحت پرین شد کہ اول این صید را پنجیز باید کرد  
و الا در صورت اہمال دلاور خاں و عالم علی خاں اگر ہر دو متفق شوند قباحت عظیم خواهد شد لهذا  
باوصت فوج قلیل کہ ہنگی پانزدہ بسیت ہزار سوار مع جمعیت امرای مذکور خواهد بود ہمت بہ  
فضل مؤید مطلق داشتہ ہاں وقت معاودت کردہ بعزم درست و راب صائب بجانب  
آن خیرہ سرپوش فرمودند۔ چون دلاور خاں منزل طولانی نمودہ از مسافت بعبدا آمدہ دال خیمہ  
شدہ بود و لشکریان او بنجیر از جنگ بعادت معہ و بنا بر تلاش دانہ و چارہ متفرق بودند یکجا یک  
از ملاحظہ نشانتا فوج ظفر موج عالی سرایمہ شدہ ہوش و رباخت چارہ چارہ قرارہ کردہ سوار شد  
و از طرفین جنگ در پوست و نبرہ عظیم رو داد۔

غضب میں کہ بدخواہ را در سر است کہ فیروزی از کثرت لشکر است

ندانند کہ ہنگام کین گستی ز حق نصرت آید نہ از لشکری

در یک طرفہ اعرین عالیہ بر تیغ بیدریغ رسید و سید دلاور خاں مقتول گردید و نسیم فتح و فیروز  
بر پرچم لولہ نصرت اتما سے نواب معالی القاب وزیر۔ سرداران و راجہائے کہ ہمراہ او بودند  
بحال تباہ مراجعت بشاہ جہاں آباو کرد و رفتند۔ نواب نامدار بجد حصول چنین فتح نمایان کہ محض  
تا میدات انہی توان شمر و سپاس مؤوی نمودہ با اتفاق نصیر الدولہ و عضد الدولہ از انجا بعزیمت

تخت نبیاد و انصرام کار سید عالم علی خاں فتنہ مواد مصمم کرده متوجہ پیشتر شدند عضدالدولہ المصنوع  
 این کہ

چو کار سے برآید بطن خوشی چه حاجت بہ تندی و گزشتی  
 از راه ہدایت کلمات پند آمیز بہ یکے از رفقاے عالم علی خاں نوشتہ فرستاد کہ با اجمال اتفاق  
 خود روانہ حضور پر نور شوند اصلاً منراحت نخواہد شد چنانچہ نقل آن برے دریافت بعضے  
 حقائق بقلم آمدہ -

### نقل خط عضدالدولہ یکے از رفقاے عالم علی خاں

عوالی پناہ خط بہجت نہط تضمن احوال قلبی وایکے دریافت انجام کار بقصدتصانے آن  
 و دریافت اصل مطالب و تقدیم مساعی جمیلہ در اصلاح و جرات بدیں امر و شریک نمودن صاحب  
 مہربان تہور خاں جیورائیزوریں باب پہرہ وصول نمود حقیقت شورش ہندوستان تخصیص کن  
 کہ فی حقیقت زنبور خانہ فساد است از دست رفتہ ظاہر شدہ باشد نواب صاحب مہربان  
 نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار از روزیکہ تشریف آورده اند مکر نوشتجات شہامت  
 مرتبت مبارز خاں بہادر و ولیر خاں و ابراہیم خاں و عبدالہنی خاں و سعادت اللہ خاں و امین خاں  
 بہادر و راجہ چندر سین و غیرہ علامہ صوبجات دکن رسیدہ می رسد بے شائبہ تکلف این ہمہ مرم  
 عنقریب فتح می گردند و تہور خاں و روح اللہ خاں با شیا م سنگو و غیرہ رفقاے راجہ دہراج و  
 ہمارا اعراض رسید کہ عبور دریاے نرہدہ گردند امر و زفر و ملازمت می نمایند سپاہ دیگر و زمینداران  
 اطراف و اکناف روزے نیست کہ جوق جوق داخل لشکر نشوند و ہمہ در عقیدت و اخلاص و  
 فدویت قسمے و کسپ کہ در ہیچ فوجے باہیکے در عہد و این چنین رفاقت ندیدہ باشد قلوب  
 ہزاراں ذی نفوس را یکسو متوجہ ساختن و بے توقع اسباب دنیا کہ آن قدر گنج و گوہر و خزانہ جینا

درین جا کجا بجایابی عالی را مائل و متوقع گردانیدن امر اختیار نمی نیست فضل خداوند بزرگوار  
 شامل حال دلاورخان و غیره عمده های آرموده و مردم چیده چیده و برگزین کج فوج نواب میر  
 الامرا و معینان مثل مهارا و بهیم پاژ که از پدر و پدر کلال بلکه از روز ابتدا در جمهور را چو تیه حقیقه  
 اعتماد تهور و سلامت است. دوست محمدخان رو هیله و غیره جماعتاران افغانه علی هذا القیاس  
 سپاست که در سرکار نواب امیر الامرا بهادر در وقت رفتن هندوستان ما و شما دیدیم بودیم و منود  
 خلاصه قوم خود را هر یک سردار باقیان تمام با خود داشتند و استعداد بدین نوع که زیاده بر پنجاه  
 هزار سوار غرق آهن و توپخانه از بزرگان در هر یک بدستور در وقت کار مردم سپاه و سردار با وصف  
 آن سعی که از قبله با فرود آمده پیاده پاشده بودند و چه تلاشها که کردند و گه شری معلوم نشد که  
 درین قدر که در آتش و دهن کجا پادان گردید و اکثری را شمشیر ناریه جان برآمد و بسیاری در خون  
 و بیابان و مخرق و شواصع که هرگز فوج آنجا بتعاقب زفته بود مردم اطراف و جوانب هلاک ساختند  
 و از کشته پاشان نمانده و غیر دست غلبه می قوی نیست و در مقابل شخصیکه خود موصوف  
 بچنین صفات و فضل حق بدین مرتبه شامل حال شد و مدد بزرگ برین منظر ظاهر و آشکار -  
 قلت و کثرت حکم مساوات دارد هر گاه با اینهمه کثرت و هجوم بشر مجتمع باشد از ادوه جنگ صاحبان  
 عالی جاهه قریب مصلحت نیست که ناموس و محبت بنیاد و رفاقت مرهطه که خود بهتر میداند شاید  
 اعتماد نه اگر از برای حفظ ناموس و غم رفتن هندوستان را و ادار این همه تصدیق خود و بنده با  
 خدا هستند از آنجا که این جانب را با وصف آنکه قرابتهاست قریب این طرف و وحدت ناموس  
 در میان است خیر خواهی طرف ثانی نیز البته منظور نظر است بجز دست نواب صاحب هر بان  
 عرض کرده بمقتضای صافی باطن ایشان که هرگز توجه خاطر بدنیایه دول مثل دیگران با  
 دول ندارند توقع آن دارد که خود در میان آمده با جمیع احوال افعال بخیریت و بخوبی از دکن

بر آورده شود پیشتر هر چه صلاح بهتر باشد عمل کند چون اخلاص آن عوالمی پناه حقیقی است خود  
خور کرده جواب خواهند گاشت دنیا جانی سهل است و وقت از دست رفته باز نمی آید  
بنابر آن نوشته شد پیشتر آنچه در تقدیر است نمی گزرد زیاده چه نگارشش رود -

آل نوجوان مغرور یعنی عالم علی خاں به شعور سخنان موعظت اثر اصلاحی بنیاد در  
آبادی مستعد جنگ گردید فوج سابق و نگاهداشت دیگر فراهم آورده و مرهطه را با خود متفق نموده  
قدم جبارت پیش نهاد - در سواد بالا پور سرحد تعلقه برار فواید معالی القاب نظام الملک بهادر  
فتح جنگ سپه سالار با تفاق نصیر الدوله و عسکری الدوله و انور خان و غیره سرداران و زمینداران  
و کن ترتیب صفین پرداخته معرکه آراسه کارزار شدند و از آن طرفت عالم علی خاں بالشکر  
گران و توپخانه فراوان رو بیدان نهاد - بهادران نیرو پیشه و مبارزان رزم اندیشه دست  
جرات انداختن بر آورده و قدم بهت در میدان فشرده بازار کارزار گرم ساختند -

دوشکر همه اثر و با و ننگ	بهم بکشاند بازو جنگ
زهر و طرف بازش تیر شد	در دشت چسبید و پنجه شد
ندیدم ز رفتار تیر از کمان	فرشته زین آدمی آسمان
هزاران همیشه پلنگان کوه	بهم در ستیزه گروها گروه
سجود رنجین تیر شد تیغها	برآمد دریا که خون میغها
هزاران قتاد در خون و خاک	زده پاره پاره بدن چاک چاک
زبان کشید آتش رستخیز	ببازار عالم در آمد گریز

فوج محاربت ناب استقرار نیارده و به بهرست نهاد و عالم علی خاں را چون گوسفند به

گرگان داد خازیان شهابت اندیش سران فتنه کیش را تراشیده بر نوک نیزه نهادند بتوفیقات

ناصر یحییٰ اولیاسے دولت نواب دار مظفر و منصور گشتند و شادیاں فتح و فیروز می بلند آواز  
 گردانیدند بندگان عالی از حصول چنین فتوحات عظمیٰ سعادت شکر بدرگاہ فتاح حقیقی بجا  
 آورده با ہزاران فرخی و فرخندگی بزبان سعادت تو امان داخل بدہ نختہ بنیاد اورنگ آباد  
 شدند قطب الملک عبداللہ خان و امیر الامرا حسین علی خاں از وقوع این سانحہ دست  
 تغابن سوزہ و تپو مار بخود چسپیدہ بفرات مقام افتادند حضرت ظل سبحانی ظاہر اپنا برانصرام  
 کاران نکر امان از وہلی کوچ کردہ متوجہ این صوبہ شدند و قطب الملک را برلے حراست  
 شاہ جہاں آباد گزاشتند و امیر الامرا را ہمراہ رکاب سعادت گرفتند۔ در جہاں ایام پیر الامیر  
 بخواب او در آمدہ این عبارت خواند۔ بَلِّغْ وَعْدُكَ وَغَلْبِ عَدُوَّكَ۔ چون اجل ورا  
 کشیدہ بیرون آورده بود در منزل سوم سرسواری دوس مرد سپاہی بتقریب گزرا نیدن فرد  
 التماس نزد کشیش رفتہ بضر بخنجر را کارا ورا تمام کردہ بگرلے صحراے فنا ساختند۔ نیرت خان  
 وغیرہ رفقا سے او ازین حادثہ آگہی یافتہ و ظہور این امر باشارہ بادشاہ و حجاجہ تصور کردہ نوح  
 آراستہ تا جلو خانہ بادشاہی قدم حبارت پیش نہادند و بیک شلک توپخانہ بادشاہی بیاد  
 عدم شافتند فرمان قضا تو امان تظنن این سانحہ بنام بندگان عالی شرف نفاذ یافتہ بود نقل  
 اس مندرج گشتہ۔

### نقل فرمان محمد شاہ بنام نظام الملک

شکر حضرت مالک الملوک جل شانہ کہ بیامین ایادت ازلی و توفیقات لم یزلی ہر  
 تیرہ نختہ کہ سر از اطاعت حکم آفتاب شعاع و واجب الاتباع ما بچسپیدہ یا ملازمان درگاہ  
 آسمان جاہ دم مخالفت زد دست تقدیر اور از جان و مال برانداخت و ہر گشتہ نختہ  
 کہ قدر تربیت و عنایت نشناختہ طریق کفران نعمت اختیار کرد و فرمان مبدع کل اورا بجاک

برابر ساخت۔ تمہید میں مقال آنکہ ششم ذی الحجہ ۱۱۰۰ء امیر الامراء نے حکم فرمایا کہ جو وقتنہ آموڈ  
 خاگن سلطان غبار ساحت ملک ملت بودی فدویان خیر اندیش و خیر اندیشان عقیدت  
 کیشن قتل رسید و این معنی موجب عبرت سرکشان نخوت مند و مسرت افزای خاطر اولیا  
 دولت ابد پیوند گردید۔ غیرت خاں و دیگر خوں گرفتار بعد انتشار این خبر از روسے جسارت کہ  
 خسارت بودہ بیست مجموعی رو برو سے دولت خانہ آوارہ شدہ بودند بیک شکاک قہ پچانہ  
 مانند نبات انش متفرق شدہ براویہ عدم تافتند و بقیہ اسیف بتوسل مقربان اورنگ خاں  
 سعادت ملازمت دریافتہ عجز و کالج و نہ امت را شفیع جبرائیم ساختہ از سیاست سطلانی  
 یافتند۔ ظہور این لطیفہ غیبی بر جمیع بندہ ہائے آستان کرامت نشان علی الخصوص بر آن  
 خانہ زاد با اعتقاد مبارکباد لازم کہ سپاس حضرت خالق بقدریم رسانیدہ گوش خلایق را بنواز  
 کوس شادمانی بلند آوازہ سازد۔

چون قطب الملک جلد شد خاں برادرش در شاہچال آباد بود ابراہیم نامی سیکے نہ  
 شاہزادگان را بر تخت نشاندہ و کم کہیں بہ انتقام خون برادر سبتہ رخصت او بار بسوسے اردشے  
 معطل آورد لاجرم حسب حکم قہرمانی لشکر ابر شاہی بہ ترتیب فوج آراستہ مسلح شدہ رو بقیان  
 آن جسارت کیش کوتاہ اندیش نہاد و آتش نبرد اشتعال یافت بہادران نصرت شعار و  
 مبارزان تہور آثار عالی را بجزیر تیغ بے دریغ کشیدہ قطب الملک را مع ابراہیم دستگیر کردند  
 و حسب حکم در قفس آہنی ساختند و بعد از چندے قطب الملک در آن عیس از قید حیات  
 رست۔ چون سعادت باولی نعمت نکو حرمی کردہ بودند در اسرع اوقات نیست و نابود  
 شدند۔ بعد حصول این فتح ہم فرمان محمد شاہ بادشاہ غازی بنام بندگان عالی  
 شرف نزل یافت۔



## نقل فرمان محمد شاه بنام آصف جاہ نظام الملک

عمدہ خانہ زاد با فرہنگ نظام الملک بہادر فتح جنگ بعنایت خاص بادشاہی  
 مستظہر و مہابا ہی بودہ بدانکہ بعد گذشتہ شدن امیر الامراء سے نمک حرام رايات نصرت  
 آیات متوجہ دار الخلافت بود بعض رسید کہ عبداللہ خاں شوریدہ بخت بمقتضای کوتہ  
 اندیشیا ابراہیم را دست آویزا اعتبار خود ساختہ باجمعے پریشان روزگار ارادہ پیکار با موکب  
 اقبال دار و از آنجا کہ دولت پرورش یافتہ اسے در گاہ مقدس ہر چند مستحق سیاست و مشورہ  
 عقوبت باشند ہیچ گونہ در خاطر قدسی منظر منظور نیست استادہ اسے پایہ سر ریختافت مصیر  
 با انواع کلمات ہدایت را ہنما سے آں سرگشتہ وادی غواہیت شدند۔ چون قضا و قدر با سپاہ  
 و مال آں روگردانیہ اقبال ہتیا ساختہ بود گوش بر کلام ہدایت انجام نہ داشتہ و چشم دور بین بر قوم  
 صفیات سعادت قرین کشودہ قدم جہالت در میدان ضلالت افشردہ تا چارہ را میت ظفر آیت  
 بہ ترتیب شائستہ آن صوبہ نصرت نمود دو روز ہم سلسلہ جلوس معنی بیست کردہ ہی ز دار الخلافت  
 شاہ جہاں آباد مضر بخیام فلک شام شد آن آوارہ دشت خدلال با سپاہ و توپخانہ فراوان  
 جیود مسعود بازار آباد بار کشود صبح آں شام کہ تیرہ روزی او بود بشوہ صفوت پرداختہ بکام ہر آ  
 پیش آمد۔ بہادران موکب منصور ہر دست بخوار بکشادند چنانچہ از صبح تا شام نار و جدال و  
 قتال بر تیبہ تمام اشتعال داشتہ نمرین حیات بسیار سے از تیر و اختران بدسرا انجام آتش تہر  
 حضرت شدیداً مقام سوخت و نماند غیبی کہ ہوارہ کار ساز این دولت ابد طراز ہست چہرہ  
 مراد فدویان عقیدت سرشت افزونست یعنی روز دوم وقت نصف النہار کہ جنگام نزال  
 زمرہ بے اعتدال بود سپاہ منصور بہ عادی مقہور حملہ اورا اکثر سے بتبع بیدریغ گذشتہ و آن سیر

سلسلہ تقدیر را کہ با محمد ابراہیم از محرکہ کارزار رو بفرار گزارا شسته آوردند و بتائیدات حضرت  
ملک اعلام نسیم فتح بر پرچم رامیت نصرت اعظام وزید و صبح امید آرزو مندان و مید و عرصہ  
روزگار از غبار فساد پاک گردیدہ مشرودہ این فتح نمایان و نصرت شایان کہ ظہور است از  
نتایج پیشقدمی آل زین العابدین ایام معرکہ رزم و قدوہ قدویان با عزم مید اہم مبارک باد  
لازم کہ پاس حضرت قدیر بحق بجای آورده و کوس کامیابی بلند آوازہ گردانیدہ از نظم و نسق  
حدود متعلقہ خبردار باشد۔

بعد انقضای یکت سال بندگان عالی عندالہ دولہ عوض خاں بہادر قسوجنگ  
را بہ نیابت در دکن گزارا شتہ حسب الطلب روانہ شاہجہاں آباد شدند۔

## ذکر وزارت نواب آصفجاہ بہا

حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی از راہ تفضلات و عنایات بمنصب وزارت ہندوستان  
جست نشان ضمیمہ خدمت صوبہ اہمی مالوہ و دکن سرفراز نمودہ قلندران و خلعت و چغیر و سرپیچ  
عطا فرمودند۔ خان دوران و سعادت خاں امرای حضور از خلعت دروں رشک برده  
و رباطن مخالفت در زیدند چنانچہ تاریخ وزارت سست۔ بندگان عالی شنیدہ فرمودند  
"وزارت تم بھل"۔ رفتہ رفتہ بنا بر چندین وجوہات در حضور صحبت برار نشد و مزاج بندگان عالی  
از کون مزاجی محمد شاہ و امرای آنجا ناخوش گردیدہ عہد اہجاری خود و مخالفت آب و ہوا  
ظاہر کردہ و غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ خلف ہمین خود را بہ نیابت خود خلعت  
شش پارچہ و سرپیچ مرصع از حضور بادشاہ دہانیدہ امور گردانیدند و خود خلعت گرفتہ بنا  
اعتدال ہوا بہ سنبھل مراد آبا و تشریف فرمودند۔ بعد از چندے کہ مزاج فی الجملہ باصلاح آمد

بتقریب تنبیه حیدرقلی خاں ناظم گجرات که گردن از حلقه اطاعت چپیده بغاوت اختیار کرده بود فوج و کارخانجات سرکار خود و توپخانه و فوج حضور نیز طلبیده عازم بصوب گجرات شدند و بعضی الدوله بهادر نوشتند که خود را مع فوج و جمعیت مرهه زود رسانید چنانچه عضد الدوله مستعد روانگی شده خطی از طرف خود بر اجه ساہو کہ در دستار بود نوشت -

نقل خط عضد الدوله بنام راجہ ساہو

چون شامت بخت گشت آفریده دانگیر پادشاه اعمال می شود اول ثبات را که حسن تدبیر صائب از مسلوب می گردد و در دام بیداشتی افتاده بسان حرکت مذہبی سرشقاوت برداشته عدم اطاعت اولی الامر را کہ عین طاعت است واسطه پایانی خود می سازد چنانچه این معنی از بعضی ناک حرامان در هر دو زبان بوقوع آمده احدی پیش نبرد و بجز بذلت و ندامت نتیجہ نیافت درین دلا بقتضای کم فطرتی و بی حوصلگی حیدرقلی خاں ناظم احمد آباد گجرات با وی این فعل ناعاقبت اندیش گردیده سرانجام اطاعت چپیده و قدم در دائرہ زوال جان و مال خود گذاشته چنانچه افواج قاهره و تنبید و استیصال و قتل و اسیران خام خیال از هر چهار طرف به ریغ قضا تبلیغ علم برافراشته و مقرر گردید بہر طرفت کہ بگذرد قتل و اسیر نموده مجرای نیکو خدمتی در تقسیم این امر بجا آرند - بنا بر آن نواب صاحب شفق مہربان نظام الملک بہادر بصوبداری احمد آباد و سوسہ لودہ بانضمام وزارت و صوبداری و کنز حضور پر نور مفوض گردیدہ بہشتاد ہزار سوار و تمام توپخانہ شاہی مشمول تواریش نام متوجہ شدند و بدو ستاد نیز عنایت نامحبات پیرایہ درود بخشیدہ کہ با فوج دکن و جمعیت متعینہ از امر ایالت و خزانہ بلند مکان در اجهاسے ڈمی شان و دیگر صغیر و کبیر لودہ بان عقیدت نشان آادہ و تیار گوش بر آواز بوجہ نظر باید اندیکہ قدم پیش گذاشته در حدود گجرات و دکن استقامت

بایند نزدیک هرگاه افواج منصوره از اطراف دیگر بر سر باغی رسد بلا تاخیر تبییه و تعاقب ازین  
 طرف نیز بجای یفصل آئی آن عمده را جاس عالی شان را تقید سے کہ در متابعت امر خاقانی  
 است دیگر را نخواهد بود و بهمان طریق سرداری آن است که اگر نوکرے از خداوند مجاز می نغز  
 مسخرت گردد سرزنش او را عین صواب اصلاح مشایجان خویش تصور نمایند که من بعد در هیچ  
 و در همان خلاف ظاهر بوقوع نیاید اجی را او پر و همان تا حال در آمدن تعاقبی دارند چنین امور  
 در پیش و اکثر چیز بالمصلحت و مشورت بلافاصله یکدیگر متعلق که بعون عنایت ایزدی بروجه  
 اتم میسر است دیگر سر بر اجی این هم اہم کرده می شود۔ بہتم ماہ صفر ستہ جلوس محلی داخل  
 شب خانہ شدہ از ہر طرف افواج سرداران متعینہ دکن کہ بجهت تیاری لشکر و اسودگی ایام  
 برسات بجای اجازت گرفته رفته بودند ملحق بہ فوج فیروز می میشوند و روز بروز اجتماع مخلصان  
 و ارا و مندال در ترقی و تزايد است بنا بر اطلاع نوشته شد باجی را و موکہ گرد و کدو و اینجا  
 برسد و سرداران دیگر نیز جابجا مستعد و گوش بر آواز باشند کہ ہر گاہ از خجستہ نبیاد بسمت ماورہ  
 غزیمت نموده آید بجناح استعجال ملحق فوج فیروز می شوند و داغ عدم ثبات قدم کہ در جنگ  
 عالم علی خاں مقتول بر سینہ خود پاداشتہ اند و چہ قدر مزاج سامی کہ در وقت ازاں کردہ باش  
 از دل بردارند ظہور این رسم ارادت و اخلاص در جناب حضرت خدیو گہماں و بحضور فوآ  
 صاحب نظام الملک بہادر موجب استرنا خواهد بود انشاء اللہ تعالی شقاوت اندیش  
 کہ خود را مرکب کورگی ساختہ در طرفہ العین پامال خواهد شد۔

چون اخبار پورش بادشاہی بجدی قلبی خاں رسید خیریت در اطاعت دیدہ بالا بالا از  
 راہ دیگر عازم حضور گردیدہ بذریعہ خان دوران و سعادت خان شرف ملازمت دریافت۔  
 بندگان عالی حامد خاں بہادر را در صوبہ گجرات مستقل کردہ افواج و توپخانہ بادشاہی روانہ

حضور کرده خود بدولت و اقبال بدکن تشریف آورده خان دوران و غیره که تخم مخالفت در  
مزرعه دل می کاشتند بے اجازت آمدن بندگان عالی بدکن دست او زیر ساخته مزاج پادشاه  
را بر گردانیدند و فرمان صوبداری دکن بنام عماد الملک مبارزخان بهادر شهر جنگ ناظم  
حیدرآباد فرستادند و نیز فرامین بنام دلیرخان و ابراهیم خان و عبدالنسی خان سعادت اللہ خان  
و امین خان و راجه چندر سین و غیره سرداران در باب رفاقت مبارزخان شرف نفاذ یافت

## تذکره جنگ نواب نظام الملک مبارزخان

چون مبارزخان از عهد فرخ سیر بصوبداری حیدرآباد مامور بود بعد از داد  
و قول پروری ملک را آباد ساخته خزانہ و سپاه و سخاوت داشت و افواج مرہٹہ و اکثر مفسدان را  
بار بار بفرج قلیل خود شکست داده غالب می شد و شهر سپاه حیدرآباد از سنگ آہک تجویز  
کرده بنا انداخت و دوازده سال رعایا و برابا و سپاه و منصبدار و جاگیردار در عمل او برفاقت و  
آسودگی بسرمی بردند از صدر حکم پادشاهی خیال ترقیات دولت تصور نموده ندانست که  
وقت آخر حیات است و از حسب جاہ سوابق ارتباط و قرابت دیرین مد نظر داشته بر ترتیب  
افواج پرداخته عنایت جنگ نمود هر چند بندگان عالی روابط سابقہ بہ بیان آورده پیغام  
صلح دادند کہ آن طرف در ای گنگ صاحب نظام ملک نمایند و این طرف گنگ ملک از ما  
باشد لکن بجا طر مبارزخان بہادر اصلان گذشت و سرداران مرقومہ الصدر را و فرج مرہٹہ با خود  
متفق کرده از حیدرآباد عازم شدہ متصل شکر کھڑلہ رسید منہیان اقبال مال عدو اخبار مبارزخان  
بہادر متواتر مروضہ اشتند بجا طر مبارک نمی گزشت کہ بر ای ملک ال جنگ جدال واقع شود  
زبانی معتزل و مقربان بازم بعنوانها گفته فرستادند کہ ما را روابط قدیم و قرابت و اتحاد صمیم ملحوظ

بنا برین درین مدت پنجسال خیال صوبه حیدرآباد بخاطر نیاوردیم گفته ار باب غرض و نوشته  
 حضور که برلے عالم کشی این فکر کرده اند صدر بنامیها نباید شد و ازین خیال باید گذشت لکن  
 مبارزخان اصلا راضی به صلح نشد و از تاکیادت حضور و غرور شجاعت خود و اجتماع افواج  
 موفور پیش از پیش در مخالفت کوشید و ازین اراده باز نگردید لاجرم بندگان عالی بانساق  
 عضد الدوله و خیر الدوله و دیگر سرداران عمده به ترتیب افواج پرداخته بجزم جنگ سوار شدند  
 در ششده جلوس محمد شاهی مطابق ششده کینزار و یکصدوسی و هفت هجری متصل شکر کهرله که  
 چهل کروہی نخبه نیاد است مقابلہ ہر روز شکر روداد چون موسم بارش بود بندگان عالی پیش  
 اندیشی کہ لازمہ سری و سرداری است بکار برده بالائے پشتہ بالشکر ایستادند زیر آن پشتہ تالہ  
 بود کہ گلولہ بسیار داشت رلے بالچند منشی عضد الدولہ تدبیر انگیختہ تمام توپخانہ رو میدان  
 کنار تالہ تہادہ قناتہا پیش کشیدہ پتہاں کرد وقتہ کہ جنگ شروع و افغاناں و سپاہ مبارزخان  
 سراچہ وقتات دیدہ گمان بر دیرہ و ناتیار می فرج کردہ اسپاں تاختہ حملہ کردند چون نزدیک  
 رسیدند رلے بالچند توپخانہ سرداد چون تمام میدان و تالہ پر از گلولہ بود سوار و پیادہ غرق آب  
 و گل شد و از آتش توپخانہ بباد فنا رفت و هیچ تردد جنگ گریز از آنہا پیشرفت نشد۔  
 ہنراں سپاہ کشتہ شدہ دفعہ دوم خود مبارزخان حملہ کرد مردم از ہول توپخانہ شن ندادند و نہنم  
 گشتند و مبارزخان را ضرب تفنگ رسید عضد الدولہ بہادری سوار می نمود پیش رانندہ  
 مبارزخان را کشت "شہید منزل" خاص تاج اوست فتح عظیم بہل ترین وجوہات  
 نصیب و یاسے دولت بندگان عالی گردید شادمانہ فتح نواختہ برلے انتظام حیدرآباد  
 متوجہ این طرف شد شہامت خاں سپرکلاں مبارزخان مع قبائل و اثاث البیت بقلعہ  
 محمد نگر کلنگڑہ رفتہ مستعد جنگ شد بندگان عالی بہ انواع تشفی و دلانسا و رعیت و ہراس

مستمال ساخته بے جنگ و دراز قلعہ بر آورده عطا یار خاں را قلعہ محمد نگر سرفراز فرمودند و در بلده  
حیدرآباد جلوه افروز گردیده داد کامرانی خلایق دادند۔ شہامت خاں و خواجہ محمود خاں و  
امانت خاں را بجناب صاحبزادہ خاں امتیاز بخشیده و حامد اللہ خاں و دیگر اقربا سے مبارک خاں شہید  
را باضافہ مناصب و خطا بہا سرفراز کردہ جاگیر ات جید تنخواہ فرمودند چنانچہ تا وفات حیات  
پر کرام آباد تمام ہسر بر و محمد شاہ بادشاہ بہ استماع چنین فتح دراز سے آں خطاب صفت جاہ بہ نظام  
الملک فتح جنگ پہ سالار و از اصل و اضافہ منصب ہزارہی ذات نہ ہزار سوار سرفراز  
فرمودند و قلمدان نیابت وزارت بہ قمر الدین خاں عطا شد

### بنائے حویلی نظام الملک بہادر

در بلده حیدرآباد و بمکانے کہ سابق عمارت جناح بادشاہی بود و میرزا احمد خوش کلام  
سلطان عبداللہ در آں مکان سکونت می داشت بندگان عالی در آں جا حویلی احداث  
فرمودہ عمارات عالی مشتمل بر دیوان بارعام و خلوت و خوابگاہ و مجلس سے بہ ترتیب کلام  
و استحکام تمام و احاطہ دیوار بلند بدو عظیم و جلوخانہ بوسعت کمال و نقارخانہ فلک مثال  
بہسی کار پر دازان سرکار و معماران نادرہ کار صورت تمام یافت۔ در آں حویلی مبارک و لتخانہ  
بندگان عالی قرار یافته بدولت و اقبال شرف الملکان بالکین شدند و آں مکان بنیو نشان  
مستقر صدر جاہ و جلال گردید۔ آب نہر تالاب حلی در حوضہ سے دو لتخانہ جاری است۔

### بنائے بنگلہ گوشہ محل و بنائے حیدر محل

چون مزاج مبارک بندگان عالی اکثر بہ تماشائے روضات و لکشم و عمارات فرخندہ  
مائل بود گاہ گاہ برائے تنش خاطر بسیر و شکار سواری می فرمودند روزے گوشہ محل تشریف  
برده بعد از سیر و تماشائے ارشاد شد کہ در میان ایوان ماہین بنگلہ چوبہن تیار سازند حسب حکم

نجان صنعت طراز و معماران هنر شعار جنگه چوبی بغایت مطبوع و بحسن تقطیع تیار نمودند و نقاشان  
مانی شعار بزرگ میز می ایوان و نقاشی رنگارنگ رونق داده خالی رخسار آن عمارت فلک  
شکوه گردانیدند و نیز موافق امر عالی مقابل عمارت گوشه محل آن طرف حوض عمارت عالی شان  
بطرح عجیب و غریب که ساده و پر تکلف توان گفت بچند صنعت و محنت بغایت  
متانت و استقامت مترتب یافته بچیدر محل موسوم شد و در و بر و آس حوض و فواره و  
خیابان بندی بروفق تمام صورت اتمام پذیرفت رباعی -

این مقام خوش که مستغنی است از نقش و نگار      هست با جنات تجر می تحتها الانهار یار  
چون دل دانا در و پیداست صورتها غیب      بسکه مصقول است دیوار و درش آینه وار

چون موکب های یوں کوکب بردلا در خاں و عالم علی خاں و مبارز خاں منصور شد دیگر کسی در  
دیار دکن تاب مقاومت نماند اگر فوج مرهٹہ در ملک محروسه گزری کرد سر چنگ واقعی

می یافت اندازا چه سا هو و را و بالاجی پر دهان از غلبه و تسلط افواج منصوره متنبه شده  
فیما بین صلح قرار داده دمام پاس قرار و مداری داشتند و زمینداران و پالیگران ملک کرناٹک بیجا پور

و کرناٹک حیدرآباد پیشکشات لائق قبول کرده سال به سال داخل خزانه قلعه محمدگر می نمودند انتظام  
دکن چنانچه باید منصبه شهود جلوه ظهور یافت و در شش صوبه که عبارت از صوبه خاندیس و صوبه

حجیته نیاد و صوبه محمدآباد سیدر و صوبه برار و صوبه فرخنده نیاد حیدرآباد و صوبه بیجا پور باشد  
علیخده علیخده بهر جاتائب نظم مع فوج میمانند و خود بدولت و اقبال هر سال در اضلاع و

اطراف ملک بطریق سیر و شکار لشکر کشی فرموده انتظام و رونق بخش می بودند بناسه شهر نیاه  
که از وقت مبارز خاں شد بر لے اتمام آن حکم صادر گشت چنانچه باصرف لکوک شهر نیاه مستحکم از سنگ

و آهک تیار شده موجب تقویت ساکنان این شهر گردید و همه باغها و عمارات قدیم و جدید حکم



مرمت و احتیاط قرار واقعی در دریافت و داروغه عمارت برکس این کار مقرر شد.

## هنگامه نادرشاه در شاهجهان آباد

بعد از مدتی خبر آمد آمد نادرشاه از ایران بجانب هندوستان گرم شد و بنندگان عالی حسب الطلب محمدشاه بادشاه غازی غزنیست و در اختلافت شاهجهان آباد کرده نظام الدوله میر احمدخان بهادر ناصر جنگ خلف خود را به نیابت خود در کن گذاشته و مدارا مهام محمد انوراللهخان بهادر را با اختیار عزل و نصب عمال با اقتدار تمام با آیتی صاحبزاده مامور فرموده و خواجه نوراللهخان را مع فوج به نیابت نظامت حیدرآباد گذاشته خود بدولت و اقبال متوجه جناب سلطانی شدند. شمه از احوال نادرشاه که بشاهجهان آباد آمده بود این است که در سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و یک هجری نادرشاه کابل و قندهار و غیره تعلقه هندوستان گرفته غزنیست این طرف نمود محمدشاه بادشاه بعد تدابیر و مشوره امر اخیره رمضان سنه الیه از شاهجهان آباد با پنجاه هزار سوار مع آصفجهان نظام الملک و قمرالدین خان وزیر و حمصام الملک و خان دوران و غیره امر برآوده داخل شهبان شدند پنجم ذیقعد به کنال رسیدند منهبان اقبال خبر رسانیدند که نادرشاه با پنجاه هزار قوم افشار جزائل نذا که آزا تومن گویند و پنجاه دست سوار که در اصطلاح مشهدی هزار را دست می خوانند و سه دست نسفچی و بنگاه بے حساب که هر یکی از سوار و پیاده دوسه شتر دوسه خمر آذوقه دارد و ده گروهی کنال حل ادبار انداخته همه سپاه از سوار و پیاده کرده و کلاه سقر لاط و اکثری کرده زره در زیر آن دارند. بروفق تجوز آصفجهان نظام الملک مورچال گرد لشکر بسته شد خیل اقبالی و فحول رجال با سلاح و یراق بالامال هزار و لیالی مستعد و مهیا گردیده متصد جنگ جدال بودند پنجم ذیقعد

نادر شاه بقاصد سه گره منزل گاه ساخته ظلیعه را به افواج او بر مردم کهنی هند تاخته و سرانجام  
 آهنگ جرات نمود آورده مردم هند را که از دست بخت پروری و عیاشی بوده اند زد و دست  
 رسته بودند سرنگی و هراسانی تمام روداد درین ضمن خبر نزدیک رسیدن سعادت خاں که بحق  
 هندوستان محسوس اکبر بود سامعه پیراگر و دیده بادشاه و سپاه را تقویت دست داد نادر شاه هم  
 بانتظار سبقت محمد شاه بجای خود در گنگایش بود و نفهم و فراست دریافت شجاعت و جلاوت  
 ارکان سلطنت هندی نمود چنانچه پانزدهم ماه مذکور بران الملک سعادت خاں داخل شکر  
 گردیده سرسواری ملازمت بادشاه حاصل کرد و موروثی شد خبر شنید که فوج ظلیعه نادر شاه  
 برنگاه او تاخته زد و برودند آن عجول قبول بے توقف عطف عنان کرده بگراں حماقت  
 بجایت بیست و هشت فوج نادر شاه بحکم اکبر خدعه کشاں کشاں سوئے معسر خود برو  
 آن ابله زدانت که بر افواج قاهره بمهترین عراق و روم و لکوک اقا غنچه یوسف زنی و  
 پشاور و بوم بایں کم بصناعت چرامیرو و ناگاه چهار دسته سپاه سرخ کلاه باطیانچه بندوق  
 آتشبار و یک دسته تیر انداز و نیزه باز برق کردار بیکیار نمودار گشته در چشم زدن هنگامه آراسه  
 پیکار و شورش افزای کارزار شدند دفعه از بارش غلوله مانند تگرگ و زال و زیزش تیر ببارق  
 صفیر عالی را از پای انداخته سعادت خاں را دستگیر نمودند خان دوران که بوقت شتافتن  
 سعادت خاں بموجب حکم بادشاه بیک او تعیین شده بود باود دسته فوج نادر شاه دوچار  
 شد و حرکت مذبحی کرده و شش را مثل گوسفند حواله گرگان خود بخوار نمودند عنان زدوی ساخته  
 پناه لشکر مجسک بادشاه نزد مظفر خاں برادر او با سپر کلانش شربت شهادت چشیدند مرالدین خاں  
 وزیر و محضت جاه بهادر که با عنایت خان دوران چند قدم تا لب شاه نهر که از زیر کزان میگذرد  
 رسیده بودند استاده مانند چون شام نزدیک بود سعادت کرد و بخیریت داخل خمیه شدند

روز دوم نادر شاه با ستفسار احوال سعادت خاں و دریافت کنکاشش ارکان سلطنت  
 هند غم جنگ نکر و سپاه هند فرصت غنیمت دانسته بر سر نهی زیارت قبور شاه شرف بود علی قاسم  
 که در کربلا است رفتند و بسیاری ازین بهانه بر پانی پست خریدند و اکثری تا در بی ندرستان  
 آصف جاه نظام الملک بهادر چون حال فوج بادشاه تباہ دید لاچار باب مصاحبت  
 کشاده سید لشکر خاں و نجم الدین خاں را بخدمت نادر شاه فرستاده بقسم مصحف مجید شرح  
 صلح انداخت و روز دوم خود بجناب شهنشاه رفته سعادت ملازمست دریافت شهنشاه  
 حسب تفضلات کرده بجنور خود طعام خورانید و خلعت داده بر سر آوردن محمد شاه خصل  
 نمود همان روز خاں دوران مجروح با دل چاک و غمناک فراق فرزند دل بند و برادر ارجمند  
 و دیگر خویش و پیوند و دیوت حیات سپرد بستم ماه ذیقعد محمد شاه را آصف جاه تخت  
 رواں سوار کرده خود مع قمر الدین خاں و جمیع بند های عمده سلطان پیاده پا در جلوسه  
 قدم بقدم روانه بارگاه نادر شاه شدند چون قریب بمسکر شاه رسیدند شاهزاده با استقبال آمد  
 محمد شاه چنجه و مالایه مر و اید در سردگرددش کرده رواں شدند چون متصل خمیه رسیدند  
 نادر شاه بر آمد و رسم معانقه بجل آورد و بر یک تخت نشستند تا دو طرفی صحبت داشتند محمد شاه  
 را رخصت کرد چنانچه بوقت شام بشکر خود رسیدند و روز دیگر آصف جاه پیش شهنشاه آمد  
 و شد داشتند روز چهارم شاه بر لای تفصالی شیکش نشانند روز پنجم حکم کرد که محمد شاه را نیز  
 بیارند چنانچه سواری فیل ز راه جنگ که پشته پشته لاشهای کجا انداخته بودند آورده خمیه علی  
 ایستاده کرده فرود آوردند و دو دسته تفتیحی چون نشستند روز سیدوم فرمود که همه خزینه و جواهر  
 و نفائس و اقسامه نوادر آنچه در رکاب بود داخل سرکار نمودند و اکثر کارخانجات بخارت شرف  
 صنفیر نفیک اشیر رید و بول رستخیر پرید گشت و جمیع امرا با مع مال و منال در خطبه قید

در آمدند و بر هر سردار سرهنگه مئول بود تا سعادت خان با شهنشاه ساخته از جانب شاه برآ  
 بند و بست شاهجهان آباد روانه شده بشهر رسیده و لاساس خلاق کرده مردم شاه حاجبا  
 نشانند در شاه بنگاه خود را از سر بند طلب داشته بالکوک شتر و استر پر از جو و گندم و قند و شکر  
 انواع از و قهوه بهفتم ذمی حجه سیاه شالامار فرود آمده فرمود که آصف جاه بخانه خود رفته تسلی  
 مردم کند و تمام اهل حرفه بند داخل شهر شوند که وقت سواری راه برفج تنگ نگردد - آصف جاه  
 و جمیع مردم بند غنیمت دانسته موافق حکم بعمل آورند نهم ماه که عرفة عید الاضحی و روز جمعه بود  
 صبحگاه نادار شاه با سپاه و بنگاه خود بشهر سپاه در آمده داخل ارک سترخ سلطانی شد و محمد شاه را  
 نیز و قلعه داشت و هم ماه روز عید خطبه بنام نادار شاه خوانند تا سعادت بصلحت آصف جاه  
 که فتنه محض بود زهر خورده روز نهم کرد - روز سیوم چند پچه بیچیا شهره دادند که نادار شاه از عالم  
 در گذشت مردم شهر عظیم الله خاں چند مردم خراسانی را کشند و حقیقت بعرض شهنشاه رسید  
 وقت صبح شهر یار لباس شترخ پوشیده و شمشیر از نیام کشیده از مجلس برآمده حکم قتل عام فرمود  
 اول آصف جاه رسید که این آتش فتنه را تو افروختی - مصطفی خاں وزیر زبان شفاعت  
 کشاده که شب بخانه من بود و طعام همراه من خورد این فتنه ازین صادر نشد خراسانیان از دلی دروازه  
 و بیرون آل تانخاس و عیدگاه گشته و چورا به و قدم شریف عالم را به تیغ گرفتند تا سنگ گریه  
 هم نگذاشتند و خانها را سوختند و تاراج کردند در دوسه گهتری پنجاه شخصت هزار بی گناه از  
 هند و مسلمان به تیغ آمد چون خبر بشاه رسید شمشیر در نیام کرد و فی الفور اماں داد بعد عید گویا  
 قربانی بخی آوردم شد روز دوم سید نیا ز خاں و سید شسوار خاں که هر دو جوان خوش قد و خوش رو  
 بود با تمام فتنه انگیزی یکدیگر را شکم پاره کردند و دوستی را گردن زدند پس از چند روز که سوال و  
 جواب پیشکشات انفضال شده محمد شاهر ابحضو طلبیده بر تخت نشاند و مردم مورد نفعند

و عنایات می داشت - در عین مهکامه نادر شاه باجی را و مقهور وقت تزلزل و تخیل یافت  
 با فوج کثیر بخت بنیاد رسیده بتاخت و تاراج دیهات نواحی دست تطاول دراز کرد -  
 ناصر جنگ بهادر بالشکر خود بعزم تنبیه او از شهر برآمده بکنگهاسه عظیم مقهور مذکور را بر آورده  
 تا گلشن آبا و گزرا نیند و بتاسید آبی بر اعدا منظر و منصور شدند بندگان عالی در حضور حوال  
 شورش دکن معروضه داشته فرامین محمد شاه بنام جمیع سرداران دکن حاصل کرده فرستادند  
 چنانچه در آن وقت که فرمان بنام ناصر جنگ بهادر رو و یافته بود نقل آن مندرج است  
**نقل فرمان محمد شاه بنام ناصر جنگ**

شهامت و بسالت مرتبت اہمیت و آیات ثمرات عمده امرای با فرمانگ خانه زاد  
 صادق الاتعقا و نظام الدوله میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ مستظہر عنایات و تفضیلات  
 بادشاہی بوده بدانند درین هنگام عشرت آغاز نصرت انجام کہ بشمول لطافت بے نہایت  
 آہی و ظہور لطافت غیر متناہی نزول رایات عالیات و الویہ ظفر سمات حضرت شاہنشاہ  
 جم قدر سلیمان شہرت فریدیوں فرسکنہ رشوکت زینت بخش سیر خلافت و جہاں پناہی شاہ  
 خطاب مستطاب شاہنشاہی مؤید دین متین احمدی مروج ملت ہینا سے احمدی بادشاہ  
 عالم و عالمیای خدیو زمین و زماں دین پرور عدالت گستر سایہ رحمت خالق اکبر خلقت سے  
 ملکہ و تبحری فی بچار سلطنتہ فلکہ عرصہ ہندوستان را رشاک فرماے طبقات بہشت بریں  
 ساختہ و قواغل امن و امانی جمعنا فی عساکر تائیدات قادر مستعان از ششجہت دین مملکت  
 دو اسپہاختہ و مہابت و صلابت جنود شاہنشاہی بعون و صون آہی قاف تا قاف عالم  
 را فرا گرفته رنگ فتنہ و فساد از چہرہ آریاب بغض و عناد و رانداید پروانہ و فولاد سختی و سنگدلی  
 اصحاب بغی و طغیان در بوتہ ہول و ہراس سرگرم گذراست ہما دمیدن صبح این دولت عظمی

از آنکه طلوع خورشید جهات تاب قبال ابد قرین ما و یاد می طلوع ساکنان این مرز و بوم است  
اگر اوراق اشجار و درختان عنصری روزگار یک قلم زبان گرد و شمه از شکر این موهبت کبری ادا  
نمی تواند شد ضائق که بصدمات اخبارک لے باقتضای قصور مدد که و اعوجاج فهم زمام  
صبر و طاقت و عنان توسن طبیعت را در قبضه بول و بهراس داشتند اکنون علی الدوام تبارک  
آیه کریمه *فَعَسَىٰ اَنْ تَكُوْنُ هُوَ اَشْيَاءٌ وَّيَجْعَلُ اللّٰهُ فِیْهِ خَبِیْرًا* اکثری مواظبت دارند  
و تلاطم بچاره رحمت و شفقت بے نهایت از جناب اشرف جهانیان شاهنشاهی و صورت  
یستن اتحاد حقیقی و زائل شدن آثار دنیوی و استحکام اساس خلعت و ولا و تشید مبانی  
صدق و صفایان جانب یعنی یک روح و دو قالب را ذهن نشین خاص و عام  
ساخته نظر برین انشاء الله تعالی اگر در ناحیه فتنه بلند شود قشونات شاهنشاهی از همه طرف  
مانند قطرات باران و رشحات موسم نیسان جلوریز رسیده بضر بجزائل و تیغ و خنجر فرو می نشاند  
و دمار از روزگار تیره در و مان ظلمت سرشت برمی آرند و مکرر فرموده اند که بعد معاد دست ما اگر  
بدیخته را از گشتگی برق طلوع در ملک دکن و غیره بواسطه فتنه در سرافتد حکم میفرمایم که بجز  
ورود خنجر قشونات فلان حدود از بند عباس سوار کشتیها شده با لوازم توپخانه و مصالح  
قتال و دشمن گذاری مثل برق خاطف خود را به بند مبارک سورت رسانیده پاشنه  
کوب و جلوریز بسروقت اشقیار رسیده در دوازده باره دبار فضیباں برآزند و زنگنه ملکیت را  
از خنس و خاشاک وجود پاک مخالفان صفائی نام دهند درین ولا سیادت و نجابت مرتبت  
امارت و ایالت منزلت و اناسه مزاج دین و دولت شناساے مراتب ملک و ملت  
غرا زنده لواسه شوکت و حشمت طرازنده بساط اہست و عظمت ظفر پیرایه معارک جانستانی  
عیش آری محافل کامرانی دقیقه یاسب سرازیر بادشاهی رمز شناس مزاجدانی و آگاهی جوهر

سرات حقیقت و دقا فروغ شمع کیرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سے  
 اخلاص کا فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان  
 استظہار مجاہدان باعزم اقتدار دلیران معرکہ رزم امیر صائب تدبیر مالکٹ از شیر و شیریں  
 عالی مقدار کرن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہا در فتح جنگ سے سال  
 بعرض ہمایوں رسانید کہ باجی راؤ مقہور در نواحی خجستہ بنیاد آوارہ شدہ مصدر شوخیاگر دیدو  
 آل خانہ زاد با فرہنگ سرچنگ و تھی باور سامندہ دست تظاول مقہور را از تہوور رعایا  
 کوتاہ ساخت ظہور ایس امور ازاں خانہ زاد با موقع و بجاشت رہند البعدہ را جہا سے ذمی شان آج  
 ساہو و شہامت و بسالت پناہ باجی راؤ ہمت تحریر پذیرفت کہ مراتب مرقومہ را ملحوظ و  
 مد نظر داشتہ بجمع اتباع و اشباع و سائر اعوان و انصار خود تاکید و تہدید شدید  
 نمایند کہ از قرار داد و عہد و پیمانے کہ از سالہای منت انتقاد پذیرفتہ یکسر متخلف نورزند  
 و برصراط استیقیم متابعت و اطاعت چنانچہ باید و شاید ثابت قدم باشند کہ ہر آنکہ پاس  
 این رویہ مرضیہ مورث بیہود و فلاح و شرف افزائش خوشنودی و رضا خواهد بود۔ مرقوم ہوا محرم  
 ۱۲۱۰ جلوس والا۔ تادرشاہ در شاہجہاں آباد زیادہ از یک ماہ ماندہ تمام خزانہ و جواہر بادشاہی  
 مع تخت طاؤسی و کل آلات مرصع با سپاہ اقبال مع اموال قمر الدین خان اصغہاہ و غازی  
 الدین خان بہادر فیروز جنگ و سودا گراں و ساہوکاراں وغیرہ مالداران دہلی بضبطہ سرکار  
 خود آورده و قرص طلا و نقرہ مثل آسیا ساختہ ہمراہ گرفتہ و عہد نامہ بہرود دستخط محمد شاہ  
 گرفتہ رہا کے سمت قندھار گردید۔

نقل عہد نامہ محمد شاہ کہ بنا در شاہ نوشتہ اوند

قبل زین بندگان عظیم حضرت کیوں منزلت بہرام صولت میرنج سطوت شہنشاہ

سلطان السلاطین دوران بادشاہ نعل اللہ اسلام پناہ خاقان سکندر شان آسمان بارگاہ  
 السلطان والاکرام الخاقان العظام نادرسا نعل اللہ خلد اللہ ملکنه ایچیان سرکار و محمد خا  
 ترکمانیہ را از قندھار براس بعضی امور است روانه حضور این نیازمند در گاہ آئی نموده اند  
 کار گزاران دولت ابد مدت ما در صدد توقف و تعطل جواب نامه و عدم سرانجام مطالب و اخت  
 متحرک سلسله مخالفت گردیدند تا اینکه در روز کب چهارم آبی حضرت بجد و دیندستان  
 اتفاق افتاد و در منصب کرمال جنگ سلطان واقع شد نیز تجلی الظهور است و ظفر از مشرق آن دولت  
 بے زوال طالع گردید و از فیض مذاقت بزم و رزم جایوں بهره ور گشته با اتفاق یکدیگر در دار  
 اختلاف شاهچاں آباد داخل شدیم و تمام خزائن و نفائس و جواهر کنوز با معرفت سلطنت ہند  
 بر سر نیاز بموجب علیحدہ متعلق متصدیان سرکار سائیم و آنحضرت نیز حسب االتماس  
 این نیازمند در گاہ آئی بعضی بجز قبول وصول در آورده در عالم اہلیت و اتحاد و خلعت و  
 و داد کہ مراعات سلسلہ عالیہ گورگانہ و مراقبت دودہ اصل ترکمانیہ مطرح نظر قدسی منظر  
 ایشان می باشد تاج و تلمین سلطنت را بدستور سابق باین نیازمند در گاہ آئی مفوض و  
 مبدول فرمودند این تظہیر و عنایت کہ از پدر در بارہ فرزند و از برادر نسبت برادر بعمل  
 در فی آید نعمتہا است دانستہ در او اسے شکر این معنی تمامی بحالک غزنی رود آبک و دریای  
 سندھ و نالہ سگرہ متصل از دریای سندھ کہ عبارت از پشاور و دارالملک کابل غزنین  
 و کوہستان مسالکن افغانان و ہزارہ جات و قلعہ بھکر و سکر و حد آباد درہ جات مسالکن  
 و بلوچیہ و غیرہ مع صوبہ بہار و قلعہ ما و قصبہ ہمدین و پرگنہ ماولی و کشمیر و سائر پرگنات پشاور  
 با جمیع قلاع و مواضع حدود و مزارع و پرگنات و بنادر از ابتداء سے متابع رودخانہ آبک  
 تا جنگہ رپا و ماکن کہ آب مذکور متضمن ریشما قرار گرفته تا حدیکہ دریای سندھ و نالہ سگرہ



که بدریاسه محیط اتصال یافته و ناله سگرا واقع شد مخصوص آن دولت نادره ضمیمه ممالک  
مخروسته آن سلطنت قاهره نمودیم که من بعد گماشتگان آن دولت خداداد و بندگان آن  
آستان سپهر بنیاد و مناقشه ضبط و ربط ولایات و پرگنات مذکوره بعهده حال و عقد مباحث  
جزویه و کلیه ایالی و موالی سکنة و رعایا ولایات آنها بوده اولیای این دولت ابد قریب <sup>کلیک</sup>  
مسطوره را از ولایت متعلقه این نیازمند درگاه الهی موضوع و مرفوع القلم از امر و نهی تعلقه  
آنها دانسته هیچ وجه دخل در ولایات و پرگنات مذکوره و سکنة و رعایای آنها نمایند و  
اصل واقع بهر دیوای بندر واقع سگره دو ولایت جانب شرقی رودخانه اٹک و دریای  
سندھ و ناله سگره واقع شده باشد متعلق ممالک هند خواهد بود - مرقوم چهاردهم شهر محرم الحرام  
۱۱۵۲ هـ

نادر شاه را داعیه تسخیر بغت قلم مرکوز خاطر بود بعد از امیر تیمور غیر از و کسے بعرضیه  
لنداخرائن و نفائس و جواهر تمام شاهجهان آباد و تعهد نامه محمد شاه گرفته و سلطنت بر محمد شاه  
بدستور سابق مسلم داشته از جانب هند حار روانه ترکستان شد و از آنجا بطرف روم و دیگر ممالک  
لشکر کشیده همه جا فتحیاب کامیاب گشت - بعد از مدتی که حبش نزدیک رسید بخاطرش  
گزشت که سرگرو بان ایران فی کجمله خیره شده اند با تفاق سپر خداداد که در وقت خدعه  
کنند لندا بر لے قتل و اسیر آنها سرداران افاغنه را که زیاده تر از آنها اتبوه شده بودند  
سر شام کنگایش نمود که آخر شب طبل جنگ بصدای آید بختت بخیا م فلاں فلاں سرگرو بان  
ایران بختت قتل و خونریزی آغاز کنند از آنجا که گرد و خراگه شهمن شاه تو پخانه جنبنی دیگر کا خانجا  
چو کی ایرانیان بود یکی از افاغنه که بیکی از مردم ایران دوستی می داشت ایما کرد او بسرگرو بان  
نود خیر رسانید که آخر شب کارشما با آخر می شود و همه تهنق شده و کس را بر لے کشتن نادر شاه

مقرر کردند چنانچه یکے از آنها که لاغر بود وقت سه پیر شب در خمیه بچوپنه نادر شاه در آمد  
 ز نیکه پاسبان شاه مالش می کرد یعنی می گوشت خوف برداشته خاموش بدر رفت آن  
 جوان لاغر بد و ضرب تو اترک ز نادر شاه قوی بیکل را با اثر رسانید و کس بریده پیش سران  
 خود آمد و هیچ آواز سے از خرگاه سلطانی بلند نشد. افغانه مستعد پیکار شده منتظر طبل جنگ بود  
 و جمیع اهل ایران تو چنانه حسنی و دیگر کارخانجات حسب که تفویض آ نها بود آماده و مستعد بطرف  
 فرودگاه افغانه کرده انتظار آمدن آنها داشتند چون توقف بسیار براس طبل پیکار شد  
 وقت صبح کا زب افغانه بخرگاه سلطانی کس فرستاده بر اجرام مطلع شدند و خائب و خاسر  
 راه ملک خود گرفتند اهل ایران نظر بر کثرت انبوه افغانه که مباد از راه برگشته خدعه کنند  
 دو شبانه روز آماده جنگ استاده بودند شاعر در تاریخ نادر شاه گفته است

سیر شب سیر قتل و تاراج داشت      چو شد صبح نه تخت نشانی تاج داشت  
 بیک گردش چرخ نیلوفری      نه نادر بجای ماند و نه نادر می

بعد رفتن نادر شاه از هندوستان نواب آصف جاہ در شاہجہاں آباد بمحضیر بادشاہ چند گاہ اقامت  
 داشتند و در کس بعضی قابو جویان نام اقامت اندیش بنا بر ماندن بندگان عالی مدت چهار سال بہندتا  
 و در اوقات ہنگامہ نادر شاہ کہ تملکہ عظیم در تمامی ممالک پاشدہ بود مزاج صاحبزادہ عالی درجہ باصر  
 بہادر از درجہ اعتدال طاعت متحرک ساختہ بجادہ عناد رہنمویں شد چنانچہ پید جمال خان عبدالعزیز خان  
 و میر عبدالرزاق خان فتحیما خان غیرہ ازان گروہ شقاوت شپوہ بودند و خدمات عمدہ و جاگیرت سیر  
 حاصل برے خود ہا گرفتند کہ

و کراہدن آصف جاہ از شاہجہاں آباد کن

آصف جاہ نظام الملک بہادر از روسے و قلع و کرب و معرطن بعضی دولتخواہان ہما نفساں

کیفیت بغاوت ناصر جنگ حیا سازی مفسدان پرنیرنگ در یافته عزم آمدن داشتند چون  
 از حضور سلطانی برکے بخصت توقف بود لاچار ماندند و پس اشفاق و جمره مطهره مقهور بطارت  
 بهوپال انتشار یافت و بندگان عالی از حضور برکے تنبیه و تعین شدند - چنانچه بندگان  
 عالی بتعاقب غنیمتیم تا مالود رسیده و از آنجا عبور زبرده بدکن آمدند و در محبت نیاید داخل شد  
 عرضی بحضور محمد شاه بادشاه و در باب معذرت بخصت آمدن خود و کیفیت اشرف ناصر جنگ  
 ارسال داشتند چون خبر از اکثر مطالب می دهد لکن نقل آن بقید تحریر در آمد -

### نقل عرضی آصف جاه بجناب محمد شاه

هنگام روانه شدن از دکن بخرمیت استیلام عقبه سپهر احتشام جماعه تا عاقبت اندیش  
 بدفرجام و گروه کافر کیشان شقاوت استسام را که با عیاد و حقوق احسان و چشمداشت نیکو خدایا  
 همراه نظام الدوله گزاشته بود نظر بر فسادات هندوستان و غیبت چهار ساله این ارادت نشانی  
 بمضمون کل اینک بابت اشرف ناصر جنگ در موقفت اظهار جوهر شقاوت اصلی و خست طینت جلی  
 در آمده آن نا تجرب کار را بمقتضای خود رسالی که ساحت امتیاز نیک بد زمانه و زمانیان  
 بکام امتحان نه پیوده و نشاء هوش ربانی ریاست و تعلق این فرقه سراپا خیانت بر غفلت  
 بی هوشی و افزوده بود بکلمات خوشامد و چاپلوسی کار فرمای با استقلال و انموده از لباس اساط  
 و سخن شنوی بر آوردند و از روز باز پرس غافل کرده در عرصه تحصیل مدعای خود کامی  
 کام خواستن و ند چنانچه بد حال خاں پسر محمد الدوله مرحوم نیابت صد بار می براد  
 اجاگیر نه لکس و پیه شرط و مهفت لکت و پیه بلا شرط به صورت خود در آورده و با این همه در  
 انراش اسباب یاست و سامان خیانت پر داشت و عبد الغریز خاں به نیابت صحیح  
 نخته نیاید جاگیر بیت و در لکس و پیه بحبت نگا داشت از جاگیر است غلام و

مناصب خطابت مناسب جاگیر است پس اس وقت سبب خود گرفته و کانی و دستگیر است  
 بر سے خود چید و خان عالم دکھنی و سلطان جی و جانو جی مرہٹہ ہا و دیگر خود کا مان یہ سخت انواع  
 تزدیر و تمبیس جاگیر خاطر خواہ گرفتہ جمعیتا زیادہ بر مقدار نوکر گردند و از روسے شیطنست و حرامخوری  
 و سلوک مسالک شقاوت و نگوں ساری متفق الکلہ گردیدہ معاصی خود را الباس انخاص  
 پوشانیدہ سخن نامشغوبیا و زیادہ سر بیابان سفید و مشوب از پرستش امور مرغوب ساخته  
 پر وہ حجاب از میان برداشتند چون اخبار احوال کار و انقلاب حوال و کن از تقسیم صحبت  
 و جاگیرت و تفرقہ محصولات و آبادی اسباب مخالفت و کینہ خالی شدن نفوذ خرمینہ و انفراس  
 طلب سپاہ و بداندیشیہ اسے آنجا علم گراہ کہ ہر یک در مقام انحراف و با تازہ راہ رویہ تبعہ  
 ہیمنہ ناہج مناج بد باطنی و خلافت بودند متواتر و توافقی رسید یقین گردید کہ اگر چندے  
 تدارک این امر بدہنہ شود کار از دست میرود ملک مال مع آں خانہ زاد خور و سال در  
 عرصہ تلقت ہی گردد لہذا از پیشگاہ خلافت رخصت ننمودہ بالوار رسید و بجز بر نصلح تنبیہ  
 گردانید و غویان پیش از پیش در انفراسش و اہمہ و تشویش آن نا عاقبت اندیش کوشیدہ اور  
 از حیدرآباد بارادہ مقابلہ و مجادلہ مستعد کردہ آوردند و خطوط با سزا اولان بطلب آں کہنہ غازی  
 فرستادہ ہر کہ امر را با جمعیت تمام از ما کن آہنا طلب شدہ و نزدیکی نجستہ بنیاد رفیق طریق آں  
 غریق بجز شقاوت ساختند و بازار ابلہ فریبی را گرم تر دیدہ مجددًا اصنافہ مناصب جاگیرت  
 و خدمات گرفتہ جادہ مخالفت و اصرار و زریذند آں مدہوش نشاد ایالت بصلالت این  
 خدعیت سرشتان از راہ رفتہ غافل از آنکہ اگر چشم زخم بہ پیر غلام رسد قباحت کلی با و دارد  
 و قطع نظر ازین اگر بظاہر کامیاب گردد از دست این حرامخواران چاشنہ خور سلامت نمی ماند  
 و سبب تقسیم شدن ملک و خزائن و انفراس طلب سپاہ و عداوت مرہٹہ فی الفور ہماں معاملہ

بهمنیه بر روسے کاری آید تا سر کتل فردا پورا راه نخوت و غرور بکام جهالت و عدم شعور پیورده  
 اولاً مشهور خان خوشگی را که در زمره فخره بقطانت و فراست اشتهار داشت و ثانیاً عبدالحسین خان  
 میرساہان خود را که در شیطنت و ابلیسی ہمزاد پیران و سیہ توان گفت فرستاده است و علی اختیا  
 امور دکن بقبضہ اقتدار خود و کلیت ربح القہر غلام محصور ساطع النور بنود ہر چند تعزیرات  
 قبائح و تحذیرات فصائح با کلمات مضامح گوش آہنا کشیدہ آن کم فطرت نوشت نامبرہ  
 نیز کبریات و مقرات نوشتند غوایت البیساں از بسکہ در مزاج فاسد پر سودا سے او جا کرد  
 از صراط استقیم آل اندیشی کنارہ انداختہ بود همچون سخاچ مو اعظافائل نکر دلاچار بضمون  
 "آخر الہ دوار الکی" در کم فرصت اجتماع افواج و افواج کثیر پر داختہ استعداد غریب تشبیہ  
 نمود بفضیل آبی و اقبال جناب شاہنشاہی کہ در ہر آن و زمان شامل حال میں جاوہ پیمانے  
 مراحل فدویت و دولتخواہی است بسرعت تمام خوشے در بو اطن کج خرامان وادی کمرای  
 راہ یافت نظام الدولہ چون آثار تزلزل در بنائے ثبات سپاہ دید از رفاقت آن فتنہ  
 پروہاں مایوس گردید باطناً معانی یاس از مضامین سورہ الم ترکیف بر خوانند و بظاہر دست  
 از لباس تعلق بر افشا نہ محشم خان بہادر بخشی الملک دکن را با خان عالم و سلتانجی و غیر منصبدار  
 و ملازمان متعینہ تو پچاند و غیرہ نزد فدوی مخص ساخت و از راہ لمبیس لباس درویشانہ  
 پوشیدہ خود را در حمایت شاہ برہان الدین اولیا انداخت تا رء فتنہ بجسے کہ بشومی بد باطنان  
 سربندک کشیدہ بود آبیاری اقبال و الافرو نشست چوں استراع قلاع از دست عبد العزیز  
 خان و فتحاب خان کہ اعتقاد عمدہ او بود ہند ضرور بود پیر غلام از برہان پور حرکت نمودہ  
 ابوالخیر خان را بقلعداری اورنگ گڑھ تعیین نمود و خود براہ کتل کساری قریب سنگین  
 و گلشن آباد رسیدہ عبدالعزیز خان را طلب داشتہ خان مذکور خیریت و اطاعت وین آمدہ

ملاقات نمود و دست از دو قلعه عمده که بتازگی از نظام‌الدوله گرفته بود برداشت و قلعه الکله  
 که از کمال رفعت و حصانت سر بهام فلک کشیده از پیغمبری غفلت شعاران بتصرف مقام  
 رفته بود در فرصت قلیل و بر آوردن پوتها باستعمال حجر ثقیل بغلبه قهر از دست این مخالفین  
 بتصرف بندگان و الادر آمد بحال از دست افواج متعینه کار فحیاب خان قلعه دار  
 مغزول قریب با تمام رسیده و قلعه از قبیل امم گردیده غنقریب مانند مرغ اجل رسیده گرفتار  
 می شود و قلعه دیگر نیز بتدبیر و جنگ از تصرف مقاهیر برمی آید. بعد سرانجام این امور در  
 الوقوع بنا بر تنبیه را گه و مقهور که کثرت جمعیت بهم رسانیده اراده انتشار بطرف حیدرآباد دار  
 می رود از تنبیه و اطمینان از بند و بست آن ضلع حاصل کرده عازم عقبه سپهر رتبه میگرد  
 ناصر جنگ به او از اراده جنگ با یوس شده بلباس درویشانه بروضه شاه بران آمد  
 او بیا قدس سره که متصل قلعه دولت آباد هفت کرد و بهی بلده نخته بنیاد است رفته معتکف  
 شد و بندگان عالی‌مینت و فرخی در ششم یکترار و یکصد و پنجاه و سه هجری داخل بلده  
 نخته بنیاد شدند. سرداران مخلص گشته مع فوج بجایگیرت خود با رفتند و ملازمان لشکر  
 بچرانی روانه شدند. وقت قابو دیده مغویان مذکور باز متحرک سلسله فساد و عداوت شده و ناصر  
 را و رعایانیده و فوج اجتماع کرده بیکایک از روضه بجانب نخته بنیاد یورش نمودند و حقوق  
 نعمت بعقوق مبدل ساختند. بندگان عالی بجز دستماع این شورش کوس فیروز می‌لمند  
 آوازه گردانیده بدولت و اقبال سوار شدند و آنچه فوج قلیل در حضور بود همراه رکاب گردید  
 و توپخانه هم بنا بر بودن گاوان در چرانی کمتر در رکاب رسید. در سواد بلده مذکور معرکه  
 جنگ پسر با پدر اتفاق افتاد. غازیان نصرت شعار و بهادران فیروز می‌آمار از طرفین  
 حمله با آوردند.

تنہنگان دریا کے کیں فوج فوج  
 ستیزہ کناں و خردوش آئند  
 جہاں کر شد از کوس روز نبرو  
 برونید گیتی ز سر تا بہ بن  
 نخستیں ہنر بران پولاد دست  
 زہر و طرف یکہ تا زمان تیز  
 یکے گفت حسرت یکے گفت زہ  
 ز پیکار بیکار گردید شست  
 نے نیزہ بانیز آمد مسلم  
 چو شمشیر و نیزہ بیاباں رسید  
 زہر و طرف کوشش از حد گذشت  
 رسیدند آں وحشیان دلیر  
 چنین است آئین این سہ وفا  
 پیاسے رسیدند مانند موج  
 چو گرد آب قلزم بچو شش آئند  
 برید این گنبد لاجورد  
 سرا سید گردید چرخ کہن  
 بستند دست و کشادہ شست  
 کشادہ بر ہم کماں از ستیز  
 یکے گفت بتاں یکے گفت زہ  
 سوے نیزہ برد آنگاہ دست  
 پس آنگاہ شمشیر باشد علم  
 حکایت ہمیشہ گریباں رسید  
 شکست آخرا آمد بہ سالار دست  
 چو نچیر و آہو ز میدان شیر  
 پے نوش نیشش بود در قفا

مغویان فخذول تاب نیا ورده از معرکہ بدر بستہ رولفرار نہادند وہاں وقت فیلبان سواری  
 ناصر جنگ بہادر زخم تفتنگ افتاد ناصر جنگ بہادر رخ تافتن از مقابلہ تفتنگ و عار از آئین  
 سپہ سالاری و سرداری دانستہ دست بحبل المتین توکل ز کیا سہ خود نیش پیش رانے و  
 تیر اندازی کردہ تن تہا حملہ آور شدند و نیش صیل کوہ نیش در عین شورش و بارش توپ تفتنگ  
 بسوے راست خرامید رسید لشکر خاں و محترم خاں بہادر بچاکی پیشتر رفتہ آداب بجا آوردند  
 و تیر اندازی موقوف کنانیدہ و حسب الارشاد بندگان عالی بالاسے عماری گھٹا توپ انداختہ

چو کی مقرر کردند شادمانه مبارک بلند آوازه شد تهنیتی عجیب غریب که هم نصرت نمایان و هم سلامتی  
صاحبزاده والامکان و آوازی مغویان و بدایشان محض از تائید ربانی و حسن نیت دین  
و عاصی سیفی که اکثر سبندگان عالی در وقت محاربات و مشکلات ورودی فرمودند و اثر تمام  
داشت جلوه ظهور بخشید سجدات شکر بدرگاه این زدی بجا آورده همچنان فتح و نصرت داخل  
دولتخانه مبارک شده جشن فخری ترتیب داده جمیع خیرخواهان را بنوازش و کرامت سرفراز  
فرمودند درین وقتت خواجه مومن خاں سپهر عهد الدوله مرحوم که از پیشتر بصوبداری نائید  
که مکان حاکم لشین صوبه محمد آباد بیدار است مقرر بود و مورد تفضلات عالی شده بخدمت  
صوبداری و تصدیگری صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد از تغیر خواجه نورالله خاں باختیار غزل  
و نصب عمال با جاره یکس کرد و در وپه سال تمام مقرر و مقوض شد و بخطاب محمد عوض خاں  
بهادر سرفراز شد و رام داس پنڈت که از سابق پیشکاری دیوانی حیدرآباد داشت ربانی  
این کار بود دیوان ایشان مقرر شد سابق در هیچ وقت اجاره درین ملک نشده بود از  
مدارالمهامی محمد نورالله خاں بهادر درین سرکار فیض آثار اجاره مقرر گردید و عوض خاں بهادر  
بحیدرآباد رسیده چهار هزار سوار و پنجاه پیاده نگاهداشت کرده بضبط و در بط تمام نظام  
ملک کرد و عدل و انصاف با جمهور خلایق مرعی داشت و از محالات مبلغ خطیر بوصول  
آورد و مشرع و ریاضت کمیش و شجاعت اندیش بود و تنبیه علی قراول و غیره اشقیاک  
بطرف محلی بندر و راجبندی آورده شده بودند قرار واقعی نموده و تعاقب کرده آنطرف  
در یاس گنگ گریز انیده عرضی بجنور آصفیاه نموده بود بنا بر دراک حقایق نقل آن مندرج نموده شد

**نقل عرضی عوض خاں بهادر بحباب آصفیاه**

سابق عرضی در جواب نواز شامه کرامت تمامه که در باب تنبیه و تخریب اشقیای تیره روزگان



مصحوب شتر سوار اصدار یافته ارسال داشته دوم محرم الحرام ۵۲ هجری از حیات نگر رون  
 شده و هم به بجوڑه رسید خبر یافت که مقهوران از راه پالونچه در آمده قلعه ایلور را محاصره کرده بودند  
 نائب علی قلی خان با جمعیت شائسته مستعد بود ثنیه واقعی نمود و جمعی کثیر را واصل جنم ساخت  
 از آنجا بقلعه کاکول رفته آن را محاصره کردند در آنجا هم بسبب میا بودن جمعیت معقول مصداق  
 حرب بسیار از باطل سرا از حصار هستی برآمدند خواستند که بجانب ایلور آواره  
 شوند چون خان مذکور جمعیت خود و زمینداران فرستاده که حکام منافذ پر و اخته بود راه نیافته  
 سمت بندر محلی پٹن رخت ادبار کشیدند احمد علی جمعدار علی قلی خان که با یک صد چند  
 کس براسه معاونت مردم ایلور می آمد در راه دوچار شد و با وجود قلت جمعیت بمقتضای  
 جمعیت جمعی را مقتول و مجروح ساخته باسی و دو کس سعادت شهادت یافت بعد رسید  
 مخدولان نزدیک بندر غلام حسین خان و فرنگیان توپها سرداوند و جنگی بمیان آمد اشقیای  
 سر جنگ یافتند خواستند که قصبه انکدره را تاراج نمایند و از بندر نیز زرسه گیرند چون غلام  
 پانزدهم کتل بجوڑه بسبب تنگی راه دست راست گزاشته هشت گروه پیشتر منزل کرده بود  
 هر کاره با خبر رسیدن فوج اسلام بکافران بدسر انجام رسانیدند و آنها فرصت گرفتن زرو  
 تاراجی انکدره نیافته و طعام پنجه را گزاشته بسراپگی تمام باز راه ایلور گرفتند غلام هر کاره حاصل  
 دستوار فرستاده خبر میدم از حال خسراں مال آن فییه سراپا ضلال می طلبید باستماع حرکت  
 آن جماعه شقاوت انتساب بجانب ایلور عنان تاب شد و نیزه هم مفده گروه راه رفته وقت  
 شام بقاصله دو گروه از ایلور منزل کرد اگر چه شدت حدت آفتاب نایابی آب هر روز با  
 هرج خلأق بود اما آن روز از فوڑا گرمی و نایابی آب کثرت گرو و غبار عجب حالت گزشت  
 آخر روز باران رحمت شد شمسیدگی به برودت مبدل گردید یکس پاس شب گزشته خبر آمد

که ظلمت سرشمان بقاصد شمش کروه و آبرو او بار و آند غلام بهان وقت به ترتیب صفت  
 و تقسیم سرب بار دست و غیره لوازم حرب پرداخته پیر شب مانده سوار شد که با یغاب بر سر کفتار  
 رسیده آن زمره تیره روزگار را اعطاف تیغ آبدار سازد چنانچه پانزده کروه منزل سه کروه شفا  
 پزوه از بس خوف نصف شب با بخت تیر و از خراب خود پار و آند شدند دست و دو کروه  
 مسافت طی نموده هفت کروه پیشتر از عسکر اسلام فرو و آمدند روز دیگر بدست آورد روز گزشت  
 آخر شب کوچ نموده مقهوران بهان و تیره پیش پیش و غازیان پاشنه کوه در شب  
 زمره صلاله کیش می رفتند و باوصف سبب آبی و افراط حرارت هوا که زبان قلم از بیانش  
 خشک و مرکب بخیر تر از ناله مشک می شود هر روز چهارده و پانزده کروه راه طی می شد  
 و دو روز علی الاتصال بیست کوهی طی منازل بجل آمد و بر مدبران لیسیم طرفه تملک اعظم  
 روداد مواشی که از دیهات گرفته بود و در جایگاه گذاشتند و اسپان و شتر و گاو و آن بار بردار از وقت و  
 تاب و قلت آب قدم بجانب سراب عدم برداشتند و بسبب تراکم اشجار و تضاد و احجار که هر  
 طرفت کوه با سر فیک کشیده و چشم حیرت بین گامه چنین راه دشوار گزار و صحرای خار و آندید  
 علی قراول و لو با پانزدهریه که چینه اول جمعیت به جمعیت خود بودند و در روز در آن دشت  
 طاقت سوز راه گم کرده روز بیوم بحال خراب و کمال اضطراب بانوج تکست موج خود ملحق  
 گردیدند و غرض عجب صعب است شد و آفت از حد مزید بر آوارگان تیره ناکامی گذشت که چند روز  
 و آند و چاره مطلق بهم نرسید قلیله جوار که بحال کنی بسیار بهم می رسانیدند چون هرگز می خوردند و اقلان و  
 خیرال بحال تباه و روز سیاه طریق قرار بیابان و خطر از سپردند اسپان و شتران و گاو و آن بار بردار  
 می مردند و در معاصمه متعوت که ازین ملک در سر میزد داشتند سلامت سر غنیمت کانی داشتند  
 لشکر اسلام نیز از طولانی منازل و نمایانی آب قلیله تیر کاشیده کار بجای رسیده بود که

رو پیرا چهار آثار خود و برنج بعد از پنج بسیار هم یافته نمی شد و گندم مفتوح و مطلق محض فضل  
 الهی و اقبال ابد القصال جناب عالی صد معین بود که مجاهدان دین متین موافق آیه کریمه ان الله  
 مع الصابرين پاسبان صبر از رکاب هست بر نیاورده و عنان استقلال از دست نداده و فقر  
 و فاقه تحمل تکالیف شاقه شده مانند شیر گرسنه در جستجوی طعم یعنی طلبکاری مخاذیل ذلیل نیستند  
 چون آن جماعه بے ناموس و ننگ صفت عافیت بر خود تنگ دیدند از گذر موضع جعد را حطم  
 با آنکه در پاس گنگ پاسبان نبود خود را در آب زدند و پرتال آن کثرت در آب رفت و بعضی آب  
 از سر گزشت با نهار خواری و گلوں ساری از گرداب برآمده راه چاند اگر فتند غلام نظر بر این که  
 آن طرف دریا کثرت جھاڑی و ویرانی ملک تا یابی غله بر تبه کمال است و از چنان بافتن  
 گویا لشکر خود را بدست خود گشتن است زیاده برین بکام سعی مشی نمودن مناسب ندیده بر کنار رود  
 جهت آسایش سپاه و دریافت خبر آنجا تباہ که کجا و کجا هم راه می روند توقف نمودند هر کاره با  
 فرستاده که پی در پی خبر می رسانیده باشند نسبت و کم بنا بر اینکه مقهوران با زاین طرف دریا  
 آمده بر محالآت آرا گیر و الیکندل دست اندازی ننمایند بجانب کھم میٹ روانه شد بفضل الهی  
 و اقبال عالی تعاقب اشقیان چنانچه باید عمل آمد قسمی تفرقه بحال آن فرقه راه یافت که جسمی  
 بے جنگ آوار کھجرات عدم شدند و اکثر در دریا گنگ غرق بجز غنا گشتند و در آب  
 بسیار از عدم آب و علف رده نور و دشت تلف شدند و بنوا جبهه بہادر خان مکر نوشت که با جمعیت  
 خود و اشوارا و زمیندار گذر پالونچہ را مسدود سازد خان مذکور عمداً طرفت نلکنڈہ رفت اگر کینزار  
 پیاده ہم برگذری بود یک کس از زمره مقهوران جانب نمی شد بحال در باب آمدن غلام بخصی  
 کہ از روس قد موسی بمرتبہ کمال یا توقف چند روز درین ضلع تاریدن خبر را با ضلالت که گیار  
 و ناسروا راں کہ ام سمیت پریشان شدند ہر چه امر

بعد از چند سالی از آنجا معاودت کرده بچیدرا آباد آمد و مدتی با نظام همام پرداخت  
 و صلابت او در دل صغیر و کبیر جاگیر بود چون خان مذکور متشرع و متورع بود در منع ابواب  
 مناهی بیشتر تا کیه نمود بیگم بازار حیدرآباد که آن طروت موسی آباد کرده و والده ناصر جنگ بهادر  
 است و در آنجا بیشتر آبادی شراب خانه و سیندی خانه می باشد تا راج کر و امندان الشن بیگم صفا  
 بحضور رسید بنا بر خاطر داشت بیگم صاحب بندگان عالی عوض خاں بهادر را تغیر فرموده  
 از تغیر ایشان خدمت نیابت صوبداری حیدرآباد نورالدین خاں بهادر فوجدار معزول  
 سیکا کول و راجبندی می مفوض فرمودند خان منصوب هم دیرینه و مدبر بود آئین شایان  
 ضبط و ربط نمود و بدفعات غنیمتیم را تنبیه کرد.

## ذکر تسخیر قلعه ترچناپلی و ملک ارکاٹ

در ملک کرناٹ یعنی ارکاٹ سعادت اللہ خاں بهادر نواتیه از حضور خدمت آنجا در  
 بعد حلت او در آن ضلع تخیل راه یافته اندا بندگان عالی به کرناٹ متوجه شده قلعه ترچناپلی  
 را که حصار است قوی اساس و در قبضه مراری مرهبط بود محاصره کردند تمام موسم بارش  
 بهمانجا منقضی شد و راجه چند سین و هشتم خاں بهادر بخشی الملک در مورچال انتقال کردند  
 بنزار جز ثقیل قلعه مفتوح گردید در آنجا قلعه را گذاشته بارکاٹ تشریف آوردند و آن ملک  
 را بحیطه تصرف آوردند خدمت فوجداری آنجا که بمنزله صوبداری است به عبداللہ خاں بهادر  
 مفوض فرمودند بقصای آبی خاں مذکور یکا یک شادی مرگ شد بندگان عالی نورالدین  
 خاں بهادر را از حیدرآباد طلب کرده از راه قدر شناسی تعلقه ارکاٹ تفویض نموده خود  
 بچیدرآباد تشریف آوردند و سراسر آن خاں کهنی را بنیابت نظامت حیدرآباد گذاشته

بخت نبیاد در فتنه چچا دنی فرمودند چون هر سال بعد بقصناست موسم بارش لشکر کشی مقرر بود و  
 کوچ فرموده انتظام بخش ممالک می بودند بعد دو سال باز اتفاق قشلاق بجهت آباد شد درین وقت  
 بقصناست محبت و مراهم پدیری ناصر جنگ بهادر را که در پایه اعتراضی بودند مورد تفضلات  
 و نوازش کرده صوبه داری بخت نبیاد تقویض نموده وقت رخصت حکم شد که از جلودار مبارک  
 شاد دیانه نواخته سوار شدند ناصر جنگ بهادر حساب لار شاد دیانه نواخته داخل خمیه شدند  
 و روانه بخت نبیاد گشتند و پورن چند دیوان ناصرالدوله مرحوم را که مقصدی مستدین و کار دان بود  
 بخدمت دیوانی سرکار فیض آثار سرافراز کرده سه هزار روپیه در راه و خطاب برای عطا کردند  
 که مذکور بدیانت و امانت رسائی تمام امور دیوانی سرانجام می داد و یو باقیو امور و تفضلات  
 عالی می شد بعد سیری شدن ایام برسات رایات عالیات بطرف دریای کشنابرابر  
 ضابطی جاگیر اوداجی چون مرهطه که معاتب شده بودند نهضت فرمودند بعد ضابطی جاگیر و اخراج  
 او منهبان اقبال خبر رسانیدند که بابوچی ناکم مرهطه ناسردار بالاجی را و با جمعیت پنجاه هزار  
 سوار متصل لشکر فیروزی رسیده هندانگه و محاللات و کچرپیا و بعضی کارخانجات و قلعه اکیتر کن  
 دریای بهیمیر واقع است گزاشته بر لب تنبیه و کوچ کردند در اول کوچ وکیل ناسردار مذکور آمده  
 بر سر راه فیل سواری مبارک بر زمین غلطیده عرض نمود که موکل غلام طاقت و جرات مقابل  
 لشکر فیروزی اثر ندارد و باراده ملازمت خود را باین طرف رسانیده توجه خود بدولت برآ  
 جنگ او از چه راه است - بندگان عالی القیاس او را پذیرفته پورشس موقوف فرمودند  
 چون بساعت سعید باین عزم سوار شده بودند بمفاصله یک نیم کرده حکم استاد رایات و خمیه شد  
 و در آنجا داخل خمیه گردیده مقامات فرمودند روز سیوم بابوچی ناکم بانبوه بسیار بر لب ملاز  
 در شکر آمده بامعدون از رفقاء دیوان خانه مبارک باریافت و شرف ملازمت حاصل کرد

و نذر گزاینده آداب شایسته بجا آورد. خود بدولت و اقبال از راه نوازش تفضلات بجانش  
 نزو و خلعت و اسب انعام داده دستوری مراجعت بخشیدند. بعد از کوچ ناگه مذکور پسر نگاه  
 و خدمت محفل و کپوری با از قلعه اکیه طلبیده و از سیر و شکار و سبیل مشکینات آن ضلع فراغ خاطر حاصل  
 کرده بنازل طویل بجانب الکنده که بجایگیر مترتب خان و کهنی بود و خان شاره الیه وفات یافته  
 برادرش منور بی خان در تصرف خود داشت متوجه شدند و باستعمال تمام در آنجا رسیده اطراف  
 قلعه مورچان تقسیم کردند. دست سه ماه محاصره قلعه ماند درین عرصه رنگرطه و کجاوه و زرد بانا تیار  
 شده وقت یورش نزدیک شد. محصوران اسیر شدند. منور بی خان بواسطت اجبه همچو آمد  
 ملازمت حاصل کرد. خود بدولت یقلعه نموده و قلعه را به ابراهیم نور خان پسر مترخان مرحوم منقح  
 فرموده و از آنجا کوچ کرد و بهیدر آباد تشریف آورده چهاونی فرمودند چهار ماه بارش بسیر باغات  
 و شکار و او را پرده خسته بعد هنگام بارش کوچ کرد و سیر کنان و شکار افکنان تا او کن گیر تشریف  
 برده و از آنجا براسه چهاونی نخبه بنیاد منضت نمودند. بعد چندگاه باستماع اخبار آمدن ابدالی  
 بعزم هندوستان حکم طلب از حضور پسر شاه بادشاه بنام بندگان عالی رسیده باین غریمت  
 بر برهان پور تشریف آوردند و از راه فرقت هندوستان مصمم بود. درین اثنا اخبار از شاه جهان آمد  
 رسید که شاهزاده احمد شاه و قمر الدین خان وزیر الممالک با فوج گران و دیگر امرای عالی شان  
 از حضور بادشاه براسه بنیاد ابدالی گمراه برآمده در نزدیکی پانی پت مقابله و مجادله روداد. قمر الدین  
 خان بمادر وزیر الممالک بضر بگلوله توپ جان حق تسلیم نمود و میر منور پسر وزیر الممالک سینه معنی را  
 اخفا داشته پاسه ثبات و رزین بجناب مستعد شد. باقتضای تقدیر آتش در راه براسه بان و  
 با روست که مردم ابدالی از هندوستان بجا رست برده بودند افتاد و همه سکیارگی آن منتشر شده فوج  
 ابدالی را حنا لیس ساخت و شکست عظیم بر آن شکار افتاد. میر منور تعاقب کنان را سرحد ولایت آنها

رفت شکست عظیم داد و احمد شاه بهمان دستخ و نصرت معاودت بهار سلطنت نمود. بعد از  
 چند روز محمد شاه بادشاه بعارضه جسمانی ازین عالم رحلت نمود. در این ایام آصف جاه نظام  
 الملک بهادر روزی بشکار سوار شده متصل کراره شکار نیله گا و گردن نیله گا و ضرب تفنگ  
 خورده راست بسوس نواب دوید و نزدیکتر رسید بود خود بدولت سنان بر روز دند و مرد  
 دیگر هم رسیده نیله گا و را از پا انداختند. از همان روز عارضه بدست قدسی صفات رود داد  
 درین اثنا خبر فتح شاهزاده و انتقال محمد شاه بادشاه و جلوس احمد شاه بمساج قدسی سیده  
 خورده نگین شدند و در عین بیماری بعزم خجسته بنیاد داخل پیشخانه شدند لکن روز بروز مزاج  
 ناتوان گردید و بیماری بشدت کشید. در حالت هوش ناصر جنگ بهادر را که همراه رکاب بود  
 از جمیع مراتب آگاه ساخته و بوصایای سوس مندر پرداخته افراد گوشواره خزان که پنج کرور روزه  
 مع اشرفی و هون در قلعه کلکنده و دو کرور و پیم در قلعه امیر در آن وقت موجود بود و آخر خزان  
 و جواهر رکاب حجت بنیاد ایشان سپرده در <sup>۱۱۴۱</sup> کهنار و یکصد و شصت و یک هجری بجز  
 هشتاد سال بسوس دار الملک بقا و حبت المادوی رحلت فرمودند این بیت تاریخ رحلت است.

### بیت تاریخ

زنگ طرب ز رخ جهان رفت صد حیف که آصف زمان رفت

از غرائب تقدیر آنکه ایام سلطنت محمد شاه و صوبداری دکن آصف جاه سی سال موافق است  
 و وفات هم در یک سال شده. ناصر جنگ بهادر در تابوت پدر بزرگوار را با سامان تزک سواری و آنه رود  
 منوره شاه برهان الدین اولیا نموده متصل مرقع عالمگیر بادشاه خلد مکالمه رفتن کردند عجب امیر  
 و صاحب تدبیر بود. نظام عالم وابسته بک صائب و داشت خلق اللدین معدلتا و آب سوگی  
 تمام بسیر بود معنی صاحب السیف و القلم در شان و صادق و لائق می آید در علم و فضل و هنر و سیاق

و شعروانشاعلم استادی می افراشت و مقدمات مالی و ملکی بتدبیر خود انصرام داده محتاج  
بخشی و دیوان نبود۔ و در ریاضت و پاس شریعت حدیث نداشت، و در بختن خون کسے  
که اگر خونی ہم با شد در ریاست خود گاہے حکم کر دند۔ چنانچہ متوسل خاں بہادری قصیدہ در وصف  
آں آصف زمان طرح داده۔ این ابیات از آں قصیدہ است۔

### وصف آصف جاہ

قبلہ طاعاتِ مردم کعبہ حاجاتِ خلق  
عمدہ اعوانِ سلطان قدوہ اہل جہاں  
آں کریم ابن الکریم ارفع الشانے کہ ہست  
مسند آرا ہر کجا گرد و دماغ صاحبش  
ابرنیسان کفش چوں جوہر افشانی کند  
احتشاش گر کند منع معنی این چنین  
حدت آں طسبع را نامزم کہ در یک دم ز دل  
مشکلات مخزن اسرار را با فہم او  
جرات او ہر کجا شد طالب مرد نبرد  
اہل دانش دوستا عالیجناب صاحب  
قدرداں اہل فضیلت را کسے غیر از تو نیست  
می شود از سر مد خط تو مینا چشم کور  
کار فرما تا بہ تیغ حدت طبعت شدی  
گر ز نظم تازہ اسلوبت شنیدے یک سخن

سرور دانشوران داد اہل ملک اوری  
شمع بزم رزم و شیر بیشیہ زور آوری  
آبروے ملک ہندستان زوالا گوہری  
آسماں از کاشاں بند و نطق چا کری  
ساحت رفسے زمین گرد و بساط جوہری  
زہرہ تائب می شود از پیشہ خنیاگری  
قطع صد مشکل کند چوں ذوالفقار حیدری  
میواں خواندن رواں چوں اوقات ببری  
بر سر ستم تلاشاں کرد مغفر معجری  
لے بشانت نازل آیات ہنر پروری  
اسے تر ابر کا فہ اہل فضیلت سروری  
می برد لفظ شفا بخش ز گوشش کروری  
خوش بضبط آوردہ معمورہ دانشوری  
خوش را ناظم دانستے سخن سنج ببری



در فضا سے مدح کے لئے روشنت تارفتہ اند  
 خارج جوئے زیر پایش کس خاشاکس ہرگز نکر د  
 آفتاب اوج اقبالی و از خلق کریم  
 خم نمی گردد سرم جز بر سر درگاہ تو  
 گر چه از ہر در تو ام گفت صد وقت سخن  
 بدست ہجو توئی گفتن نہ صد چوں من است  
 می کشم دست و دعا سے وقت سرمی کنم  
 از گرافشانی نیسان احسان تو باد

ماہ کوئے از پدر چاچی برد و مہر از انوری  
 تابروں آوردہ دست عدالت گشتری  
 بے تفاوت گرم باشاہ و گدا بر بخوری  
 و از ہمیں در گاہ می دارم امید سروری  
 نیستم ہچوں سخن سخنان دیگر ہر دری  
 کمتر من از مغری بیش تو از سخنبری  
 حاضران ہم می کنند آہیں ز نیکو محضری  
 حبیب و دامان سخن سخنان عالم را پری

از بسکہ آل امیر الامیر طبع رسا و موزون اشت گاہ گاہ بنا بر تفتن طبع مائل بشعر بود و دیوان خود  
 را بر صفحہ دہر یادگار گزاشت۔ در اوائل شاکر تخلص میکردند۔ بعد زین کہ خطاب آصفیابی یافتند  
 آصفی تخلص مینمودند۔ این نغزل ز واردات طبع مبارک دست نغزل

عیش است در آن خانہ کہ بستر نتوان یافت  
 اسباب تردد ہمہ کسیر نتوان یافت  
 این طائر فرصت کہ چوں بر قیاست پرفشان  
 در دام عمل گیر کہ دیگر نتوان یافت  
 از شرم رسا جلوہ آل حسن دل آزار  
 در خانہ آئینہ کمر نتوان یافت  
 ہوئے اگر از درد کشم روز قیامت  
 بر باد رود قمر محشر نتوان یافت  
 شاکر ز حدیث نبوی می کشم این جام  
 جز مہر علی آب ز کوثر نتوان یافت

اولاد آصفی چاہنچ خلف نامدار غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ در ہندوستان  
 و در دکن نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ و میر سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ  
 و میر نظام علی خاں بہادر اسد جنگ میر محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ میر غزل علی خاں بہادر

## جلوس احمد شاه با دشاہ خلف محمد شاه

در سال یک هزار و یکصد و شصت و یک هجری احمد شاه با دشاہ تخت سلطنت  
 شاهجهان آباد جلوس کرده خطبه و سکه در ممالک خود جاری شد و در دکن نواب صرنگ بها  
 بعد از سه روز وفات نواب مغفرت آیت‌مصل زین آباد برهان پور بر وسای دولت گن گشته  
 با تمام فرمودند جمیع ارکان و اعیان دولت بجز منوره نذر گزارانیدند بعد استمال تسلی خاطر  
 جمیع بنده با بطرف نجسته بنیاد کوچ نمودند از نزدیک شکر کهرله راس پورن چند دیوان ابراهیم  
 تحصیل زندگال صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد مع فوج شایان روانه فرمودند چنانچه راس  
 مذکور به تردوات و حذر سی در عرصه یک سال هشتاد و یک و پیه بعضی حصول آورده داخل خزان  
 قلعه محمد نگر نمود و خود بدولت میر عبدالرزاق خان خلعت یوانی سرکار و خطاب شاهانوز خان  
 بهادر عطا فرموده مدالیهام رسانفتند و رسید شمت خان پشتر شتم خال بهادر را تغییر فرموده خلعت  
 بخشگی گری و کن محمد انور خان دادند و کوچ کوچ بخرجه بنیاد سیده داخل و تخانه شدند  
 و ایام چهارونی عیش و عشرت گزارانیده با بطرف برهان پور کوچ نموده تا کنار زرد جلوه افرو  
 شده دو ماه مقامات داشتند بتا بر ملازمت احمد شاه با دشاہ و حصول مند صوبداری دکن مرکوز  
 خاطر بود درین ضمن نوشجات ارکان حضور رسیده لهذا خزانه آسیر که دولاک و پیه بود همراه  
 گرفته شروع موسم بارش از آنجا معاودت کرده در خجسته بنیاد چهارونی فرمودند

تخل سواری نظام الدوله ناصر جنگ بهادر

درین ایام فرمان احمد شاه با دشاہ متضمن صوبداری دکن مع خلعت و حقیقه و سرچ مرصع  
 و فیل صادر شد نواب مدار سواری بخل بسیار تیار کرده سوار شدند و دو صد زنجیر فیل کوه گنیل

که خرطوم و پیشانی هر فیل برنگ سلوان منقش یافته و اسپان عربی و ترکی و تازی از جنای  
 اقسام رنگ نگین شده و زینها سه زرد و زر بر آن نهاده موازی هفت نشان از بوطه های  
 طلائی بر فیلان کوه نشان که با جلمه های و سیر بهای سه زرد و وزی و سل و کلابتونی آراسته بودند  
 و پیش هر نشان طائفه بختان دکهنی با ساز و نوامیر رفتند عقب نشان اول پنجاه زنجیر فیل کجبال که هر یک  
 حوضه فیل از باناست ترتیب یافته و در هر حوضه دو جوان مسلح شسته و در ضرب بندوق بر چوب  
 حوضه تعبیه یافته مصف بسته می رفتند و پس نشان دوم یکصد نفر شتر تال و گهوڑا تال تریب صد  
 اس و بعد نشان سوم یکصد نفر شتر پیچی بان و عقب نشان چهارم اسپان سرانواز و دکنه و غیره  
 سامان نوبت آواز خوش و الحان دکهنی ترنم پیرامی رفتند و نخستین بعد هر نشان فیله جزا تال انداز  
 و خاصه برداران باغلات بانای تازه بتازه و رنگ برنگ بتزک تمام پایه بیایه قدم بقدم  
 می رفتند و در زنجیر فیل دلاور بارگستوان که از سر تا پا غرق آهن بودند و بالاسه آن هر دو  
 دو و جوان تهن با زره و کت و خود مسلح شسته و در باش و وزبانی در دست داشته استعمال در  
 داشتند و یک زنجیر فیل گستوان زیر طوع بود و اکثر از مردم شاگرد پیشه با عهد اسپان سرکا  
 سوار بودند و خود بدولت بنا بر تعظیم فرمان بادشاهی بر اسپ پری شامل که بر گینسی و زیبانی  
 نام بر سه سواری خاصه آراستگی یافته بود سوار شده و جمیع امراداران دولت تکلف و تزئین کامل  
 ساز و یراق درست کرده بر اسپان خوش قمار سوار شده در رکاب نصرت آیدند و سی هزار  
 سوار جزا که بسبب ایام چهاونی همین قدر در بلده بود در جلو و فور حاضر شد و هفت زنجیر فیل  
 زیر بارهاهی مراتب یازده زنجیر فیل نقاره و چهل فیل عماری خدمت محل و پنجاه عماری فیل بر سه سواری  
 امراد رساله داران و مقربان عقب سواری مبارک میرفت. این تزک و هشتم بفرمان باری  
 که در میدان مجدی باغ مقرر یافته خیمه استاده بود تشریف برده و خلعت پوشیده و فرمان با

سرپیچ و چغیہ بر سر نهاده و آداب بجا آورده بر فیله که پوشش عماری و جل و سری زرد و زنی  
 مغرق و مسلسل کلا بتونی داشت و جمائل و دچی از قرصهای طلا ساخته بودند سوار شده و  
 شاد و یانه نواخته بشان و شوکت سلطانی در محرمی باغ بنا بر ملاحظه و مشاهدہ مخلفه فرج و شکاکت پخت  
 تشریف از زانی داشته بر وسادہ جاہ و جلال متکمن شدند و در میدان باغ که وسعت کرده ا دارد  
 سه صد عرابه اضربا توپ خرد و کلان بصفت بندی نهاده و جزائل اندازان که ہشت ہزار  
 بودند و خاصہ برداران قریب یک ہزار و پیا دہ ہاست بر قندازبے شمار استادہ بودند حکم شد  
 فیضان را در میدان بمقابلہ توپ خانہ آورده سواران اطراف احاطہ نمایند تا فیضان از شکاک  
 توپ خانہ تگریزند۔ بعد ایں بند و نسبت حسب الامر شاد عالی تمام توپ خانہ و جزائل و بندوق یک دفعہ  
 آتش دادند زلزله اعظیم بر زمین افتاد کہ تا دہ کردہ گوش انسان کر شد۔ بعضی فیضان نامی  
 پا برجا مانده در اختیار فیلبانمان ماندند و حلقہ باہر سو کہ می راندند می کردند۔ از انجملہ یک فیل در گاہ  
 قلی خان نہایت دلیر و میا ک بود کہ چون مستان حملہا بر روی توپ خانہ می دوید و باقی فیضان  
 دم در سرین انداختہ بول و ہراس تمام ریدکنان و بولان فگنناں دو دو کردہ گر نیختہ می رفتند  
 سواران نیزہ باز و دمانکیہا و چرخ بازاں حلقہ کردہ از دور باز می آوردند۔ همچنین سہ نسبت  
 شکاکت و تماشاک عجیب بنظر مبارک و جمیع بندہ ہا در آمد۔ بعد از ان برخاستہ و قبیل سواری خان  
 سوار شدہ و شاد و یانه نواختہ و بر غراب و مسکینان شہر بہر دو دست زرباشی کردہ دخل و تخاص  
 مبارک شدند و جشن شاپانہ آراستہ بعیش و عشرت کوشیدند۔ در ان هنگام خدا بنہ خان را تعلقہ  
 صوبداری حیدرآباد و میر حافظ خان را مستصدی گری حیدرآباد و خواجہ نعمت اللہ خان بہا  
 تہو جنگا پسرخواجہ عبداللہ خان را فوجداری را جبندی مفوض فرمودہ عزرا و نصیب اکثر  
 کار پردازان حضور و در محل آوردند و خاطر مبارک از جمیع امورات مالی و ملکی جمع ساختند

چون زمانه غدار و سپهر کفر قرار همواره در صد آزار و لبا است بازی تا زود آنجست بقوله  
اینکه - ۵

انجام عیشش زود با انجام می رسد یک هفته شادمانی نگزارد پیش نیست  
توضیح این مقال اینگونه -

## ذکر جناب صاحب هدایت محی الدین خاں

نواب مغفرت آسب آصفیاه مغفورین حیات خود هدایت محی الدین خاں پسر متوسل خاں  
بها در نواکسند نمود را صوبه ارمی ملک مع قلعه اوزنی مفوض در احوال سر ایام خود بنا بر مزید  
مهر و محبت و اعتماد بسیار و از حضور محمد شاه و شاه خطاب سعد الله خاں بها در مظفر جناب  
بنام او پذیرا گشتانیده در ظل فرست صوبجات دکن فرمودند و تو جهات به غایات مبذل  
حالش داشتند - چون هدایت محی الدین خاں زهد و تقوی و ورزیده برخلاف شیوه  
متوسل خاں بها در خمس لا اوقاست در عبادت اقدام می داشت نواب مغفرت آسب از ایشان  
بسیار راضی و خوشنود بودند - چنانچه روزی وقت در بار متوسل خاں بها در هدایت محی الدین  
خاں بر لب بحر آمدند و بعد بر خاست بخانه خود روانه شدند در آن اثنا نواب مغفرت آسب  
زبانی سیر لوفقر خاں این شعر عربی بمتوسل خاں بها در گفته فرستادند - شعر

شیدان عجیبان هما ابر من یخ شیخیت صبی و صبی یتشیر

نواب صاحبها در اندک از هدایت محی الدین خاں از سابق سوره المزاج بودند - بعد  
انتقال نواب مغفرت آسب بعضی مغویان خانه بر انداز مظفر جناب زیاده تر و غلانی دنیا بین

۵ دو چیز عجیبانه که آن سردانج است پیر که حرکات بکلی نماید و بچه که حرکات پیری نماید

عداوت دلی انداختند از آنجمله چند اصحاب نبی ائمه سرشار آنها بود. چون فرج منصرف شد نگاشت  
 کثیر و مسرا بنجام آلات حرب زیاده از سابق درست نموده چند اصحاب را بخطاب انوارخان بها  
 ملقب کرده دیوان خود نمود. نواب ناصر جنگ بهادر با تمام این اخبار شاه نوارخان بهادر  
 مدارالمهام را با فوج شالسته براس نظام آن ضلع بطور منقلبه خصصت فرمودند منظر جنگ بجز در تمام  
 این خبر تبذیر خدا نوارخان از ادھونی کوچ کرده بسرعت تمام بارکات شتافت. انورالدین خان  
 بهادر شہامت جنگ که فوجدار ارکات بود چون از این اندیشه فارغ گشت فکرشست فوج او جابجا  
 در حفاظت تحتانجات متفرق و هنگام بارش بود از حد و شایس خبر یکایک میدان هدایت محلی الدین  
 خان لاچار با جمعیت قلیل موجوده سوار شده بجنگ ایستاد و از طرفین جدال سخت در پیوست  
 از آنجا که انورالدین خان بهادر شجاع و نیک نام و نیک نیت بود در آخر عمر دروغ بیوفانی مناسب حال  
 ندیده و بیاسداری حقوق نیک خداوند نعمت جانفشانی نموده بدرجه شہادت فائز گردید منظر جنگ  
 فتحیاب شده و غنائم موفور و سامان بسیار بدست آورده بارکات متصرف شد. نواب ناصر جنگ  
 بهادر با تمام بیداری فتنه و شہادت انورالدین خان بهادر شہامت جنگ بغرم تبذیر منظر جنگ  
 از بلده خمیسه بنیاد کوچ فرمودند و عبور در پیکر کشنا کردند. شاه نوارخان بهادر مدارالمهام که بطریق  
 منقلبه پیشتر رفته و جرات پیشقدمی نیافته برکنار کشنا مقامات داشت محض عساکر منصور شد.  
 منظر جنگ تاب استقامت مقاومت ندیده بصلاح چندا بطرف بندر بھوپل پوری در پناه کوه  
 قرنگی رفت. خود بدولت بارکات تشریف آورده و محمد علی خان پسر انورالدین خان شہید را  
 بفرج داری ارکات بدستور پیدر مستقل گردانیدند و در نظام آن ملک پرداختند چون بارش بر  
 رسید چنین وقت صدر جنگ ندیده در بلده ارکات چھاؤنی فرمودند و بعد از چھاؤنی با  
 لشکر یک تاک سوار و پیاده از ملا زمان سرکار و سرداران مرہٹہ اسے منصبدار و افغانان کرپ

و شاه نور و پالیگران و زمینداران کرناک بار او جنگ کوچ فرموده مظفر جنگ تیز و تیر  
 چند جمعیت کثیر از فرنگی و گارڈی و اضراب از نزد کورند و بطریق کمک گت فترت جنگ استقبال  
 نمود. هر دو لشکر بترتیب صفوف فوج بمقابل یک گروه ایستاده گوله اندازی و بان اندازی  
 شروع کردند. از صبح تا شام و از شام تا صبح هر دو لشکر مسلح و سوار در مصاف تیار و بیدار بودند  
 سولے توپ و بان هیچ حرکت یورش و حمله نپهورتیاد. باوصفت آن در فوج مخالف نزلت و خند  
 راه یافت. چند تاب نیاورده مع فوج کثیر و فرنگیان و گارڈیان و غیره چار گھڑی شب بانی مانده  
 بطرف پهلپوری راه نهریت سپرد. چون این خبر به نواب ناصر جنگ رسید اکثر سرداران را با فوج  
 تعیین کردند که منتهزماں راتعاقب کرده قتل و اسیر سازند. چون مغزوران پیشتر گرنجته بودند تیز روی  
 کرده به پناه قلعه رفتند. فوج سرکار معاودت نمود. چون روز روشن شد و مفهوم گشت که  
 مظفر جنگ از معرکه روگردان شدن ننگ و عار دانسته با فوج قبیلے ایستاده است حسب الامر  
 بعضی امر پیشتر رفته مظفر جنگ را که بریل سوار بود استمالت کرده در لشکر فیروزی اثر آوردند حکم  
 شد که مقید نگاهازند و شادمانه فتح نواخته داخل خمیه شدند. امرا و ارکان حضور آداب بجا آوردند  
 و نذر گزرائیدند و مشیر دولت صلاح معاودت دادند. چون قضاکارها داشت صلاح  
 دو لتخواهان منظور شد. چون قبائل مظفر جنگ در بند پهلپوری بودند رخنه فساد قائم تصور فرموده بر  
 فرستادن آنها به کورند و حکم شد چند اخیله سازی نموده دریں امر به کورند و مانع آمدن نواب ناصر جنگ  
 بهادار از عدم انقیاد بر فرنگی برهم شده بعزم تخریب پهلپوری و استیصال فرنگیان متوجه شدند. چون  
 موکب ظفر کوکب در سواد چنجی دایره نمود بارش شب و روز نبوسع شدت داشت که احدی را  
 یارای حرکت نبود. دریں فرصت چند ابا اکثری از سرداران بشکر فیروزی ساخت کرد و فرنگیان  
 راهبره گرفته قصه شنجون نمود. اکثر دلتخواهان و جاسوسان از تیز ویر چند از شنجون فرنگی عرض نمودند. لاکن

خود بدولت براس و سواکسین نهادیم کرده فکر که بایست و احتیاط را شایان بود فعل  
 نیامورده غافل ماندند تا آنکه بتیان شازدهم ماه محرم سلسله جوی سرانجام شد مطابق سلسله  
 کینمزد و یکصد و شصت و سه هجری چهارم گهری شب باقی مانده شبخیز بر لشکر رسید و فرنگیان  
 توپ اندازی کردند - نوح و سپاه منتظر صد و نهاره بود اما کن نهاره نشاند و فرج تیار نگرید  
 و گلو ایستاد توپ در خمیه رسیده سرانجام بار آتش در گرفت - آن وقت خود بدولت وضو کرد  
 و بحباب آبی مشاجرات نموده بر فیل خاصه که حاضر بود سوار شده با معشوقه از مقر بان حضور  
 بطرف بهادرخان عرفت بهادرخانان که نوح و اله متوجه شدند خان مذکور سپهر الف خاں  
 ابن ابراهیم خاں برادر وادخان بود که از اباعن جد کر نزل جاگیر داشت و حقوق قواب  
 معفرت آکب بر حالش فراوان - باوصف جرم عظیم که همت یار خاں بهادر را کشته اغراض فرمود  
 از خون او در گذشته مورد تفضلات و شتمند و خود بدولت نیز بخیرخواهی ظاهری و اخلاص و  
 اعتماد تمام داشتند - این قصد بطرف او توجه کردند تا آنکه شب که باقی است بگذرد  
 و صبح شود آنگاه بر مخالفان و فرنگیان پیش کشیدند که در قتل رسانند از نیزگی سپهر خاں بجز رسیدن نزدیک  
 آن فغان بی ایمان منکریم و نوح سرانجام سوابق حقوق را حقوق مبدل ساخته سبب محابا دید  
 در آنست تفتنگ سر واداشت قضا خطا کرده راست تیر تفتنگ بسینه مبارک رسید  
 و روح نورانی از پیکر جسمانی پر واز کرد جهان دم شهید مظلوم شدند - افغانان فیل خود را مانده چاندخان  
 میدان را گفت که فیل بنشان - چاندخان از پردلی جواب داد که فیل شایان را بکلمه بچو تو بیایان  
 نمی توانم نشانید - آن ملعون چاندخان راهم گشته و فیل سواری خاصه را نشانید سر مبارک آید  
 بر نیزه گردانید چون سپاه بسبب نشدن نهاره تیار نشده بود و بسبب شب گلوله و مسافت  
 مشغول و تزلزل عظیم در سواری فرسوده بود چون صبح روشن شد از معاشه این حال رخسار محشر انگیز



و اولیلا کتاں از دست خوشنوار که انوفج کر بلا بود هر کس خود را بطرف کشید - خزانہ و جواہر  
 و توشی خانہ و دو اب و دفاتر و اسباب سرکار و شکر یاں بغارت رفت عالی تہ و بالا شد  
 بعضے از بندہ ہائے دل سوز تابوت نواب شہید را برداشتہ بچید را آباد در آوردند و ازین جا بختہ بنیاد  
 بردہ در موضہ سورہ حضرت شاہ برہان الدین اولیا بجوار مرقد نواب مغفرت آگہ مدفون ساختند  
 در ہر دیہ و مکان و بلدہ کہ تابوت رسیدہ بود چہلہ نواب شہید مقرر شدہ جہتہ کوسوانی استاد  
 می نمایند و کرامات جاری است - بیان وصف جوہر اہبت و ایالت اک امیر عادل آباد  
 از عقول انعام است لکن زمانہ امان نہاد کہ چند سے انتظام بخش ہمانیاں جنین ستر نامہ  
 باشد - مزاج مبارک اکثر اوقات مائل تصنیف شعر فارسی و ہندی نیز بود - و دیوان ایشان  
 یادگار زبان است ناصر مخلص میگردند - این شعرا از نثر ادب و الا است - غزل

دہانش تنگ شکر آفریدند      دولب قند مکر آفریدند  
 ترا خورشید انور آفریدند      مرا از ذرہ کستہ آفریدند  
 کرم کن یا علی ما در شماریم      ترا سائی کو ترا آفریدند

دل صافی کہ ما داریم ناصر

چو شبہم پاک گوہر آفریدند

این شعرا تاریخ دوم ماہ محرم سال ۱۱۰۰ ہجری نزدیک یام شہادت خود تصنیف فرمودہ بودند -

غزل

چہ بچیند کسے از آشنائی      کہ گل گرد بہار سے وفائی  
 ذوق گردانی دارم شد آ      بوقت کار یا ران ریائی  
 مرا کشتی وقامت است کردی      چہ در روز قیامت رونمائی

زخون دیده می خواهد دل من کف پاسه ترا سار و حنائی  
گدائی گر بوس باشد کسے را توان کرد از درد بها گدائی

گدائی از درشت و بخت کن

اگر خواهی تو ناصر بادشائی

قطعه

آب حیوان در گلو چو ل گریه می گردد مرا در مذاقم آتبخش در گلو افتاده است  
کیست ناصر را که بردار و بجز لطف خدا برف بر خاک بذلت شمرسار افتاده است

## ذکر حکومت هدایت محی الدین خان مظفر جنگ

افغانان ملعون و چندل بخت و اثرول مظفر جنگ را از قید بر آورده در جهان خیمها  
نواب شهید بر مسند نشانده و گرد خیمه چو کی و پیره فرنگیان و گار دایان نصب کرده متادی دادند  
که مردم لشکر بخاطر جمعی آمده در مشلماس خود فرود آیند - دوروز عجیب هر اس و دوا همه و تنگه  
عظیم ماند - اکثر سرداران که خود را کتاره کشید و بودند شتر سواران فرستاده طلبید - چون محلات سرکا  
و میر سید محمد خان بهادری صندبت جنگ نیز نظام علی خان بهادری جنگ و میر محمد شریف خان  
بهادری صالت جنگ برادران گرامی نواب شهید و لشکر را بعد از چند روز رفتند و در مظفر جنگ محتمل  
فرستاده و قول و و لاس داد و نزد خود طلبید و همه سرداران لشکر هم بلا چاری جمع شدند شاهنواز  
خان دیوان که در آن وقت برآمده بود راست بخت بنیاد رفت - مظفر جنگ فلک را  
بکام خود دیده رام داس پندت را که سابق پیشکار دیوانی صوبه حیدرآباد بود دیوان خود کرد  
خطاب نامه رگهنا تمه داس بهادری بخشینه لشکر را با نوع دل بهی و تنی اجرت طلب تنخواه

رام خود کرده بتبار اولی شکر گزاری کورند و فرنگی بجانب پهلجی کوچ نموده کورند و راه را  
 در قلعه پهلجی طلبیده شاو ماینها کرد و ضیافت نموده تماشا سینه نگاه باروت که آتش بازی اقسام  
 در آن تعبیه کرده بتکلفت تمام تیار کرده بود و ملاحظه کنانیده موسی بوسی را با پانصد نفر گلاهِ پوش  
 و مظفرخان را با چهار هزار گاروسی و چند اضراب توپ و سامان باروت و غیره بطریق کمک  
 همراه داده مع قبائل و پسران در اخصت نمود. چنانچه از پهلجی کوچ کرده معاودت این صوب  
 نمود و چند را از تغیر محمد علی خان بفوجداری ارکات گذاشت و اکثر بنده را با اوصاف مناصب  
 و خطاب نواخت. اذ آنجا که چرخ نیزنگ ساز و صد و بازی دیگر بود افتاتان بر شجاعت خود زیاده  
 مغرور شده هر روز صد را یزید مردم لشکر گشته ادا پاسه خارج بظهور می آوردند. رفته رفته  
 بر ریچونی رسیده فوج خود را پیشتر فرستاده بند و بستان را و گهاط منچر و از توپ بان  
 و غیره بواقعی کرده خود در لشکر آغاز عناد بظهور آورده بعضی را به سامان موسی بوسی را بخار  
 بردند. موسی بوسی بر هم شده مظفر جنگ ابرک جنگ با افغانان ترغیب کرد. هر چند مظفر  
 فرنگی را فغانید کنفی الفور جنگ با اینها اصلاح نیست انشاء اللہ تعالی بمرور فکر دفع آنها کرده  
 می شود اضطراب نباید کرد. موسی بوسی تحمیل کرده گفت که خوب صاحب را چشم مروت افغانان  
 است. من یکله از صاحبزاده بار همراه گرفته بر لب جنگ میروم و فی الفور دست صلوات  
 را گرفته برخاست. مظفر جنگ لاچار شده طوعاً و کرهاً تقاره نواخته سوار شد. چون سبب  
 عجلت ترفیق صفوف لشکر درست نشده بود یکایک جنگ شروع شد. دست اول  
 افغانان بازی داده سپا شدند. لشکریان که از ظلم آنها عاجز بجا شده بودند بجهت محابا تعاقب  
 نمودند و ازین حرکت سلسله فوج زیاده تر بر هم شد. افغانان عطف عنان کرده از جانب دیگر  
 مانند پروانه که خود را بر شمع زند اسپان تاخته و تیر و بندوق بخاطر نیارده قبله گاه رسید بکوته یراق

پیوستند و اهمیت بهادر کر نول و الیه بقابل منظر جنگ رسیده از یک شست تیر بلاک ساخت  
 همان دم میر محمد حسین خان دیوان دکن چنان تیر و تفنگ برسینه آن ملعون زد که در عمارتی  
 طپیده فی الفور جان داد. راجه رگناتھ داس که در خواصی منظر جنگ نشسته بود فرست بکار برد  
 منظر جنگ بطوریکه نشسته بود قائم داشته و دست او را بیادری دست خود جنبانیده دلاوری  
 را بجنگ اشاره می نمود و حکم شادایانه کرد. فوج افغانان از کشته شدن بهادر بهریت خورد  
 بسیار کشته شدند. بقیه اسیرت جان خود را از معرکه بدر بردند. بهادران لشکر فیروز می سر تسلیم افغان  
 بریده و بلاک نیزه گردانیده در نجاست انداختند. فتح نادر نصیب ولیاست دولت شد. هنگام  
 مراجعت راجه رگناتھ داس بهادر در خواصی نظام علی خان بهادر اسد جنگ کرده بر حال  
 جنبانیدن گرفت و شادایانه نواخته داخل خمیه شدند. در تمام لشکر ریاست ایشان شادایانه  
 و آب فیه بچو باز آمد. از قدرت قادر قدیر و نیزگی تقدیر ظالمان حق فراموش و نیک امان  
 جفاکوش در عرض دو ماه بگردانها بنجارد اصل جهنم شدند و باقی هم ببرد نیست و نابود گشتند.

رباعی

هر روزی که بعرصه آید که منم خود را بجانبان نماید که منم  
 چون کار جهان بر و فراسه گیرد ناگاه اجل زور آید که منم

## ذکر ریاست صلابت جنگ

بعد از غل شدن خیمه ارکان دولت خواستند که در مبارکباد گزرا نند نظام علی خان  
 بهادر فرمودند که نواب میر سید محمد خان بهادر صلابت جنگ ما بجز بزرگ هستند ریاست بند  
 ایشان سزاوار است. چنانچه این صلابت بخاطر عفافیت محلات و ارکان دولت پسند آمد

و ثواب صلابت جنگ بهادر بر سادۀ دولت و ریاست و حکومت دکن جلوه افروز شد بارعام  
فرمودند - برادران و جمیع ارکان و اعیان نذو رگزرا نیده آداب تهنیت بجا آورند و کمر انقیاد بدل  
و جان بسته در عالم و عالمیان نداسد هیچ انان در دادند و لبست خنی و غیر وزمی از انجا کوچ کرده  
لشکر ظفر بهر با جمیع سرداران و کارڈیان متوجه سمت حیدرآباد شد و قلعه ترنگر عرف کر نول بجا گیر  
منظر خان سردار کارڈیان تنخواه گروید - را و بالا ہی پیشوا که قبل ازین با ستماع حادثه بزرگ و ریاست  
منظر جنگ باراده مجادل از پونه برآمده و از نزدیک حیدرآباد عبور کرده رو باں طرف نهاد بود آنکه  
سنگ راه لشکر فیروزی شد - راجه رگھناتھداس بهادر پر خاشن با این گروه شقاوت پزوه در  
هنگام که لشکر از چندین صعوبات بپوشه آمده بود مناسب وقت ندیده بقول آنکه ع -

”دھن سنگ بہ لقمہ دوختہ بہ“

بوعده دو وعید قمانیدہ آں سنگ پیش پارا از راه دور انداخت - ریاست عالیات کوچ بکوچ  
طے منازل و مراحل نموده بفرخندہ بنیاد حیدرآباد رسیدہ سر سواری زمینان بلندہ گزشتہ در میدان  
گوشہ محل داخل خمیہ شدند - سابق فرقہ کارڈیان دریں دیار نبود و کسے نام آہنا نشیند و اینقدر فوج  
فرنگ ہم گاہے نظر مردم این ملک سیدہ از آں وقت خروج و خروج این فریق است - ہنگام  
سواری صفوف کلاہ پوشان و ترک سواران و کافر یان و کارڈیان و نشا ہناسے لو ان و صد  
طنبور فرنگیان و طاسہ و طبل کارڈیان و چابکدستی سواران در شکلک تو پچانہ شان و شوکت  
و شکوہ عظیم داشت - انتظام فوج و چوکی پرہ و قواعد بند و ق آنہا تعلق بیدین دارد - شخصے مقدم  
صنعت کارڈیان خرج نبشتہ چون خبر از لوازم انجام رسیدہ لہذا درین تالیف ظفرہ نقل ان درج نمود شد -

نقل رقعہ مشعر سالان کارڈیان

یا خودیس سرجنیش لائق صوبداری سلامت - دریں دلا امیر دل میخوابد کہ نشان کیب رانی

جماعه صوبداران بر تخته چرخ آسمان علم گردانیده تو شدان همت بر کمر بسته و دستار چکر دار بر سر  
 نهاده طائسه بهار می و طبل و مرفعه و لاوری بنوازد. و کار توس شهرت را در بندوق چتاقی  
 پر کرده بجنگ کوزر ادا و عمل داران زمانه که گاهی ذائقه گوشمال چنانچه فلاس زمانه بخشیده  
 و شکل کونسات حاوشه ندیده اند پرواز و باید که بجز در سیدن و روی با انقیاد و کار دیان صفت  
 روند و پر دل آراسته بزودی آمده مکمل نمایند.

شادی و خرمی بحسان تو باد      کنده بر پای دشمنان تو باد

زود باشد که از سنین اجل      دوخته چشم حاسدان تو باد

آئی آن سپاهی و الایجاتی را در پره حفاظت خویش نگمدار و آئین یا خیر الناصرین -

مواجب شرسری خرمی پنجاه رو پیه و در ماهه سرداران و سواران و کسانان موصوبداران

و کور پرالان و انقیادان و عملداران هزارها و صدها مقرر بود. هزاران مردم اهل حرفه و انقاریان

ملک در آن فرقی رفته نوگردد و زربا پیدا کردند تسلط و رعایت این فرج بر تمامی ممالک کنعانیان

القصه نواب صلابت جنگ بهادر یکا ه بنابر آسودگی سپاه و تیاری کارخانجات

در میدان گوشه محل مقامات کرده پیشتر کوچ فرمودند و یکا کرد و در سپاه از قلعه مجرنگر خزانه همراه

رکاب گرفتند. کوچ کوچ متوجه نجسه بنیاد شده داخل دولت خانه گردیده چهاونی فرمودند

امرا و سرداران با مالکن خود در خدمت یافتند. بعد از دروازه از حضور احمد شاه بادشاه فرمان صوبداری

و کن مع خلعت فاخره و شمشیر و سرچ و چغیه مرصع با یکت بخیر فیل خطاب امیر الممالک ملهم

اصفالدوله میر سید مجر خان بهادر نظر جنگ سپه سردار عز و رو یافت. لهذا تبرکات

سوار شده متصل محرمی باش در فرمان با طری تعظیم و آداب خسروانی در پلخته فرمان گرفتند و

شکاک تو پچانه فرنگک اجناسی شده که لرزه در زمین و کین انگند. از انجاش و یانه نولخته داخل

دو تخته شدند جشن نشاط ترتیب دادند و قلم نگار داشت جاری کردند. بعزم جنگ ببالاجی را و  
 و تیاری فوج و کارخانجات صنایع و غیره قرار واقعی شده نواب موصوف با وصف ایام جوانی  
 از استعداد و هر ذاتی عاری بودند. حق تعالی طالع ارجمند عطا کرده بود که بچنین ریاست دکن  
 سالها کامیاب شدند. راجه رکھنا تھو داس بهادر دیوان مقدمات و معاملات مالی و ملکی  
 سرانجام میداد. براس دستخط چچی شرح دستخط نوشته بنظری گزرانیدند حرفت آن را دیده همان  
 دستخط بر افراد میکردند. بغیر از چچی دستخط کردن نمی دانستند. ازین وجوہات رفته رفته محفل در ملک  
 غنیمت در مال راه یافت چنانچه اظہر من الشمس است حاجت تشریح نیست.

بالجایب انقصائے موسم بارش ریایات عالیات باہتر از آمد و یورش لشکر فتح رہبر بجانب  
 پونہ دہر شد. امرا یان عظام و راجہ عالی مقام باترک و احتشام فوج و قشون قشون  
 مستعد و آمادہ شدہ ضمیمہ لشکر فیروز گری گردانیدند. راو بالاجی پیشوا پر دھان ازین حریمت  
 آگہی یافتہ با فوج خود سبقت نمود. از فوج خجستہ بنیاد جنگ شروع شد. مقهوران تاب توپخانہ  
 فرنگی نیاورده بغاصدہ دور دور بقاعدہ معہودہ خود اطراف لشکر نمودار شدہ و سر جنگہا یافتہ  
 سپاہی گشتند رونے بر کھنڈری و چار کوندا جنگ شدید بیابان آمد، نهر الال مردم از فوج  
 شقی و اصل جنم شدند و از لشکر اسلام ہم بسیار شربت شہادت چشیدند. آخرش مقهوران  
 شقاوت انجام و کافران نافرجام بسیار یکی تمام منہزم شدہ بغاصدہ بعید رفتند. شبے موسی بوسی  
 فرنگی و مظفر خاں گارڈی با فوج و توپخانہ خود مسلح شدہ و از با سوساں خبر طلبیدہ بر فوج غنیم  
 شجوں زدند جمعیت مقهور پرانگندہ و منتشر گردیدہ و بسیارے چوں نپہ جلاج بصدآ توپ  
 برہوا پریدند. بالاجی را و کہ دران وقت در پستش و پوجا بود از بیم جان ترساں و لرزاں و عریاں  
 اگر خیمہ و از گردن زنا گسیختہ نظر و تپ طلا و نقرہ پوجا و صند رو قما و غنالم موفوری سپان بسیار

بدست بہادران فتادہ بفتح و فیروزہ آمدہ ملحق لشکر شد و معسکریہ فیروزہ بتجا قبائل جماعہ  
 ہاشم شکر وہی پونہ رسید تا سخت و تاراج ملک قرار واقعہ نمود۔ نزدیک بود کہ استیصال شقی  
 و اتساع ملک و خاطر خواہ اولیاس دولت شود، درین شناگرانی غلبہ و نایابی چارہ زیادہ  
 از صدر و داد۔ سید لشکر خاں نصیر جنگ و ہمارا و جانوچی نامک بنا لکرجوینت کہ از سابق ارتباط  
 باطنی با بالاجی را و داشتند قابو یافتہ بانواع تمہیدات ارادہ پیشتر فرسخ کنانیدہ لشکر را  
 برگردانیدند و ہم ملتوی ماند و آلاؤج کثیر کہ ہشتاد ہزار سوار و پیادہ و سامان خوب در رکاب  
 ہمایا بود خصوص جمعیت کلاہ پوشان و کارڈیان و توپ خانہ فرنگی و عیب ہیبت عظیم داشت  
 و باصرات کرد و ہاچنین شکر فراہم آمدہ بود استیصال شقی چنانچہ باید می شد لیکن از حیلہ بازی دشمن  
 دوست نما بطور تہ پیوست۔ الفصہ شکر معاودت کردہ متوجہ سمت حیدرآباد گردید۔ چون  
 مزاج راجہ رگھناتھ داس بہادر دیوان ازین کمروہات برہم شد سو واپید اگر وہ بود۔ رفتی  
 مقدمہ طلب تنخواہ سواران رسالہ عبدالعفور خان بخشی جواب و سوال سخت بیان آمد۔ سواران  
 قابو یافتہ بخیمہ اش رسیدہ اورا بارے رایاں سیتارام ہیشتر زادہ اش بجا کشتند۔ نواب  
 صلابت جنگ بہادر داخل بلدہ حیدرآباد شدہ سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ را کہ صوبدار  
 نجف نیاد بود طلبیدہ و کس مطلق کردند، و درین ایام کتخانی خود بدولت از دست محمد عارف  
 منصبدار کتخانی احوال سر ملند خاں بہادر خطاب یافتہ مقرر کردہ بجلوس تمام لوازم ساہنچ  
 و ہندی و شب گشت سر انجام یافت۔ دو ماہ نگذشتہ بود کہ۔

آمدن غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ از ہند بدکن

از حضور احمد شاہ بادشاہ نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ خلعت کلاں نواب

منفرت آگ بجز خلعت نواب مغفور خطاب آصفیہی و نظام الملکی یافتہ بودند در شدہ جلوسی مطابق



سنده کهنه را و یکصد و شصت و پنج بجزی بصوبه باری دکن سر فرار شده با فوج و خزانة فراوان  
 و طهارچی هو لکر را که سی هزار سوار داشت ریش کرده از شاهجهان آباد رسیده داخل محبته بنیاد  
 شدند. از ده غیر و جنگا این بود که نواب صلابت جنگ را متقل کرده باز بجنوب شریف بزرگ بقتضای  
 نیرنگی تقدیر بعد از دو ماه یکایک با تازا سهینة رحلت بدر ابقا کردند. رفقای ایشان تمام مردم محلات  
 و فوج و خزانة همراه گرفته بشاهجهان آباد رفتند. سید شکرخان کپل مطلق که بوقت آمد آمد خان فیروز  
 جنگ سنا بر شهید مصالحت از نواب صلابت جنگ ترخص شده بجهت بنیاد رفته بودند بدستور  
 سابق در نظم و نسق آن صوبه ماند و بجای او مصمصام الدوله شاهنوازخان بهادری مصمصام جنگ  
 عرف میر عبد الرزاق خان خلعت کپل مطلق یافته با نظام همام پراخت. حویلی عاقلخان که در  
 حیدرآباد است خرید کرده و دیگر زمین خانها را اطراف گرفته جلو خانه و نقارخانه و دکا کتین تیب  
 داده اقامت نمود. چون پیش از ایشان در لشکر کشی دو سال و اصراف فرگیان و کار دیان سپاه  
 و اخراجات شادوی شیخه خزانة قلعه محمد نگر خالی شده بود فی الجمله عسرت بحال سپاه راه یافت.  
 سابق طلب تنخواه ماهه از ریس برات از خزانة رکاب نقدی یافتند درین وقت از دیر طلبی تنخواه  
 بر حال مقرر شد و ریس با کن شکرانی سیان میدک مستاجر سرکار میدک گردید و سرکار است  
 سید کاکل شراجبندری و مصطفی نگر و مرتضی نگر بجا گیر موسی بوسی در عوض تنخواه نقدی فرگیان  
 و کار دیان تنخواه یافته. ابراهیم خان گارڈی از طرف موسی بوسی بنیابت آن تعلقه مامور شد  
 و خواجه عبد الرحمن پسر خواجه قلندر خان دیوان موسی بوسی گشته خطاب حیدر جنگ یافت  
 رفته رفته بدرجات امارت رسیده مدد اعلیلهل فرنگ و لفظه مقابل مصمصام جنگ گردید. محمد علی خان  
 پسر انور الدین خان شهید که خطاب سراج الدوله بهادر شہامت جنگ یافته بود از کوزند و چینیان  
 که اگر زیست معاونت گرفته با چند اصحاب که از حمایت فرانسس کوزند و پهلچری در ملک کاک

مصدرفساد بود تا دو سال جنگ جلد داشت۔ گاہے این غالب میشد و گاہے آن۔  
 آخرش محمد علی خاں چند بار در دیول محصور و محبوس کرده بجای گشت و بر ملک ارکات مسلط  
 گشت و متابعت فرنگی چنیا پٹن اختیار کرد و خواجہ نعمت اللہ خاں بہادر تہو جنگ تعلقہ ادونی  
 و ریگور مع قلعہ مفوض گشت۔ قبائل بہت محی الدین خاں بہا منظر جنگ کہ در انجا بودند بر آورده  
 فرخ نگر آہن دادند و در شاہجہاں آباد از حضور احمد شاہ بادشاہ غازی الدین خاں سپہ سالار فیروز جنگ حوم  
 نیرہ آصفیہ مغفور بیایہ وزارت و وکالت مطلق رسیدہ خطابت زیر الممالک عمدہ الملکات از المہام آصفیہ  
 نظام الملکات بہا در فتح جنگ سپہ سالار پور شہداد محمد یافتہ۔ احمد شاہ بعزم تنبیہ شجاع الدولہ منصور علی  
 خاں بہادر لشکر کشید۔ بتقدیر ربانی فیما بین شاہ و وزیر نزاع دلی روداد۔ وزیر الممالک زمر  
 بہ عہدی احمد شاہ رنجیدہ مستعد جنگ شد۔ احمد شاہ تاب مقاومت نیاورده از مسافت چل  
 کرد و بہ شاہجہاں آباد گریختہ آمد و وزیر الممالک در تعاقب بود و عاقبت محمود خاں کشمیری کہ مدارتہ  
 سرکار وزیر الممالک بود و در ماہ شعبان ۱۱۷۰ ہجری مطابق ۱۷۵۷ء احمد شاہی احمد شاہ را مع والد  
 در سیم گڑھ قید کردہ میل در شہم کشید۔ مدت سلطنت احمد شاہ ہفت سال است۔

## جلوس اعزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ

اعزالدین خلف معزالدین جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بہادر شاہ کہ در زمرہ شہزادگان  
 در قید بود و عاقبت محمود خاں بر تخت نشاند۔ ام سامی آن شہر پار عالی تبار عالمگیر ثانی در خطبہ  
 سکہ مسوکہ و سکوک گردید و صحیح سکہ این است۔

بروز سکہ صاحبقرانی اعزالدین عالمگیر ثانی

وزیر الممالک غازی الدین خاں بہادر ہم جلد رسیدہ بہ مات وزارت مالی و ملکی پر و تخت

و بعد از چند سکه که عاقبت محمود خان مغرور شده کلیات ناملائم و سخن ناملائم بر زبان براند بگم  
وزیر الملک و راقل کردند چون نواب صلابت جنگی و موسی بوسی را بنحساب عمده الملک  
سیف الدوله بهادر عرض فرمایند که سر فرزند فرموده بودند موسی بوسی بنابر پندیرانی بجنوری حضرت  
لمود، در جواب فرمان بادشاهی نزول یافته پایه اعتبار و وقار او افزوده زیاده از سابق دود  
یدماغ او و وحید جنگ ندود.

### نقل فرمان عالمگیر ثانی بنام موسی بوسی

سزاوار رعایات بادشاهی شائسته تفضلات شاهنشاهی سیف الدوله عمده الملک  
موسی بوسی بهادر عرض فرمایند که توجیهات بادشاهی مغرور میباید بوده بداند که عرض شدت مرسله  
قدوسی مع یکصد روپیت و یک مهر و ساعت نامر و قطعی مرصع کار فرنگ آورد و کیشور او پوسا  
فرزندم سیادت نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت و نامی مدارج دین و دولت شناس  
مراتب ملکات اعتضاد و خلافت و فرمانروایی عتقاد سلطنت و کشور کشائی هدم و لکشاس  
مجلس خاص محرم خلوت سرای اخلاص کار فرمای سیف و قلم بدر امور عالم قدوه خوانین بلند مقام  
عمده امرای عظیم الشان و وزیر صائب تدبیر محاکم مدارا میر روشن ضمیر عالی مقدار لازم  
الاختصاص و الاغزاز و احب الاحرام و الامتياز و کرم السلطنة بادشاه سلیمان مقتدر وزیر الملک  
عماد الملک آصفیاه نظام الملک بهادر شرح جنگ سپاه لارا از نظر جهان پروردگزار گزیده فرود عیال مطابحه  
گردید روح فدویت و وثوق عبودیت که اساس نیکو خردستی اولیای دولت و بنای نیکبختی  
عقیدت پرستان پیشگاه خلافت را در لایحه کمال تاسیس و تصیص تواند بود از معروضات عمده  
الملک مرآت ضمیر خورشید نظیر صورت تحقیق و ثبوت پذیرفت بخصوصاً وزیر الملک بهادر مرآت  
فدویت و قوام عقیدت آن شائسته تفضلات بادشاهی بابلغ و جوه بمسامع جاه و جلال

رسانیده منقوش خاطر اقدس گردانیدند۔ از آنجا که درین بارگاه سلاطین پناه جوهر قابلیت قدرت  
 پایتند و مرتباً رهنمود و در زیادہ بر حوصلہ آمال و امانی عقیدت کشیدند۔ ارباب موافق  
 کشادہ است۔ بموجب تجویز فدوی با اعتقاد مدار الملک صف الدولہ بہادر ظفر جنگ سپ سالار  
 ناظم و کن منصب ہفت ہزاری ذات ہفت ہزار سوار و علم و تقارہ و ماہی و مراتب خطاب سلطنت الدولہ  
 عمدۃ الملک بہادر غضنفر جنگ برائے آن عمدۃ الملک درجہ پذیرائی یافت۔ خلعت و سر بیج  
 و قیل بموجب عرض وزیر الممالک بہادر مرحمت گردید باید کہ قدر شمول عطیات عظمیٰ و عنایا  
 کبریٰ را دانستہ در تقدیم لوازم عقیدت و اقدام بر ہم فدویت مقید و سرگرم بودہ احکام مطاع  
 را کار بند و منقاد باشد و افزائش مراتب تفضلات شاہنشاهی بقدر فرماں پذیرای تصور نماید۔

## ذکر صاحت بالاجی او و تخیر قلعہ شاہنور

بعد از چند گاہ بالاجی را و پیشوا و کلاس خود را بحضور نواب صلابت جنگ فرستادہ بگوش  
 صلح قرار دادہ خود در خاک کرناہک بیجا پور رفتہ قلعہ شاہ نور را کہ در تصرف غواناں بود محاصرہ کرد  
 و مدت تریہ نمود۔ لکن تخیر نشد۔ عاجز شدہ التماس غریت نواب کرد۔ حسب استدعای او در  
 شکر کینزار و یکصد شست و ہشت ہجری نواب مدار الملک صلابت جنگ بہادر اشکر و توپخانہ  
 سرکار و سرداران فرنگ را بجا پیشاہنگ بگمان رسیدہ فرمودند کہ حملہ توپخانہ سرکار در یک ضلع  
 قلعہ داشتہ کیبارگی سردہند چنانچہ در یک پاس بسرعت فرنگیاں چندین ہزار گولہ رسیدہ دیوار قلعہ  
 را کہ مستحکم بود تودہ خاکستر نمود، دسی گز طول دیوار عیار و ار پریدہ رفت۔ محصوران بمحاصرہ  
 این طوقان آتش انان جان خواستہ ملازمت حاصل کردہ پیشکش است گزارانیدند۔ را و بالاجی  
 از چاکبندی اہل فرنگ شکوہ فوج بر ہم زن ہفت اورنگ متخیر ماندہ تدبیر تفرقہ نمودن

این لشکر بدل خود تجویز کرده ظاهر آن طریق کجبتی و مصالحت دائمی قرار داده بانی مباحث صلح شد  
 لهذا نواب امیر الممالک بهادر روز سه سواری جریده بختیاریه او تشریف از زانی داشته پایه وقایع  
 او افزودند - بالاجبی پیشوا پیشوا آمده سعادت معافه دریافت و جوهر و خلایع و اسپان فیل به بند  
 گزرا نید - دو گطرمی خلوت ماند - بعد از آن نواب سوار شده بدو تختانه داخل شدند و از شاهنور معاف  
 عساکر منصوره عمل آمد - در آن ایام میر نظام علیخان بهادر اسد جنگ بجناب نظام الدوله سرفرازی یافت  
 بصوبداری ملک برار متناز شدند و میر محمد شریف خان بهادر بسالت جنگ بتعلقه ادوئی و در پتور  
 مصاف صوبه سیجا پور سرفراز گردیدند - هر دو برادران گرامی با سامان شایان خصیت فرمودند -

## هنگامه موسی بوسی حیدر جنگ حیدر آباد

حیدر جنگ که مدار علیه عمده الملک موسی بوسی بود با فرونی سامان دولت ثروت غرور  
 و فورسپید کرده در امول ملی و ملکی دخل نموده با مصصام الدوله شاهنواز خان بهادر مدار الملک  
 و مساوات می زد - درین ایام از بعضی حرکات و مزاج صلابت جنگ بهادر و مدار الملک برهم  
 شده و بر طبق صلاح بالاجبی عمل آورده عمده الملک را مع حیدر جنگ و جمیع سرداران فرج فرنگ  
 شروع شد که یک هزار و یک صد و شصت و نه سیمبری بر طرف کرده آنها از حضور خصیت  
 شده روانه بکنت حیدر آباد گشتند که از حیدر آباد اسباب خود گرفته از راه راجپندر می سید کاکل  
 به پلچری خواهند رفت - چنانچه حیدر آباد آمده در میدان گوشه محل دائره کرده و بر یک سر انجام غلغله  
 و همراه دادن بنجاره با ابراهیم علیخان خویش محمد عین خان بهادر شوکت جنگ ف جعفر علیخان  
 که خان مذکور در آن وقت متصدی صوبه حیدر آباد بود جواب ال داشتند - درین اثنا با آنها  
 خبر رسید که از حضور سرداران مرهطه و شوکت جنگ با ده هزار سوار بر یک اخراج تعیین شده

نزدیک شدند حیدر جنگ ازین معنی متروک شده ابراهیم علی خاں را که در شهر بود از خاک گشته  
 و لشکر فرنگی از بیرون بروا گشته در چارمحل که از سابق فرودگاه آنها بود داخل شده بر دروازه  
 شهر چوکی فرنگیان و گار دیان نشانیده و ذخیره سرب و باروت غله و گاه و غیره نموده اما در جنگ  
 شد و بالاس داد محل گرگی بنا کرده توپها نهاد و بر چارمینار و حیدر محل که مقابل گوشه محل است  
 توپها نصب کرده نهاداشت جاری نمود. سرداران مرهطه بر روز داخل شدن او بچارمحل سپاه  
 ناخسته جنگ انداختند لکن تا تب پخانه نیاروند و در سپاه قلعه کلنگه فرود آمدند. شوکت جنگ  
 هم رسیده نزدیک آنها اقامت گرفت و دوسه دفعه مستعد جنگ شده پیشتر آمده بودند بر  
 از فرنگیان و گار دیان باد و ضرب توپ بیرون شهر رفته بدامن کوه شمشیر شبلی سدر راه شد  
 شکامی زدند جرات بیست هزار سوار سبقت نمی شد. در چند روز ثواب صلوات جنگ  
 هم بالشکر بالیغار رسیده در میدان قلعه بطرف بخاری دروازه نزول جلال منبر بودند و فکر  
 حمله و حمله تجویز شد. اهل شهر ازین حادثه ناگهانی سراسیمه شده با عیال و اطفال و احوال انتقال  
 از خانهها برآمده اکثری بقلعه رفتند و بعضی با کن و گیر پریشاں و حیراں شدند. شهر بسیار خالی گشته  
 و تفرقه عظیم روداده، فرنگیان فراهم رفتن و بردن اسباب نشده کسی را اصلا ایذا ندادند مگر  
 غله را بردن ندادند. هر چند مشیران حضور فکر تنبیه و ایصال آنها کردند هیچ پیشرفت متصور نشد.  
 شب فرنگیان برفج شوکت جنگ که بر هر اولی لشکر بود بخون زدند غازیان اسلام بلا حظه ظلمت  
 شب طرح دادند و آن کافر دلاں شکسته و اسباب غنیمت کرده و در آتشدان توپها میخا  
 زده برگشتند. روز دیگر خبر شد که موسی لاس فرنگی کور چشم با پانصد فرنگی دو ضرب توپ باند  
 مچلی پین جنگ موسی موسی می آید بنا بر آن از حضور جامد الله خاں بهادر و دیگر سرداران  
 جانفشان با جمعیت دوازده هزار سوار خونخوار تعیین شدند که آن جسارت کیش قتل و سیر

نمایند. بهادران لشکر منصور و دوسه منزل پیشتر رفتند. لکن از بول فرنگیان توپ نماندی آنها  
 دور دور بوده چون حلقه خاتم احاطه داشتند و بر یک جنگ قابو میبستند تا آنکه موسی لاس  
 بجات نگر رسید و از نزد موسی بوسی هم چند سب فرنگیان و کار ژوایا با استقبال رفته او را  
 آوردند. شاهنواز خاں بهادر مدارالمهام چون دید که این مهم کهنه لنگ شد و سهولیت دفع  
 آنها موافقت نمی کند مردم کاروان را در میان مذاخه صلح قرار داد و بدستور سابق در نوکری  
 سرکار بجان اشت. موسی بوسی و حیدر جنگ عهد و پیمان موکد گرفته و ملازمت حاصل کرده عذر  
 جسارت خوانند از پیشگاه فضل مکرّم بجزو بخشایش بچوش آمده جوالم آنها عفو فرموده حیدر جنگ  
 درازک نیکو خدستی بعلقه سرکار و رنگل و سرکار کهم و سرکار مشکور سرافراز کرد و صبح آن از میدان  
 قلعه کوچ کرده داخل حیدر آباد شدند. اهل لشکر و شهر که بیرون منتشر بودند با کفر خج و با آمده آباد  
 گشتند. بعد از یک ماه موسی بوسی برائے انتظام جاگیرت خود خصت گرفته مع حیدر جنگ و  
 فوج و توپخانه فرنگ سببت سبکاکل رفت. ابراهیم خاں کاروئی که نایب آنجا بود از آمد آمد فرنگی  
 مع خزانه لکوک فراری شده از راه چهارمی پالونچه و غیره برآمده با لیمچور رفت در سلک ملک زمان  
 سرکار نواب نظام الدوله مسلک گردید. عمده الملک حیدر جنگ در تعلقه رفته حسب خواه  
 انتظام کردند و ز راه خطیر وصول نمودند و بجای ابراهیم خاں ذوالفقار جنگ با در حیدر جنگ  
 نایب رساختند. نواب امیر الممالک صلابت جنگ با در بعد انقضا سبب هنگام بارش از حیدر آباد  
 کوچ فرموده و انتظام مهمات ملکی بعمل آورده بجهت تمیاد تشریف ارزانی داشتند اتفاق  
 چھاؤنی شد. بنا بر دیر طلبی سپاه بر شاهنواز خاں مدارالمهام ذلکه سپاه گردید تا بجای که در و از  
 کولمه وزارت خاں که اندرون حویلی مدارالمهام است مسدود شد. از اندرون ملتان مدارالمهام  
 اهتمام داشتند و از بیرون سپاه سرکار و فکر بویزش بود. بجز دوسه شبانه روز مدارالمهام سرسبیه شده

وقت شب با مال و منال و عیال و اطفال سپاه و اخیال از جعفر دروازه برآمده تعلق دولت با  
 رفت سپاه از رفتن او غافل بود بعد بر آمدن از شهر خبر یافته عقب و پیدند و برگردا و هم رسید  
 و جواب از صلح توپ شنیده برگشته آمدند - امیران امر اشجان المدک بسالت جنگ بها  
 که در حضور رسیده بودند کسب مطلق شدند و با نخل همام تشخی سپاه کوشیدند چون نظام الدوله بها  
 ابراهیم خاں را نوکر کرده جمعیت دیگر هم از سوار و پیاده گنبد داشته اند نظام مدک بر این بودند  
 جانوجی بجهت مرپشه که از قدیم الایام دیوگر طره چاند از نخبت بلند زمیندار از آنجا بتصرف آورده  
 در ملک برار و بنگاله همواره مصدر راحت و تامل ج می شد - لهذا تمبلیه و مرکوز خاطر شد و در  
 یک هزار و یک هزار و هفتاد ساعت سعید ریات نظر آیات جلوه افروز گردیده با سپاه بسیار  
 و سوار و پیاده و توپخانه و غیره متوجه پیکار شدند جانوجی هم با جمعیت فراوان بیعت نامه آمده  
 ماه کامل جنگ بدل نمود - آخرش تنگ آمده پیغام صلح در میان آورد - بندگان حضرت بقیعنا  
 وقت پذیرا نموده عهد و موافقت و قسم از گرفته معاودت کردند - سابق از تحصیل برانصفت در کار  
 دخل میشد و نصف جانوجی میگرفت حال آنکه در وقت روپیه سرکار و چهل روپیه جانوجی فی صد مقرر شد -

## ذکر آمدن نظام الدوله بهادر خجسته و اصلاح جنگ و صلح

از آنجا که در حضور صلح جنگ بهادر خجسته جنگ مقابله می نمود و سرداران طلب حضور  
 شدند نظام الدوله بهادر هم از این مجبور خجسته بنیاد آمده ملازمت نواب صلح جنگ بهادر حاصل  
 کردند و باستمال تمام شاهنوازخان را از قلعه دولت آباد حضور آوردند و از اجازت نواب  
 صلح جنگ بهادر در مع شاهنوازخان و تمامی لشکر و کچر بهای سرکار و بادشاهی تاسند  
 ظمیر منضت کرده و با اشتیاق جنگ عظیم انداخته بعد انعقاد صلح معاودت نموده دخل خجسته بنیاد



شدند در آن وقت اکثر مشیبه اراک و سرداران فراخور تردد و جانفشانی بنیاد صاحب خاصه  
و خطاب ببدل نوازش بدستخط نظام الدوله سرفراز شدند بمشهور پندت یوان سرکار هم بنصب  
مناسب خطاب را چه بیچیل اس بهادر ممتاز شد.

## ذکر گشته شدن حیدر جنگ شاهنواز خان میر محمد حسین خان

عمده الممالک سی پوسی و حیدر جنگ نیز حسب اطلب بحضور رسیدند حیدر جنگ که مواد  
حشمت استعدا و اہبت ہم رسانید بود خیالات فاسد در سرداشت و اکثر دختانہ خود می گفت  
کہ بوی سلطنت از غل می آید درین وقت قاپو یافته از سبالت جنگ صلاح سمرقندی نموده  
دل ایشان بدست آورد و بحیدر شاهنواز خان امیر پسران و میر محمد حسین خان دیوان دکن را  
را کہ مرد کہ بتقریب سامان حرب حسن آباد و غیره جاگیر است و غیره سیر حاصل گرفته و مفت زرین  
خورده شریک شاهنواز خان می بود قید کنانیده در پیرہ فرنگیان نگاہداشت و سختی و اندامی  
و بندگان نظام الدوله بہادر را ہم از تعلقہ برابر سپاہی غزل آورده و سپاہ ایشان را بر طرف کنانیدہ  
متفرق و ابراہیم خان را عفو تقصیر کرده ملازم فرنگی نمود۔ بعد از معدود الایام خود بانی شدہ خلعت  
صوبداری حیدرآباد بہ نظام الدوله بہادر از حضور و ہائیدہ فوج خود تعیین کردہ و برائے کوچ بہر  
سراولی می شد۔ مدعا اینکه ہر گاہ از اینجا کوچ نمایند در راہ از دست فوج تعیناتی خود انجام  
بنوعدی گیرند۔ از اینجا کہ چاہ کنندہ را چاہ در پیش است بقول آنکہ

چو بد کردی مباش ایمن ز آفات کہ بد را بد بود بے شک مگات

بیاخ چهارم ماہ رمضان سالہ ہجری کہ حلش سید بود سوار شدہ بخیمہ ایشان آمد از طرف  
حضور تا کید کوچ نمود۔ آنحضرت آسے و بیٹے میفرمودند چون مقربان بساط فیض از ارادہ باطلہ

او آنگی داشتند وقت را مساعد یافته حیدر جنگ را بجای گشتند خود بدولت باندیشند اینک  
 نوکران او بر دژ پورهی صلح حاضر و لشکر فرنگی بر متصل مبادا چه فتور بر پاشود، لهذا از عقب خمیه  
 بر اسپ سوار شده بامعدن شے از جان نشانان مثل سهراب جنگ شهبان جنگ و  
 راجه بیچیلداس غیر برآمدند. هر چند نوکران حیدر جنگ از حال آفاق خود خبر یافته بتعاقب  
 دویدند و حرکات مذبحی عمل آوردند فائده نیافته خائب خاطر باز گشتند. عمده الملک سی بوسی  
 بدریافت این معنی بر هم شده گواه سر بر زمین دو بلچهنداد و بهاسیه امر کرد که در انتقام حیدر جنگ شاهنوا  
 خاں راج پسرش که عبدالنسی خاں نام داشت و میر محمد حسین خاں را گشتند چنانچه با وقت هر سه  
 بضر بطنیا نچه و سپول از جان گشت. شخصی این تاریخ را بقید نظم آورده است.

### قطعه تاریخ

سالار با خرد بچه تدبیر کار کرد یعنی شاهان دولت گاو زمین و شمشیر فلک نی بار کرد شاهنوا خاں حیدر جنگ  
 این گمنامه مثل که بیک گز دو فاخته نواب چار صید بیک گز شکار کرد شاهنوا خاں  
 عمده الملک پسر و نواب نموده تقاره نواخته سوار شد. ابراهیم گارڈمی که هر اول او بود آهسته  
 آهسته مع فوج و جنگاه خود را از آنجا بر آورده بحضور نظام الدوله بهادر شتافت. درین اثنا نواب  
 سلاست جنگ بهادر و سالت جنگ بهادر هم سوار شده باتفاق موسی بوسی راجه انتقام حیدر جنگ  
 کوچ نمودند و بچندین وجوه ماطبا خاطر آورده پیشقدمی نمی کردند. آخرش دوسه منزل ز قه معاود  
 کردند و کوچ کوچ بچید آباد رسیدند. نظام الدوله بهادر که بمعنان شخ و ظفر از آنجا بر آمد بود  
 در هر قدم ملازمان و دو تخته اباں و جمعیت اکثر سرداران مرهتہ جوق جوق رسیده ملازمت  
 حاضر نموده همراه رکاب می شدند، در راه توقف مصلحت ندیده بالبخار داخل برمان پور شده  
 بصلح راجه بیچیلداس محمد نور خاں صوبدار آنجا را قید کرده خزانه گرفته سامان کارخانجات

و توپخانہ وغیرہ درست نموده متوجہ الجبورت شدند۔ در آنجا چھاؤنی کردہ قلم نگہداشت جاری داشتند  
 و آلات و ادوات حرب باہین بہین تیار فرمودند۔ نواب صلابت جنگ بہادر کہ در حیدرآباد  
 رسیدہ چھاؤنی کردند عمدۃ الملک متسی بوسی از معائنہ اطوار زمانہ و اہمہ خوردہ از حضور حضرت  
 جاگیرت گرفتہ روانہ آن سمت شد۔ بعد رسیدن سیکاکل در چنیاپن و پھلپوری مناقشہ فیما بین  
 انگریزوں و فرانسسوں افتاد۔ لہذا موسی بوسی حسب الطلب کوزندور پھلپوری مع فوج و توپخانہ خود  
 رفتہ شریک جنگ شد۔ انگریزوں غلبہ کردہ پھلپوری گرفتہ متاصل نمودہ جنگ برابر انھنڈ فرانسسوں  
 راکتند۔ موسی بوسی زندہ دستگیر انھنڈ۔

نیامد کشتی عمر وے از گرداب غم بیرون چو از دریا خلاصی یافت در کام نہنگ آمد  
 مدتے انگریزوں اور ادر قید خود داشته موافق ضابطہ خود بر کفیل دوغ خود کردہ آوارہ وشت و بار  
 ساختند۔ ازین اقصیٰ بجے رام راج وغیرہ زمینداران سیکاکل لگی یافتہ ذوالفقار جنگ بہادر جنگ  
 راکہ در آنجا بود جنگ انداختہ کشتند بر ملک مال متصرف شدند۔ امیر لامر ابسال جنگ  
 بہادر کہ کسب مطلق بودند در حیدرآباد وقت را عنینت دانستہ بشیر کمار مشغول بودند۔ روز  
 از موزونی و وفور سرور طبع مصرع تصنیف کردہ بر زبان آوردند۔

”لنگم پئی چلو کہ چلی آتی ہے بہار“

افضل بیگ خان عاجز بہین زمین ریختہ ترمیث ادہ گزرانید چنانچہ قلم آمد  
 لنگم پئی چلو کہ چلی آتی ہے بہار ہنس ہنس کے پھول پھول کھلی جاتی ہے بہار  
 طوفان اٹھا ہے باغ میں اس موج گل سے اب کشتی خار مدد لاتی ہے بہار  
 بے مہر باغبان نے مری کچھ خبر نہ لی اب ل کو میرے خون جگر کھاتی ہے بہار  
 سب بیلوں نے حضرت نواب سوں کہا اس مقدم شریف سے سکھ پاتی ہے بہار

کیا لطف ہے سخن میں کلام الملوک کے سنگم پی چلو کہ چلی آتی ہے بہار

## طغیانِ دریائے موسیٰ در حیدرآباد

دریں سال شدت بارش در حیدرآباد و دیگر ممالک بیشتر بود خصوصاً باران چند روز  
چنان بارید کہ از زمین تا آسمان غیر از آب دیگر هیچ نبود۔ بتاریخ مسیت و سیوم ماہ محرم ۱۱۸۰  
یک ہزار و یک صد و ہفتاد و یک ہجری آچنان طوفان باران شد کہ دریائے طغیانِ نکمال  
از درجہ اعتدال تجاوز نمودہ قدم فراترک نہاد و سیلاب جا بجا دوین و بیگم بازار و رکاب گنج  
و دلی دروازہ را محیط شد و دیوار شہر سپاہ و چار دیواری چار محل تعظیم آن از جا برخاستہ سر فرود

آچنان طوفان باران شد کہ دیوار و برج

از قنادہ سزنگوں و بچہ با چندین عروج

مردم درینہ سال میگفتند کہ از سابق نیز و دفعہ طغیانِ موسیٰ شدہ بودی کہ در صوبہ اری  
ابراہیم خاں و دوم احوال ریاست نواب صف جاہ مغفرت آب کہ پل از ہر دوسر  
شکستہ۔ لاکن اندرون شہر حیاں خرابی نکرده۔ دریں طغیانِ خانہاے بسیار ویراں شد و اکثر  
از آبنما سرگشتہاں اسباب مردم در معرض تلف افتاد۔

خرابی کرد از بس باران کہ نتواند قلم تحریر کردن

از آنجا کہ فضائل این روز و واجدال شائل حال خلایق است روز دیگر ہجوم ابراہیم پاشید  
و آفتاب عبادت جہاں را منور گردانید و جانیان را اطمینان خاطر گردید۔ نواب صلابت جنگ بہا  
و امیر لامریسا لٹ جنگ بہادر خلعت و یوانی سرکار محمد معنی خاں بہادر شوکت جنگ عطا  
کرده تہشیت امورانی و ملکی مشغول بودہ کامرانہا می کردند۔

## آمدن نظام الدوله بهادر در دفعه دوم بحضور صلوات جنگ

بعد سپری شدن موسم بارش ریایات عالیات پرتو فخر قلعه بھونگیر گردید و بعد انفصال معانی  
 آنجا پیشتر کوچ کرده تا بجوار هر رونق افزا شده بودند درین وقت بندگان حضرت نظام الدوله بهادر  
 بصوابید راجه بیچیلداس دیوان از انتظام ایچپور و غیره ملک بر اثر سخت خاطر نموده با فوج  
 فراوان و توپخانه بسیار و ابراهیم خاں گارڈمی با یلغار در حیدرآباد رسیده بیرون شهر فرود آمده  
 و ازین جا پیشتر عازم حضور شدند. بسالت جنگ بهادر برین اراده مطلع شده و مانند خود در حضور  
 مصیحت ندیده از نواب صلوات جنگ بهادر خصت ادوئی گرفته روانه شدند و اکثر اهل کلال  
 هم کناره کشیده رفتند و نواب صلوات جنگ بهادر متوجه حیدرآباد گردیدند. در شناسایی  
 بندگان حضرت علی شکر گشته ملازمت نمودند. از آنجا هر دو برادر رفیع المنزلت و الاقدار آخرت  
 و یقیناً <sup>۳۲</sup> کهنه را و کسب و هفتاد و دو و هجری با اتفاق کوچ کوچ رسیده داخل بلده  
 حیدرآباد شدند. بندگان حضرت نظام الدوله بهادر در حویلی شاهنواز خان نزول جلال فرمودند  
 بعد چند روز خلعت تفضلات بحضور بندگان عالی نواب صلوات جنگ بهادر بندگان  
 حضرت محبت گردیده کسب مطلق و مختار مطلق گشتند. امورات مالی و ملکی بتدبیرات و تردوات  
 راجه بیچیلداس دیوان سرانجام می یافت. ابراهیم خاں بهادر بر جنگ گارڈمی که در جنگ جانجی  
 بھوسله تردوات نمایان کرده در سیر و عسرها راه رکاب بندگان حضرت بوده درین روز با مغرور  
 شده پا از اندازه خود فراتر گذاشت و دیوان سرکار را و تفسعی نمی نهادند بندگان حضرت او را  
 بر طرف کردند. بر جنگ میخواست که بحیل طلب تنخواه هنگامه و دنگه نماید. راجه بیچیلداس دیوان  
 سرکار مبلغ طلب او بر فیضان بار کرده نزد او فرستاد و وہاں وقت او را از شهر بدر کرد. خان ننگو

افوج سواران و گارڈیاں و توپخانہ بیپوتہ رفتہ نوکرانہ بالاجی پیشوا شد و موسیٰ نایب فرنگی کہ سابق  
ہمراہ عمدۃ الملک مئی سی موسیٰ ملازم سرکار بود بجنور آمدہ ملازمت نمود و بحجیت یکصد فرنگی و  
دو صد گارڈی و در سلاک ملازمان بندگان حضرت منساک گردید۔

## ذکر جنگ ہٹہ و غارت شدن فوج چند اولی

در ہمیں ایام سوریا را از زمیندار نزل کہ از چندے معاتب شدہ در قلعہ محمد نگر مقید بود  
غفلت پسدازاں گرختہ بہ نزل رفت و فی الحال جمعیت فراہم آوردہ یکایک در قلعہ نزل  
داخل شدہ خواجہ عبدالشہید خاں بہادر بہیت جنگ قلعہ دار را بدار کرد۔ لہذا بر اسے  
اخراج آں مفسد و اتزل قلعہ نزل ز تصرف او معین الدولہ علام سید خاں بہادر  
سہرب جنگ بانوج سرکار مع موسیٰ نایب و اسمعیل خاں بہادر وغیرہ جماعتاران عقد تعیین شدہ  
در عین بارش در اسے مانجراو گنگا عبور کردہ مقص نزل سید و عقب ایشان جلال الدولہ  
قادر خاں بہادر و لیر جنگ عرف قادر صاحب سردار گارڈیاں جمعیت فراواں آمدہ  
محقق گردید و نواب صلابت جنگ بہادر و بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر نیز کوچ فرمودہ تا  
قلعہ بالکنڈہ دائر و سار شدند۔ سوریا را و جانبہری خود ندیدہ پیغام صلح و پیشکش در میان آورد  
دریں شنا خبر رسیدہ کہ بھاو وغیرہ اقربا و سرداران بالاجی را و بحجیت بے شمار رخت ادبار بایں طرف  
می آوند۔ لہذا بندگان حضرت التماس سوریا را و مقبول با حاجت گردانید و قلعہ نزل را بستہ  
قدیم برو بحال داشتہ سہرب جنگ قادر صاحب وغیرہ سرداران سوریا را و را با جمعیت او  
طلب حضور فرمودہ و بالیغار متوجہ پیشتر شدہ سوا قلعہ او گیا مضر بخیام نصرت فرجام ساختند  
و بر اسے گذشتن بھیشکار خانجات دوسہ مقام کردند۔ مقهوران نزدیک رسیدہ ہر روز و شب

مصدر جنگ جدال می شدند - ابراهیم خاں گارڈمی که در رفاقت آنها بود در توپ اندازی جو  
 تفاوت آشکاری نمود - سوزیا را و ورای باگن عرف شکر را و دیساین میدک که همراه  
 رکاب درشل چند اولی بودند - درین مقامات روزی با جمعیت خود اسوار شده پیشتر از  
 فوج هراولی رفته مستعد جنگ گردیدند - اتفاقاً از ابراهیم خاں مقابله روداد، مردم سوزیا را و  
 ورای باگن بان اندازی خوب کردند - شک توپ و تفنگ از طرفین تا دو گزنی در میان ماند  
 آخرش نوبت بکوته براق و سنگ اندازی هم رسیده بود چون شام پرده ظلام فرومشت بجا بنین  
 خیریت گزشت حسب الحکم حضور درین مقامات بهیر و نگاه و کار خانجات و محلات، کلر در  
 قلعه او و گیر رفت و لشکر فیر و زمی کوچ کرده متوجه پیشتر شد - هر روز غنیمت لیم از دور دور جنگ کنان  
 می رفت و لشکر ظفر قرین کوچ کوچ بتعاقب آنها تا قلعه او رسیده در آنجا هم بعضی اسباب باقی  
 گذاشته کوچ شد - بتاریخ شانزدهم شهر جمادی الاول ۱۰۳۰ لیکرار و یکصد نفر تاده و سه چری  
 در اثنای یورش شتر بار برداری را به سنت را به پیشکاران از پادشاه محمد حسین خاں شوکت جنگ  
 دیوان سرکار عالی که سردار فوج چند اولی بود بنا بر تقید برداشتن شتر و اسباب بنا مع فوج  
 ایستاد و لشکر بنجا صله یک بان انداز پیش رفت - مقامهیر شقادت تخمیر با بسیت هزار سوار تا  
 فوج چند اولی را نگین و ارا حاطه کرده بکوته براق پیوستند - شوکت جنگ شهید شد و  
 سنت را که در خواهی او بود بکار آمد و اسمعیل خاں جمعدار و سوزیا را و وقاد صاحب زخمی  
 شده در معرکه افتادند و هزاران مردم از طرفین علف تیغ به دروغ گشتند - بندگان حضرت در  
 عین جنگ فیل سواری خود با این طرف آورده هر چند عزم کردند که کمک نمایند لکن از بسکه  
 گاو ان بنجاره هزارها سدر راه بود عبور فوج ممکن نشد - لاجار از هانجا خود بدولت دیگر بهادران  
 تیر اندازی بسیار عمل آوردند - مقهوران فوج چند اولی غارت کرده برگشتند چون شام قریب

دائره لشکر شد - صبح آن بر یک تیر فین لاشما که شپتها افتاده بود و تیمار زخمیان مقام فرمودند و فوج  
 مرهه نمودند - نواب صلابت جنگ از ملاحظه حال فوج چند اوقالی اندیشیده برخلاف رای  
 بندگان حضرت که اصلاً راغب بصلح نبودند و خود بخود حرف صلح بمیان آورده منیر الملک حیدرآباد  
 خاں بهادر شیر جنگ یوان دکن را مع مقصدیان در لشکر مقهور فرستاده خاطر خواه آنها اسناد <sup>قلعه</sup>  
 اسیر و قلعه دولت آباد و برهان پور مع محالات شخصت لاکت و سپید درست کرده داده معاودت  
 فرمودند - از نزدیک حیدرآباد بندگان حضرت از لشکر جدا شده بر یک انتظام راجبندی و  
 ایور و غیره با بجاوڑه تشریف بردند و نواب صلابت جنگ در بلده حیدرآباد داخل گردید مبارز  
 الملک حیدرآباد خاں بهادر سپه سالار خاں بهادر شهید را خلعت داده کبیل طلق نمودند - آن بیچاره  
 از عهده دنگ سپاه و سوال و جواب عالی و ملکی نتوانست برآمد - شیر جنگ راجه رتن چند بهادر عشق  
 کالکاداس گرمی بازار داشتند - بندگان حضرت از بجاوڑه معاودت کرده در میدان گوشه محل  
 فرود آمده و از لون فراجی صلابت جنگ برهم شده راجه رتن چند بهادر را مع کاچند سپه سالار  
 قید کرده بقلعه ایکندل رفته چهاونی کردند - درین اثنا امیر الامر بسالت جنگ بهادر بلده  
 بحضور سیده انتظام بخش مہام شدند - ناصر الملک میغل علی خاں بهادر ناصر جنگ را خدمت  
 صوبداری محمدآباد بسید موقوف گردید - بعد سپری شدن مہنگام بارش فوج اشقیاد رتلقه مید  
 آواره شده بودند لہذا نواب صلابت جنگ و بسالت جنگ کوچ کردند و بندگان حضرت  
 نظام الدولہ بہادر ہم ازا لیکن ٹل متوجہ شدہ و تہ تہ بنیہ مقاہیر پر و اختہ اخراج کردند - درود  
 عسا کر فتح اثر در فوج گنبرگہ اتفاق و ملاقات نواب صلابت جنگ بندگان حضرت و در  
 امیر الامر بسالت جنگ بہادر یادونی رفتند و شیر جنگ گرنخیتہ نزد بالاجی راؤ رفت - بدرگاہ  
 حضرت بنده نواز گیسو در از قدس سرہ فیما بین نواب صلابت جنگ بندگان حضرت عہد



پیمان نمود شد و ایام مساق بسیر و شکار بسر برده در موسم بارش قباچه محمد آباد بسید پچاوتی  
فرمودند و خدمت دیوانی دکن از تغیر شیر جنگ به مصصام الملک میر عبدالحی خان بهادر  
مصصام جنگ پسر شاهنواز خان مفضض گردید.

## ذکر جنگ ابدالی با مرهٹہ ہا

اعزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ تدبیر سے بخود اندیشیدہ ہر چار خلف خود را بجی خواست  
کہ بچار سمت ممالک ہندوستان تعیین سازند چنانچہ شاہنوازہ عالی گوہر البصیر بچید آباد رفت  
نمود چون این معنی برخلاف مرضی وزیر الممالک غازی الدین خان بہادر بوقوع آمدہ بود فرج  
خود را فرستادہ شاہنوازہ را واپس طلبیدہ دارا شکوہ کہ در بدہ شاہجہاں آباد است داخل  
کرد و چون ہر روز آتش فتنہ و فساد اشتعال داشت وزیر الممالک خواست کہ شاہنوازہ را  
گرفتہ مقید سازد شاہنوازہ با جمعیت خود کہ ہشت ہزار سوار و سپاہی موجود داشت در ہماں مقام  
شدہ جنگ کرد بعد از دو سہ روز از آنجا برآمدہ جریدہ بجانب شجاع الدولہ البصیر حضور علی خان رفت  
در آنوقت کہ کینزار و کیند و ہفتاد و سہ ہجری مردم وزیر الممالک اعزالدین عالمگیر ثانی را  
بجاں کشتہ از تخت بر تختہ آوردند مدت سلطنت او ہفت سال بود در ہماں ایام خبر آمد  
شاہ ڈرانی احمد ابدالی بجز شاہجہاں آباد گرم شد غازی الدین خان بہادر فرج مرہٹہ ہا  
ملک خود طلبیدہ طہار را و ہولکنر جمعیت پنجاہ ہزار سوار کہ در ہماں نواح بود خود را رسانید  
از دکن ہم بسواہس را و بہاؤ و جنگوچی وغیرہ سرداران و ابراہیم خان گارڈھی ابوالاجی را و  
جمعیت ہشتاد ہزار و توپخانہ بسیار روانہ کرد سابق فرج مرہٹہ توپخانہ نبود درین عصر توپخانہ  
ہم بخود می آرد چنانچہ انہا بشاہجہاں آباد رفتہ تاخت تاراج و بیاتنجی و اکثر محلات شاہجہاں آباد

کردند و خود را غالب دیده میخواستند که بسواس را در تخت نشاندند. از خیال آنها رانان  
 و غیره سرداران را چپو تیب و جاباط و وزیر الملک آگاه شده خود را کنار کشیدند پیغام نمودند که اگر  
 سلطنت قوم بوشل خفته باشد ما همه در اطاعت او حاضریم در فتن یکدیگر در صورت نوع دیگر مستو  
 بجنگ هستیم سرداران مرهطه بغرم جنگ آن طرف روانه شدند. درین اثنا شاه درانی احمد ابالی  
 نزدیک سیده و غازی الدین خاں بجلیه و تدبیر خود کنار و مانده فیما بین ابالی و مرهطه طرح  
 جنگ انداخت، چنانچه محاربه و مجاوله عظیم افتاد. ابراهیم خاں کاروی در آن جنگ هم ترو  
 نمایان کرده نام آور شد. آخرش فوج مرهطه عهده برآگشته گرد لشکر خندق کنه متحصن شد. در چند  
 روز از قحط آب و روانه بستوه آمده اراده صفت جنگ کردند، و بتقدیر قادر قدر فوج بسیار و کثیر  
 سرداران در حرکت گشتند. از صدیکه و از هزارانند که بجان واحد از نبرد گریخته برآمد. باقی  
 لشکر غارت شد چنانچه از رومی نقل فتحنامه که مبر صفت جنگ به امروزه شاه درانی  
 بنام مردم شاهجهان آباد رسیده واضح می شود.

## نقل فتحنامه مبر وزیر شاه درانی ابالی

عامه خلایق دارا اختلاف شاهجهان آباد و سایر ممالک محروسه مجدلت و رافت  
 شاهنشاهی میزد بوده بدانند که قبل ازین سبب خیر تمینت اثر و آن جنم شدن کافر چکر و حیلله گو بن  
 بودند بضر تیغ نصرت پیکار بجا آوردند و مقرر را از ریز ترس و فرط سواس راه چاره بند  
 شده پس ثبات از جادو عنان طاقت از دست رفته مانند روبا به بسورخ تنگ خرم  
 بهز حیلله خود را گاهاری می کرد. درین لادلاوران تهنن جگر و پردلان اثر داپیکر و اند صیاد  
 که فکر و تدبیر شجرت ابرنخیر بند و نامقر غیر از دام بلاد نظرش نیاید بختیا خود را آواج

نادر جانستان و هفت بلک ناگهان نماید - از چند روز کفره فخره رسیده و از راه حاطه کرد  
 آمد و شد آب حلف برین حیوانات مسدود نموده بودند و قحطی شد بر وجه آنکه در آن لشکر شقاوت  
 که کثرتشان از سگ خوک بیشتر بود بهم رسیده چار و ناچار دل بر مرگ نهاده مانند پروانه  
 بر شمع زنده و یا مرغی که در شب ظلمت خود را بر آتش افکند تاریخ یوم الاربعه ششم ماه جمادی الثانی  
 ۱۰۴۰ که یکنه از و یکصد هفتاد و چهار پیروی توپ توپخانه مانند آتش فرو روی پیش انداخته  
 بیست اجتماعی از مورچال خود برآمده با کثرت مور و مورخ رو بکسر منصور آوردند مبارزان نصر  
 قرین و مجاهدان جلادستان آیین که سمندر آتش هبجا و ننگ در لب روغانند بیامین انضال  
 قادر لایزال و استمداد مالک الملوک و تقویت حشمت دین اسلام سعادت انجام آن گروه  
 شقاوت پژوه را آن قدر فرصت دادند که از حاطه بیرون آمدند بعد از آن مشوگلا علی الله  
 دست بشمشیر بر آورده بر کفار فجار مانند فیل دماغ و شهر پشیاں حمل آورده بیا که چشم زدن خرمن  
 هستی کسان را سوخته چون خاک بر باد دادند - همتر آن غرق غرق یعنی خناس پر و سوسل  
 بسواس را سر لمپید از بند کفش جدا نموده گوی چو گان بلا گردانیدند و ناسب ناسب آن سنگ  
 بے دین بها و اوبار قرین ز پائمال سم ستوران خازیان اقبال نشان گردیده مغفود لعین لا و راں  
 شد و مردک نابکار طهار سیاه مار طعمه تیغ آبدار بهادران شهور آثار گشته و کافر بد نهاد سیه و شداد و غو  
 جنگو اسیر و مقید زنجیر صنایع شده طعمه ز اغان و سگان اردو محله گردید و نامش از آن دیگر  
 که لاتعد و لا تحصی بودند بدرک اسفل و صل شدند بیست و دو هزار غلامان برمی پیکر و کثیران  
 و کهنی نازک که که اسیر لشکر فیروز می ترشده بودند تقسیم بانقار یافته، و غنائی که محاسب و هم  
 و گمان لخصاے آن نمیتواند کرد - از جو اثر نفوذ گر انامیه و اجناس دیگر با توپخانه عظیم پنجاه هزار  
 نیز رفتار و دو لاکت و پر بار و چندین هزار شتر و پانصد زنجیر کوه تمیل متصرفان لک قاهره

درآمد - کافه اسلام این فتح را اعظم فتوحات شمرده در اول مراسم شکرگزاری و لوازم نهیست قیام  
نمایند و نقل همین قحطنامه با طرافت و جوانب ممالک محروسه رسالت اندک فی الحقیقت این فتح  
عظیم موجب قوت و شوکت ارباب دولت و روسیاهی مخالفان و خیم العاقبت است.

ولد الزما است جسدین تراکمه طالع من ولد الزنا کشتن مدحی ستاره یمانی

بعد از جنگ مرهه با بدالی خبر رسید که فوج سکه یا بلک قندهار و دره هزاره جات که طون  
بدالی است درآمده - لهذا بسرعت معاودت نمود و نجیب خان روپیله ابه نیابت خود در هجرت  
گذاشت خان مذکور با اتفاق غازی الدین خان بهادر سپه عالی گوهر را نامزد سلطنت کرده  
در نظم و نسق مشغول شدند - شهر دلی که از چندین سلطنت معمور شده در آبادی و لطافت نظیرند  
از آشوب و حوادث متکاثره دیران گروید -

## ذکر سلطنت شاه عالم بادشاه

شاهزاده عالی گوهر در صوبه اوده و بنگاله با اتفاق فرنگیان و شجاع الدوله سپه سالار  
مرحوم بسری برد - یازده سال شد هنوز تخت شاه جهان آباد بنا بر عناد غازی الدین خان بهادر  
نشسته - در ممالک هندوستان خطبه سکه ایشان با اسم شاه عالم بهادر شاه جاری داشته اند  
فرنگیان را صلوات نجیب خان روپیله و نجیب خان راهیست فرنگیان است لهذا تا حال  
هر دو بجای خود بوده و ایام بسری بر بند سلطنت هندوستان بر کس قرار ندارد -

ذکر جنگ مهتر در دکن و آغاز ریاست نظام الدوله بهادر

چون فوج مرهه در هندوستان غارت شد توابع صلوات جنگ بندگان حضرت  
بصوابید بعضی دولتخواهان بالشکر عظیم متوجه بلک شتی شدند مقهوران هم جماع فوج کرده بقا

رسیدند لشکر اسلام بتعاقب آنها تا نواح چونه واروسا رفته زمره فخره را سنگ کرده بود در  
 ایام شبه راجه را چند سپه راجه چند رسین متوفی از راه کوه اندیشی و مسکرامی خیال خام کرده تا  
 الملک میخمل علی خاں بهادر ناصر جنگ را که سردار فرج بهراولی بود فریفته با فرج خود پیش  
 بالاجی رفت و ایشان را هم بر دو صبح آل جنگ سخت بمیان آمد و نواب صلابت جنگ  
 هم قصد کرده بودند که تنها پیش شقی روند ازین وجوہات بندگان حضرت وقت فساد و فتنه تصور  
 نموده بجزار و مرز با اشتیاق صلح کرده معاودت بقلعه محی آباد بیدر زمره چھاؤنی فرمودند ناصر  
 را مقهوران بعضی محالات تعلقه بیجا پورا از طرف خود داده در آنجا فرستاده بودند چندی صحبت  
 بر آن شد باز بحضور بندگان حضرت آمد - بعد از کشته شدن راجه پرتاب و منت انجسته بنیاد تہنا  
 بر آمدہ پیش میلازم اسبالت جنگ بہادر رفته در قلعه را بچور رفته مجوس گردیدند و راجه را چند روز  
 پیش مقهوران و قلعه دولت آباد مجوس مانده سعی ملھارجی ہو لکر مخلصی یافته بحضور رسید و بدستور  
 سابق در نوکری سرکار حاضر شدند - بندگان حضرت از ملون فرارجی صلابت جنگ آت  
 ناچار نظر بند کرده و قلعه محی نگر گزارا شدند و جمیع کار خانجات و عملہ فعالہ دکن را بچور متعلق فرموده  
 انتظام بخش بجات شدند چون راو بالاجی در پونہ بقصناسے انہی فوت گردور اگھو برداش علیہ  
 زمره مقهوران گردید راجه مٹھیل اس پرتاب نت کہ خطابے اج را چند ریافته بود وقت تخیل  
 در بناسے مر مٹھ تصور نموده صلاح یورش داد و جانوجی بھوسلہ سپر را گھو بھوسلہ را با جمعیت  
 پنجابہ ہزار سوار ملازم سرکار نموده - لندابندگان حضرت از بیدر کوچ فرموده با یک لاک سوار  
 بختہ بنیاد متوجہ شدند - را گھو کہ از مادھور او سپر بالاجی را و اختلاف اشت اول پیغام صلح و  
 ملاقات خود داد - وقتیکہ از مادھور او بر پٹن ملاقات فیما بین از قرار و مدار کہ در حضور کرده بود  
 گشت و متعدد جنگ شد - طلب مقابلہ و مجادلہ نیامد و در و نخ تافہ لطف خاندین سخت دبا

بردیش کفر فیروزی دوسه منزل تعاقب او کرده بود. راج راجندر راجه پرتاب نیت دیوان سرگردانی  
 در تعاقب او قائم ندیده از آنجا بطرف پونه راه نماند لشکر شد. چنانچه فوج اسلام به پونه رسیده  
 تاخت و تاج و خرابی بسیار کرد و غنیمت فراوان بدست بهادران اسلام. راگھو از خاندان  
 برگشته بهشتاد هزار سوار در نواح حیدرآباد رخت او بار آورد و این صنلح را پائمال کرده و از  
 جایجا نزد آگرفته قریب بلده فرود آمد و یک دو دفعه فوج خود را بر یک جنگ فرستاد بهادران  
 صوبه حیدرآباد که جایجا بر شهر نیاہ سامان حرب درست کرده چون سواران و سپا دہ ہانگاہا  
 بود بفضل آبی ہر دو دفعه فوج مقہور مغرور شدہ رفت و سر جنگ اقمی یافت. چنانچہ ازیں جا  
 برآمدہ از نواح فرخ نگر و ندرک دھار و رشہ ہاں طرف رفت لشکر فیروزی ہم از پونہ معاود  
 کردہ بر کنار گنگ متصل را کس بھون نزول جلال داشت خبر رسید کہ مقہور با حمد نگر میر و  
 ہندا بندگان حضرت بزم خجستہ از آب گنگ کہ طعیانی داشت عبور فرمودند و راجہ پرتاب و  
 با تہہ لشکر ایں طرف گنگ بود. راگھو وقت قابو یافته باستعمال خود را با فوج رسانید. راجہ ہا  
 با فوج و سامان قلیے کہ موجود بود و سوار شد. جانوچی بھوسلہ کہ اعتماد راجہ بہادر بر او بسیار بود  
 دادہ شریک مقہور شد. باوصف فوج قلیل نوعی غازیان اسلام و او شجاعت اندکہ قیل  
 سواری راگھو را گرفته رہنماے عماری بریدند. در چنین وقت باشارہ مرادخان بہادر ضرب  
 تشنگی راجہ بہادر رسید. فی الحال قالب تہی کردہ بکار خداوند نعمت و چنین تیر تھ کنار گنگ  
 کت فاکر شد و اکثر سرداران و راجہ مانکداس بہادر برادر زادہ راجہ پرتاب نیت بہادر بکار آمدند  
 و بسیار زخمی شدند و بعضی عمدہ ہا دستگیر کافران بدسر انجام شتند و فوج و ہنگاہ بالکل تاراج شد  
 نواب نظام الدولہ بہادر کہ آن طرف تاج و دہ سبب طعیانی لگا کہ جہتوانستند کرد. بعد  
 کشتہ شدن راجہ خود بدولت کوچ کردہ با یلغار متوجہ خجستہ بنیاد شدند محرابیں تساوید احقر کردہ ہاری

قصیدہ شکر کیفیت در ان وقت نوشته بود چنانچہ درین تالیف نظرہ ہم قلمی نمود۔

دلاہیں چہ کرو آسمان دورنگ	طریق وفا شد از و عار و رنگ
کہ دی سال نواب عالیجناب	سپہدار ملک کن فتح جنگ
شجاع و دلاور قومی ہمتے	شکار افکن شیر بر و پلنگ
چو خواہد کہ تخییر گیتی کند	برآوردہ از شہ روم و رنگ
برایکخت لشکر بہ تخییر پونہ	بدانساں کہ حبیب بدر راہ رنگ
چو دیوان اورا جہ پرتاب منت	برآست لشکر پاز ساز جنگ
چہ لشکر کہ دریائے آہن شدہ	ز پولاد پوشان زمین شد جنگ
بہ یلغار رفت آن سرنامدار	ز حد بیدرتا بدریائے گنگ
چورا گھوڑے مقہور خسراں پناہ	تہ حال خود دید از کین جنگ
فرستاد پیغام لابہ گری	قدم راہ راہ و خدیجیت و رنگ
امیر کن شیر دشمن شکا	فرستاد حکم طلب بے درنگ
در آمد سر کافراں زیر پاسے	بدانساں کہ افتد بدلتے کنگ
چو کچین ز کیدست در حرف چہوت	بپرید ناگہ از ان قفس تنگ
مقابل نشد رفت سوسے برار	نہ عار نہ ہریت نہ یا بلے جنگ
دوسہ منزلے حبیش اسلام ہم	تھا قبکینان رفت در خار و سنگ
چو دانست دیوان کہ بیجا صلی است	گرداند لشکر از آں راہ تنگ
رواں شد بہ پونہ بہ یلغار ہا	بجزئیے کہ آید بہ آہو پلنگ
چنان آں مکان از زرا آمادہ بود	کہ کان زراستان چو شہر تنگ

ز حکم سپه دار و سالار دین  
 بتخریب شهر و عمارات بت با  
 چو آباد می پونه پر باد رفت  
 در آن عرصه آگهوی نهی فن  
 دو او دو می ترکست از می نو  
 بهر جا که او رخت ادبار برد  
 چو در کسب چا حرمت خوردندید  
 از آنجا حوالی نلدرک و هازو  
 لیکن شب روز قاپو طلب  
 پس ز چند از آنجا روان پیش شد  
 خبر شد بر لشکر که مرود وین  
 سر سردران صعب جم نشان  
 در آن ساحل از لشکر بقیاس  
 چو راجه بهادر و جمع سپاه  
 شقی بعین نخت بر گشته کرد  
 چو راجه بهادر خبردار شد  
 صدای طبل سر بلند می گرفت  
 نخستین ادا شد دشمنکارشان  
 پس آن گاه اشومید حاک ساختند  
 گرفتند پونه نگین و ارتنگ  
 دو اندند بسیار خیل و گزنگ  
 از آنجا رسیدند بر آب گنگ  
 بطوریکه خربگ بسد پانگ  
 ز راه هوس زو سر خود بستنگ  
 جوایش رسیده به تیر و تفنگ  
 بگردید مایوس از عار و ننگ  
 نگه داشت خود را چو رماه ننگ  
 چو بر خرمن غله موش و سبک  
 بصدقه و افسوس حیران و ننگ  
 به احمد نگر می رود بے درنگ  
 کشتی روان شد در آب گنگ  
 گزر کرد و شد بر گزر راه تنگ  
 بازده درین ساحل آب ننگ  
 یکایک سیده بسان تنگ  
 بر آراست صفتها به چکار جنگ  
 بر افتاد کرامان ز گوش پلنگ  
 زبان را کل ثوب و تفنگ  
 کنار چنین تیر تهر آب گنگ



کہ یعنی نہ طرفین ہر ہر کشتاں  
 بیک محلہ راجہ پر دوست یافت  
 چنان ضرب دبر سر پشت او  
 دلیر نہ راجہ عجب کار کرد  
 دگر گو نہ نزد چرخ گر گینہ  
 سر راجہ پتاں شہامت نشان  
 بسے فرق کشتار بباد داد  
 چو از زخم ہائے کہ کاری بند  
 بہ پہلو سے راجہ بہا اور بغور  
 کہ جاں را بکام خداوند خویش  
 چو تارخ او جستم از با تے  
 ہمہ فوج بنگاہ تاراج شد  
 کس از دست بردش نجاتے پستا  
 ز طوفان باد و حوادث برفت  
 کسانے کہ از جاں اماں یافتند  
 امیر دکن جہد بسیار کرو  
 پس آنگاہ نصرت سے بندہ شد  
 در نظم ستم شکیف یاراں  
 و گر نہ ندانم از ان سرگزشت  
 دو اندنا سپان طرق و سرتنگ  
 چو از در کہ یاد در غار تنگ  
 کہ مقهور از ان ننگے شد تنگ  
 کہ ماندہ از خلق حیران و تنگ  
 چو بعضے حسودان از شو و تنگ  
 قلعدار قندھار گویاں سنگ  
 پس آنکہ فتادہ بیدان جنگ  
 در افتاد در رزم ہنونت جنگ  
 چنان ضرب آمد ز تیر تنگ  
 سپردہ بجاں آفریں بید رنگ  
 کت یافت گفتا طغیان گنگ  
 ذرا کس بھون تا بیدان جنگ  
 کہ باشد از اسے داسے بچنگ  
 بسا کشتی عسمر در بحر گنگ  
 بختند بیرون ز کام ننگ  
 و سے بو دلاچار از آب گنگ  
 کہ نے وقت صلح و نہ ہنگام جنگ  
 کہ خوانند از شوق در کینہ سنگ  
 کہ را گھو کہ دام چہر اگر جنگ

مرادم ہمیں شد زیزو ان پاک کہ باشت امیر و کن فتح جنگ  
 ہمیشہ بر اعدا ظف منند باد زماک کن باقصابے زنگ

کمن احترامین نامہ را اختتام  
 کلام تو کرد عالی مست و زنگ

انقصہ اگھو شقی تقبل و غارت فوج راجہ بہادر پر داخستہ و از کتل دیگر در ایسے گنگ پیا  
 عبور کردہ نجبتہ بنیاد رسید۔ اگرچہ بندگان حضرت قدر قدرت برائے تنبیہ و برآمدہ در کال چوتہ  
 داخل خمیشہ شدہ ستعد جنگ بزند۔ لاکن کار پر و از ان سرکار بمیاں آمدہ مصالحت قرار داد  
 ورا گھو کوچ کردہ بہ پونہ رفت۔ در ہماں ایام صلح است جنگ کہ در قلعہ سیدر بودند از نیرنگی  
 تقدیر بجان جاودانی شتافتند۔ خود بدولت خلعت دیوانی سرکار بجناب راجہ سیرہ راجہ  
 پرتاب نت عطا کردند۔ چوں صنغیر سن بود کار دیوانی سرکار از و انجام نیافت لہذا بعد از  
 دو ماہ خلعت دیوانی بمیر موسیٰ خاں بہادر احتشام جنگ مرحمت فرمودہ بخطاب کرنال و  
 سرفراز کردند۔ خزانہ شخصت لاک و سپہ نقد و اموال و دو اب بسیار بابت راجہ بہادر ضبط  
 سرکار در آمد و برائے جناب راجہ بہادر و غیر متعلقان و جاگیر تنخواہ شد۔ بعد القضاہ برسات  
 نجستہ بنیاد کوچ فرمودہ و بسیر شکار و انتظام ملک و داخستہ داخل حیدرآباد شد۔ سال دیگر دریا  
 کشا عبور کردہ در ملک رکات تشریف بردند و از امیر الہند و الاجاہ محمد علی خان خاں بہادر ظفر جنگ  
 سپہ سردار پیشکش گرفتہ از راہ بجاڑہ داخل حیدرآباد گشتند۔ در اثنائے اسما جزا دہ باند  
 اقبال سلطنت آصف اللہ و لہ میراجہ خاں بہادر حضرت جنگ خلعت بندگان حضرت متعلقہ  
 نذیر و آراگیری و الیکندل وغیرہ محالات سرفراز شدہ و راجہ تین چند بہادر دیوان مقرر یافتہ  
 تعلقہ شدند۔ شازدہ زنجیریل و دو از دہ ضرب توپ و ماہی مراتب نوبت و سپاہ شتران

و دیگر کارخانجات از سرکار همراه ایشان تعیین شد. بعد چچاؤنی منہیان اقبال خبر رسانیدند کہ فیما بین راگھو پیشوا و جانوجی بھوسلہ نزع اقتادہ بندگان حضرت ہم پرے اعانت راگھو از حیدرآباد کوچ کردہ تا قصبہ باستم شریف بُردند و بعد از صلح مرہٹہ ہائے مذکورہ معاودت فرمودہ بچیدرآباد چچاؤنی کردند. درین سفر شہزادہ آفاق ہم بالشکر خود شہزادہ ہنگام مرحبت شخصتہ بتعلقہ رفتند.

## ذکر سفر سرنیک پٹن و داد جنگ گیمان چنیائٹن

چوں راگھو مقہور ز مادھورا و سپر بالاجی بناؤ قید کردہ زمام اقتدار کاروبار قبضتہ اختیار خود آورده گویاں ہری را با چہل ہزار سوار بجانب سرنیک پٹن روانہ کردہ حیدر زاناک سابق از ناگواریاں قلعہ سرنیک پٹن ملازم راجہ آنجا بود. رفتہ رفتہ جمعیت سناہاں بہم رسانیدند و غار راجہ خود را قید کردہ زمام اقتدار آن ملک بست خود آورد و در چند سال با طرف جوانب لشکر کشی کردہ اکثر ملکہائے سیر حاصل از قبضتہ زمینداران و پالیگراں بر آورده متصرف شد و جمعیت بیست ہزار سوار و چہل ہزار گارڈی و فرنگی و چپٹہ دار نوکر داشتہ مواد غرور و فور ہم رسانیدہ خود را حید علی خاں گویانیدہ گویاں ہری دران صلح رسیدہ گذر خود را از آنچنان راہ کوہستان و انبوسہ اشجار خاردار و تاب تقادست جنگ از حیدر زاناک ندیدہ متامل بود لہذا مادھورا و خود با فوج بسیار ملک در آمدہ بتاخت و تاراج مشغول شد و در ملک چک بالا پور و کولار دیون ملی و ہنس کوشہ و غیرہ چند محالات تھانہ نشانہ و از حیدر زاناک پیشکش و تعیندی چہل لاکھ پیہ گرفتہ روانہ پونہ شد. بندگان حضرت نظام لڈلہ بہادر کہ از حضور پونہ خطاب اصغیاء نظام الملک نظام الدولہ سیر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار بار وفادار و شہداء کینزار و یکصد و ہشتاد ہجری وقتیکہ مادھورا و در سرنیک پٹن بود باشکر

و توپخانه بسیار تشریف بردند و از مدارالمهام رکن الدوله بهادر و مادهورا و متصل با پور ملاقات  
 دست داد و مشورت انظام بعضی امور در میان آمد بعد از آن دهورا و معاودت پونه کردند و  
 مچلی بندر که از سال گذشته سید کمال فرجیندری اجاره گرفته موافق قرار با پانصد فرنگی و یکصد  
 ترک سوار و سه هزار گاروسی و چند ضرب توپ در رکاب سعادت گرفته بود برک تسخیر قلعه بکلا  
 که حیدر علی خاں خزانه توکوٹ نارائن تصرف آن دیار و جواهر بسیار در آنجا نگاه داشته جمعی بنود  
 لاکن رکن الدوله بهادر تدبیرت عالی انگیخته فکر تسخیر قلعه بکلا کرده پیشتر عزم نموده بیست گروهی سیر  
 پٹن متصل چینی پٹن مقامات لشکر فیروزی اثر ساختند و از جانب حیدر علی خاں پیغام صلح و ذکر  
 پیشکش بمیان آمد لهذا فرنگی با جمعیت خود برخاسته بطرف چینی پٹن رفت رکن الدوله  
 بهادر افواج راجه را چند روزه گویا سنگیند هزاره و منست خاں کر نول که در غیر شران مرطبه  
 پیشتر سیر پٹن تعیین کرده خود هم با فوج کثیر با آنها رفتند حیدر علی خاں با جمعیت خود استقبال  
 کرده ملاقات نمود و در یک هفته بسین پیشکشات سرکار و تدبیر مهم فرنگیان نموده رفاقت سرکار  
 قبول کرد رکن الدوله بهادر پسر سلطان سپهر حیدر علی خاں را همراه گرفته با جمیع شران لشکر فیروزی  
 معاودت کرده بحضور رسیده ملازمت پسر سلطان کنانیدند و در چند روز حیدر علی خاں با فوج  
 و سامان شایان آمده دو گروه پیشتر بهراولی لشکر سیرت و لشکر فیروزی متوجه تادینب نگیان شد  
 فرنگیان و ابراهیم بیگ خاں دهنوشه سپر فاضل بیگ خاں که از لشکر برخاسته رفته در کادیری  
 پٹن اقامت داشتند حیدر علی خاں سر سواری قلعه کادیری پٹن که در پائین گھاٹ سردار کاش  
 است گرفت و فرنگیان ابراهیم بیگ خاں دهنوشه بهریت خوردند راه چینی پٹن گرفتند و  
 حیدر علی تعاقب آنها نمود لشکر فیروزی هم با بیچاره متوجه شد فرنگیان با وصف جمعیت قلیل در نهر  
 و پشته دوره مکان قلع بیده ایستاده از توپ و بندوق جنگ میکردند و باز میرفتند بهین قسم

در چند روز به ترنابل رسیده در دیول که حاجت قلب است قرار گرفتند. از چندین فرنگی  
 و گاروئیان دیگر باسان سرب باروت و از وقت بمبک آنها رسیدند بعد چند روز از دیول ترنابل  
 برآمد در میدان فرود آمدند. لشکر فیروزی هم متصل آنها با فاصله دو کوهی دایره داشت بود  
 بندگان حضرت نواب بسالت جنگک با فوج خود همراه لشکر بودند و دست خالی گرفتند و  
 را چند روز بعد در راه و جمیع سرداران لشکر با سامان توپخانه کثیر بر لب جنگ سوار شدند. و  
 حیدر علی خان هم با فوج و ارباب خود تیار گشته در معرکه رفت چون فرودگاه فرنگیان بسبب کوه و  
 ناله و گلوله شالی زار نهایت قلبت و باختن اسباب و یورش موافقت نکرد. وقت دوپسرا  
 دور توپ اندازی شروع شد. فرنگیان خمیه باو جنگگاه بار کرده عقب رفتند و در پناه پشته‌ها در  
 کمین بوده نمودند چهار گھڑی روز باقی مانده سر بر داشته توپ اندازی قسمی بسعت نمودند  
 که فرصت دم زدن ندادند. اکثر مردم لشکر که پیشتر از فوج بودند باز گشتند و فرنگیان بتقابل آنها  
 مقابل فوج رسیده شکست خوردند. مقابل آنها حیدر علی خان هم قسمیکه با بقایم مانده شکست  
 توپ بندوق میکرد. آدم و اسپ بسیار کجا آمدند و دوزنجیریل ضرب گلوله توپ افتادند.  
 وقت شام بندگان حضرت معاودت کرده داخل خمیه شدند و حیدر علی خان هم بجمعه خود رفت. تمام  
 شب عجب هول و تخمیز در تمامی لشکر ماند که فرنگیان بخون می زنند اکثر توپها کلاهای سرکاه  
 بسبب گلوله و ضایع شدن گاو و اسبها در جنگگاه ماند و بدست فرنگیان افتاد. تیسر  
 مدال الهام رکن لدوله بهادر بساطن این بود که حیدر زاناک و فرنگیان را با بد جنگانید. و از هر طرف  
 گذشته شود و اسلام است، بنا بر آن صبحه از آنجا کوچ کرده هفده کرده راه دکام روز قطع کرد  
 وقت شام فرود آمدند و در دیول متصل و انهم باری رسید دایره لشکر فیروزی بگری کردند حیدر علی خان  
 با جمعیت خود از فرنگیان جنگ کنان باهنگی مرجعت کرده صبح و سالم پنج کوهی لشکر فرود آمد

فرنگیاں ہم پیشتر سبقت کر رہے بقاصدہ بعید درجہ سے قلب قامت گرفتند۔ مدت دو ماہ اصلاح  
 و تدبیر در سر و اراں بند۔ قرار بریں افتاد کہ فرج ماہ دھور او طلبیدہ استیصال فرنگیاں باید کرد۔ چنانچہ  
 منیرالدولہ و امیر علیخان بہادر شہر جنگ بہادر از حضور برائے اس کار و سپہ چند اصحاب از  
 طرف حیدر علیخان بطرف پونہ روانہ شد۔ درین اثنا خبر رسید کہ جمعیت کلاہ پوستان از بندہ محلی پٹن  
 آوارہ شدہ کھیم و در کل متصرف شد و ارادہ حیدر آباد دارد۔ بہاؤراں لشکر فیروزی از آنجا کوچ نمود  
 و حیدر علیخان بلا کشتہ در رفت۔ امیر الہند والاحاہ محمد علیخان بہادر کہ مدار علیہ فرنگیاں است  
 رکن الدولہ بہادر مدار الہام با محدثی از متراپان بچینا پٹن رفتند و الاحاہ مرہم استقبال فرمایا  
 و تواضع مخالف عمل در وہ مساعی مشکیش سرکار قبول کرد و فرنگیاں از بندہ محلی پٹن کہ پیشتر بطرف  
 درنگل آوارہ شدہ بودند تا کید نوشتہ و اس طلبید۔ مدار الہام بوصول اس سر انجام بحضور رسید  
 و دستخواہی جانفشانی و الاحاہ بعض رسائیدند۔ لہذا اقلحہ گمن پورہ و پرگنہ امین کنڈکہ بطریق  
 التما و مواضع کھٹ کیسرو و تیر و دیات پرگنہ حویلی حیدر آباد بطریق انعام برائے خرچہ روشنی  
 و گل و عود مقبرہ انور الدین خان شہید عطا شد۔ بعد از ہرح یک نیم سال لشکر فیروزی در  
 اواخر سال ۱۱۸۱ کینارہ و کیند و ہشتاد و یک ہجری بحیدر آباد رسیدہ چھاؤنی نمود و حیدر علیخان  
 در ہمین سال با جمعیت خود با بچینا پٹن رفتہ فرنگیاں و والاحاہ را تنگ آورد۔ چنانچہ آنہا  
 عاجز شدہ صبح کردند و اکثر تاک استصرف نمود بحیدر علیخان گزاشتہ عہد کردند کہ بوقت روپا  
 جنگ شریک شہابا شہیم حیدر علیخان بعد از شرط مشروط مضبوط معاودت کردہ بہر رنگ پٹن  
 ابراہیم بیگ خان بدھونشہ جماعت در ملازم محمد علیخان بہادر کہ در وقت جنگ شریک بیگ  
 بود و الاحاہ اورا بر طرف کردہ لہذا از چینا پٹن ہمراہ مدار الہام بحضور آمدہ ملازمست  
 از راہ فضل و کرم عالی المنصب عمدہ و خطاب ظفر الدولہ فضل بیگ خان بہا صابط جنگ

سفر از شده و تعلقه کهنم و در نکل و ملنگور و ایکنڈل و آراگتیر غیره محالات بعد از او مقرر یافت  
 چنانچه در تعلقه مذکور بند و نسبت راجا ضابط خوب کرده و راجا شوه را و زمین را با لونیچه که از قدیم  
 منصب دارا شاه می و تعلقه پالونیچه در جاگیر داشت و بسبب قلت فوج سرکار و وارد آنجا نشد بود  
 ضابط جنگ با جنگ گرفت و راجا شوه را و حریفه با عیال و اطفال گرنیخه رفت -  
 ملک وسیع و مال و اموال و بهت صاحب جنگ افتاد

### ذکر جنگ ما و هورا و اباجانوجی بهوسله

در سنه ۸۴۰ کهنه رویشا و و و هجری فیما بین ما و هورا و اباجانوجی بهوسله نزاع افتاد ما و هورا  
 را و ابانوجی گران بر سر استخراج او بر آمد، رکن الدوله بهادر مدار الملها م که پیش ازین اجبه رتن چند  
 بهادر را نائب خود گذاشته بر بعضی سوال و جواب به پونه رفته بودند - ما و هورا او ایشان را هم  
 همراه خود گرفت - درین سال بندگان حضرت رونق افروز بلده حیدرآباد بوده هیچ جا متوجه نشدند  
 ما و هورا و ابانوجی بهوسله ساخت و تاراج بسیار کرده تا دیوگر رده رسیده بود - اباجانوجی مقابل  
 او کرده از راه دیگر بر آمده از راه پونه نمود - ما و هورا از این محنی آگهی یافته با معیار طرف او دیدند  
 چنانچه از راه ماندیرا بودند و با شوازه رسیده اباجانوجی جرات سبقت ندیده باز برگشته بکام و  
 رفت - ما و هورا او هم بتعاقب بوده فرصت دم راست کردن نداد فوج بسیار درین مرج و مرج  
 هلاک شد و اسپان نامه و ضایع گشتند تا بجای که نعلبندی سرسپسیت پنجره پیه شده بود  
 دیگر چیز را ازین قیاس با یکدیگر و آخرش بجنگ رفت و بسیار فیما بین هر دو مقهور صلح شد ما و هورا  
 پونه گرفته رکن الدوله بهادر را خصمت کرد - چنانچه مدار الملها م مجید را آ باد آمده بلا از دست نواز شدند  
 چون اجبه رتن چند بهادر را نائب ایشان خانبانہ خیال و یوانی اصالت بر سر خود کرده بودند افسوس شد

مع راجہ کا نچند بہادر سپہ سالاروں نے قلعہ گلکنڈہ گردید و محمد اعظم خاں بہادر جمہور ہم معاً  
شد۔ اور ابرطرت کردہ اخراج شہر ساختند۔

## ذکر خرابی راجہ راجندر گنگا راؤ زمیندار نزل

در ۱۲۳۰ھ یکم مارچ و یکصد و ہشتاد و سہ ہجری ہندگان حضرت قدر قدرت از حیدر آباد  
کوچ فرمودہ و عبور دریا کے کشنا کردہ تا قلعہ حد کوٹہ جلوہ افروز شدند۔ راجہ راجندر سپہ سالار  
چندر سین متوفی کہ بار بار شہرت کردہ و سابق در عین جنگ ہتھ دغا دادہ گرنختہ باو ملحق  
شدہ بود پناہ پختہ پیشتر شہرہ ازال تخریب درآمد و دریں وقت معاتبہ بقید آمدہ طوق بخیر گشت  
تو پناہ و اخیال بعضی اسباب و ضبط سرکار درآمد و فرج او گرنختہ رفت۔ رایات عالیات بعد  
حصول میں فتوحات از کوٹہ مرجمت کردہ بالیگار متصل کلیانی نزول جلال فرمود۔ مادر  
راجندر در قلعہ مذکور مستعد جنگ بود۔ چند روز مورچال ماند، بمقتضای عنایات خدای وندی  
بھالکی و بھانمرہ باو بحال داشتہ باستالت تمام اور از قلعہ کلیانی بر آوردہ ارسال جنگبار  
رکن لڈلہ بہادر را بقلعہ درمی قلعہ مذکور مقرر ساختہ ہمیں باد و بھجلیہ وغیرہ محالات جاگیریت لک  
رو پیہ سرکار ضبط شد۔ بعد ان فراغ این کار توجہ نزل شدند۔ راجہ گنگا راؤ زمیندار آنجا بجائے خود داری  
مستعد جنگ ید و پیہ نزل کہ دیوار گلی قد آدم است از جمعیت خود مضبوط کردہ نشست۔ لہذا حکم  
مورچال شد۔ وہ دو اژدہ روز جنگ بسیار ماند، ہر چند صابو جنگ برے شہمہ چند نمودست  
ندا و مردم حملہ سپامی شدند جمعیت گنگا راؤ بسیار جرمی بود، اگر جنگ می ماند برے تخریب قلعہ  
می کشید۔ ہندگان عالی زبانی معتمد بر راجہ گنگا راؤ ارشاد کردند کہ بالفعل مقتضای دو تخواہی آن است  
کہ قلعہ خالی کردہ بدہ بعضی میں محال دیگر جاگیر دادہ می شود گنگا راؤ چار ناچار اطاعت امر نمود



و باربر و از سر کار طلبیدند مع مال منال عیال و اطفال از آنجا برآمده در محالیکه بجاکیرش حجت  
 شده رفت. بفضله قلعه نزل مفتوح شد. مدارالمهام قلعه مذکور مع محالات بضابط جنگ  
 مفوض ساخته شروع شد ۸۴ یک هزار و یکصد و هشتاد و چهار هجری معادوت لشکر بعجل آمد  
 چچاوتی بجیدرآباد شد. راجه راجندر که همراه لشکر مقید بود داخل مجوسان قلعه نگاشته گردید.

## ماجرای سال ۸۴ هجری

درین سال رایات عالیات با بهتر از نیامد. مدارالمهام رکن دولت بهادر با فوج بسیار و توپخانه  
 فراوان بظرف گویال پهنه رفته بودند. همت ریڈی زمیندار آنجا مایه فساد مقرر می فراری شد.  
 ایند اگر طی مذکور متاصل و سمار کرده و از بند و سبت دیگر محالات آن متلع لطینان خاطر نموده بجیدرآباد  
 آمدند. ظفراله و له ضابط جنگی در قلعه و طیب کنده تعمیر نموده پائین آن بنای شهر انداخته  
 موسوم بظفرگر ساخت خزانه و مال و متاع و قبائل خود را در آنجا گزاشته خود به نزل رفته بود. قضا  
 زمار داس که مدار کار و محل اعتماد و قلعه دار آنجا بود باوردنا و غیره زمینداران سازش کرده  
 باغی گردید و قبائل خان مذکور را بدر کرده زمینداران را مع جمعیت اندرون قلعه گرفته سرانجام  
 نمود. ضابط جنگ با شماع این خانه خرابی از زل و وید و در هشت روز در آنجا رسید سه ماه  
 محاصره نمود. آخرش مفسدن مکرمان زنده دستگیر شدند و قتل سزار سیدند و زمار دار مذکور را بحال  
 کوهپسوار حمار نموده مدتی همراه داشت. اشوه را از زمیندار پالونچه وقت افراط و تفریط دیدند  
 جمعیت فراهم آورده در قلعه پالونچه آمده آغاز حرکت مذبوحی کردند

چوتیره شود و مردار و زنگار همه آن کندش نیاید بکار

الهیاریگ بر او ضابط جنگ که از طرف برادر نائب کهم بود مستعد جنگ شد قضا را اول

نوبت تیر و تفنگک باشد و را اول گرفته رسید و مردم ہر ہر شاہ و را گن شہ گزختند اللہ یاربیک  
 سرا و تراشیدہ بحضور ارسال داشت بہمت ریڈی زمیندار کو پالی پیٹہ در ہماں ایام رونجے  
 قابو یافتہ قلعہ بانکل را گرفتہ قلعہ دار آبخار ابد کرد۔ فوج سرکار رفتہ دو ماہ محاصرہ داد۔ آخرش  
 مفسد مذکور از کردہ خود زاد م شدہ شفاعت بعضی متربان حضور آمدہ سعادت آستان پوچی حاصل نمود

## ذکر احداث عمارت باغات بلدہ حیدرآباد

شصت و پنج سال منقضی گردیدہ از وقتیکہ شاہ عالم بہادر بادشاہ بچہ آباد آمدہ باز بند و ستا  
 رفتند۔ دیگر اسلاطین کسے گاہ تظن نگن این دیار شد۔ آبادی این بلدہ کہ در عہد شاہان  
 پیشین بود بنا بر بختی بعضی حکام آن زیب و رونق نامند۔ لہذا کچھ دالائے کلبیا من مقدم خجستہ  
 توام بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت اسطوفطرت نواب آصف جاہ نظام  
 الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ پے سالہ ریاض و فادار و ظهور چھاؤنی  
 متواترہ بلدہ حیدرآباد زینت از سر گرفت۔ در دولت خانہ مبارک خستخانہ و خواص پورہ  
 وغیرہ اکثر مکان و عمارات احداث یافتہ، و جوی رستم دل خاں را کہ مدار الملہام رکن الدولہ  
 بہادر خرید کردہ اند عمارت چار محل بطرز ادر و مجلس از نقار خانہ و جلو خانہ و چند مکان و عمارات  
 مستعد و خوش اسلوب تیار و مرتب شد۔ چہنیں اکثر امر او خوانیں و اہلکاراں و متصدیان  
 و ساہوکاراں حیرلی ہا و باغما احداث کردند۔ بعد از اسلاطین قسطنطینا پیرہ دریں عصر از چارسال  
 کارخانہ عمارت جاری شدہ و رونق شہر افزودہ

بگستر داند جہاں داد را      بکند از زمین بیخ بنیاد را  
 بہر جاسے ویرانے آباد کرد      دل اہل غم را از غم شاد کرد

در میدان گوشه محل چار بازار مار و اژدگان کرانه فروش دیگر بازار سیو پاریان خجک باشد و در  
 بیرون فتح دروازه بازار عمده سگم محمود گردیده متصل چوک که حویلی را بعد با لشکر بهادر و راجه بهونیت است  
 چو در میان بلده بود اعتقاد الدوله و فواد ارجان بهادر شمشیر جنگ یاد کرده عمارت دیگر و جلو خانه  
 و غیره ترتیب داده تکلف تمام نمود. سابق بسعت چوک تنگ تر و مکان چاودری شمال و در  
 مرتفع و مستحکم تیار کرده میدان وسیع و اطراف آن ده کلبین نخچه بتقدیر تیار کنانیده طرح نادر انداخت  
 همچنین در هر راسته و بازار تقید بعمل آمده اصلاح و آراستگی داد. امین الدوله محمد نواز خان بهادر  
 شمسوار جنگ باره در می محمد سعید خان بهادر را که در کنار دریا، موسی اندرون شهر متصل دروازه  
 تر پولیه است خرید کرده تعمیر نمود و نزدیک آن عمارت و باغ دیگر احداث کرده جلو خانه نظارت بر  
 ساخت چون زگردش زمانه خان مذکور در پایه اعتراضی آمده اخراج شهر شد باره در می باغ  
 بضبط سرکار درآمد و باره در می قاضی خلیل الله خان که در شیر پوره بسکتب موسی از سابق در سرکار  
 ضبط بود عمده سگم والده ماجده حضرت بهندگان عالی تعمیر آن مکان کرده صفاد جلا بخشیدند و  
 بطرف علی آباد باغ خواجه نورالله خان بود آن هم خریده از سر نو تعمیر و ترتیب آن پر و انختند و در  
 آن خجک الدوله عطا یار خان بهادر بر جنگ باغ طرح داده در چمن روزگار یادگار گذاشتند. عرض  
 همچنین باغات عمارت نو و نمن بسیار احداث و تعمیر یافته شرح هر یک طویل است.

### وصف باغ محمد ظاهر خان بهادر امیر جنگ

اندرون شهر حجاب دولت خانه مبارک قطعه زمین تاز و بود محمد ظاهر خان بهادر امیر جنگ  
 عوض مبلغ خرید کرده باغ بسن ترکیب احداث کرده در میان باغ پنج منزل عمارت پر لطافت  
 بحال صفاد متانت ترتیب داده نامش نخچله نهاد. اسحق باغیست قابل گل چسبیدن و

عمار نیست لائق دیدن - خیابانش بسکه از گنجکاری مصفا است - تخته بر لوح سنگ مرمر  
 و چنستانش از طراوت گلهاے الوان زینت افراشت - گروانه بهشت برد - هر چهار سو چهار  
 حوض پر از آب مصفا، و فواره هایش خم و خم قامت افرا، گلهاے الوان امن دامن  
 و نهال بار در چمن چمن، نسیمش عطر بنیر، زمینش طرب انگیزه

بچه صنعتها نمود استاد افلاک	بجد المثلد درین باغ طربناک
ز گوهر هر سوره دیوار چیده	حصانے گرد این گلشن شیده
دمیدن براد میدان می به یاد	نخواهد سبزه کوشش تعلیم استا
که در چشم تا شایشش کند جا	ارم دارد درین گلشن تما
فرح بخش و فرحناک فرح زنا	ندیده در جهان کس اینچنین جا
چو از آئینه عکس وے جانان	ز آب حوضهایش رونمایان
کند انگشت افواره نور	اشاره جانب هر چشمه ز دور
که فردوس است این فردوس گیر	تکلف بر طرفت لے یار دلبر
تلاش باعبانے کن درین باغ	اگر خواهی که رضوان را کنی داغ

بچنین رے سیام داس عرف سیامچی بنیادت پیشکار معزول دیوانی سرکار بیرون  
 معین دروازه شهر باغ مطبوع مختصر طرح داده در وسط باغ بنجان خوش قطع اساس نهاده سیر گاه عالم  
 و عشرت گردینی دم سا بچوں مکان دینشیر و فضائیش منگیز است و آنجا خود طرح اقامت نمایی انداخت

### وصف باغ عالی بھوانی داس

بیرون شهر کنر تالاب میر حبلے بھوانی داس سپر ساگرل مشرق در دیوانی سرکار عالی

حدیقہ بہار افرا دہے غے نشاط پیر اپنا بنا د کہ از نظارہ اش مستان را طرب سرور عاشقان  
 را فیض مسرت و حضور در نظر و دو منزل عمارت با صفا مقابل یکٹ یکچوں دو مصرع  
 شاہ بیت نشاط آورد در میان آن چوترہ مربع مقطع بغایت وسیع و رفیع اساس بنا نقشہ  
 نجشتی نظارہ چمن زار و از نظارہ دادہ سے

بنام این زوجہ زیبا بوستانے کہ کھنت باشد از تے تر جانے  
 ندین در دو عالم دیدہ گل چنین بلغے نشاط افزائے بسبل  
 اگرچہ مدام نہالان اقسام گلزار و میوہ دار در آن گلشن ارم رشکب عنائی و رنگینی جلوہ آراست  
 خصوص در ہنگام زمستان ہر چارچہ پیش از لالہ و ما فرمان بہار پیرا جلوہ آراست۔ دریں موسم  
 اکثر اہل غنابریکے سیر لالہ ہزار سالہ با طوائفت قوالہ مشکیں کمالہ و پر یکچیرگان چارہ سالہ  
 در آن مکان مینوٹشان وارد شدہ بدو شیشہ و پیالہ طرباند و زو نشاط افزوز گشتہ داد عیش  
 می دہند و مخنیان خوش لجان بایں بیات مترخمی شوند۔

درین گلشن شدم از دست چمن برگ گل لالہ  
 بندان میگزمی لب را نمی ترسی ز تھنالہ  
 چو نسبت کرد با رنگت خوش خود را گل لالہ  
 برو ز شہرازد دست بتان چارہ سالہ  
 میان جامہ گلگون جوان چارہ سالہ  
 ز بس آب نراکت خورد لالہ  
 ز دست عنسنرہ ساتی جگر پر کالہ پر کالہ  
 کہ آفت میرسد گلبرگ را در موسم ثمالہ  
 صبا چندان زدش بر سر کہ شد پر کالہ پر کالہ  
 سراز تربت بروں آرم کفن پر کالہ پر کالہ  
 مثال قطرہ شبنم کہ افتد بر گل لالہ  
 شدش تا رنگہ معیے پیالہ

ذکر آبادی صحرا و لشکر در میدان چارکمان

ازابتلے آبادی شہر عرصہ چارکمان جلوخانہ سدا طین قطب شایہ بود۔ چون ز مدت

شصت و پنج سال کسے از شاہان دریں جاوار و نشدہ و عمارات بادشاہی سوختہ و افتادہ  
 شدہ۔ لہذا غریب و اہل حرفہ دریں میدان مسکن ساخته اقامت داشتند۔ رونسے در حضور  
 بندگان حضرت قدر قدرت از دست و ترتیب چوک مذکور بمیان آمدہ رکن الدولہ بہادر <sup>یعنی</sup>  
 شیراز بعض سائیدند کہ صرفہ ہمراہی لشکر فیروزی بیرون شہر فرود می آید و از چھپر بند می ہر سال  
 خسارت می کشد اگر مثل خجستہ نیاد و بلا و دیگر صرفہ در شہر آباد شود بسیار خوشنما و بجا است و  
 تخفیف ہرج عالم و خسارت آہنا۔ لہذا موافق تجویز شیراز بر اسے بودن آہنا مکان چارکمان  
 قرار یافت۔ در ماہ شعبان ۱۰۱۳ کہ کینزار و یکصد و ہشتاد و چہار ہجری سکنتہ آنجا بر آوردہ چنانچہ  
 آہنا میان چار محل و داد محل کہ میدان وسیع است رفتہ اقامت در زمیندہ و درین جا انستام  
 و کوماجی نایک ہر محل کا بجھی وغیرہ ساہوان لشکر فیروزی پایہ حویلیہ یاد کا کین انداختہ و طرح  
 چار بازار صرفہ بنمود آوردہ رونق شہر افزودند۔

جواں شہ از سر نو باز این جہان کہن ہمین دسعی مدار الملہام ملک دکن  
 احقر غزلے در وصف تاریخ آبادی صرفہ بقلم آوردہ بود بطریق یادگار دریں تالیف ثبت نمود۔

### غزل تاریخ

بجھراشہ کہ سامان جہاں شد	متاع خوشدلی در ہر مکان شد
کہ عینی پیش ازین وجیہ آباد	مکان ساہوان در کاروان شد
کنوں از حکم آصف جاہ ثانی	مقرر جہاں در اربع کمان شد
بلے مسکن صرف و کسال	صلاح ہکماناں در این مکان شد
انندی رام شد باقی این کار	ز سعیش ہر مکان ہر کان شد
صفوف استہ ہا راست آرا	چو بلوچ سماخط کمانشاں شد

بصد آراستگی و زینت زینت	دریں جاچار سوق ساہواں شد
نشست ہر طرف حراف و زبانی	پر و پیرا شرفی تقدیر و ان شد
براست خرمی آید نہ ہر سو	کلیں فرودیں شکایت و ان شد
رخسین عود و غلمان پریرا د	جہاں راہم بہشت جاوداں شد
میان چار سوق حوض مہمن	بسان چشمہ کثر عیان شد
تکلف بر طرف فرودیں این است	ز طوطا و طبیعت شادمان شد
مقوس طاقتاے سال خوردہ	بصد خوبی و زیبائی جوان شد
بہر جانب ز نخلیال و ز گھنگرو	صد لے چین چین پکتاں شد
دیلے ہست بسل مشرباں را	پے سودا ہجوم گلر خاں شد
ہمیں بس مدح آں نواباں دل	فضنشاں میں کمان اراکمان شد

چو احقر خواستم تاریخ دل گفت  
مقام سیم و زرد در این مکان شد

## ذکر طغیانی دریائے موسیٰ

در سال ۱۸۵۵ کبیرا روکھد و ہشتاد و پنج ہجری بارش کمتر شدہ ماہ سادق بجا ووں  
خشک گزشتہ لہذا بندگان حضرت بالتماس مقربان بارگاہ عالم سپاہ برائے فادہ خلافت سہ روز  
ستواتر سپاہ پابا جمہور خاص عام و زہاد و مشائخ کرام نامیدان عید گاہ جدید قدم رنجہ فرمودہ و بچنا  
حضرت عجیب الدعوات برائے نزول باران رحمت مناجات کردند تا ایک ہفتہ خیرات بسیار  
بفقر و غراؤ مسکیناں و بیوگان نمودند و طعام خورائیدند۔ بعد از ایک ہفتہ آثار ترشح پیدا شد

بتاریخ شانزدهم ماه جمادی الثانی ۸۵۰ که یکصد و هشتاد و پنج هجری روز پنجشنبه از  
وقت سه پیری تا نصف شب دریا دریا چنان باران بارید که رفته زمین لبریز آب گردید اکثر  
آلابها که باوصف گزشتن سه ماه بارش از آب خالی بود درین باران سه پیر لبریز گشته شکست  
یافتند و پانزده تالاب قلعه نرگه و در پرگنه جوینی و غیره که مغرب رویه بود همه کیاری شکست  
و آب آن بدریای موسی ملحق شد. وقت نصف شب دریای موسی از بس طغیان می نمود  
بحر مواج جوش زده از دروازه پل تا چند گھاٹ بسیت جا دیوار شهر نیا شکسته درون شهر آمد  
آبادی دروازه پل و ما بین آن آبادی چار محل و رکاب گنج و چند دروازه و دهلی دروازه و  
مترکی بازار و باغ شهباز جنگ و بشیر پوره و بهادر پوره و باره درمی قاضی خلیل اللہ خان و  
آبادی چند گھاٹ و دیگر قطعات آبادی و باغات این طرف و از میرون شهر چهارم حصه کاروان  
و امام پوره و نصف مستعد پوره و بعضی از آبادی لشکر و بیگم بازار و اکثر تکیه درویشان و مٹھ  
بیراگیاں و گوشائیاں در سیلاب رفت. بعضی جا چوب سفال افتاده آثار باقی ماند و از جا  
نشیب که آب بر گزشت هیچ نشان سوائے سنگ نماند آن هم جا بجا متفرق و پراکنده گردیده  
قریب بسیت هزار خانه و دو هزار کس مردم شهر درین طوفان بحر جوشش بگرداب عدم رفت  
و خرابی دیهات کنار دریا علیحدہ سے  
با دو باران از تعدی بسکه کرده تاخت تاخت خانه با چون خانه شطرنج بے دیوار ساخت  
بعضی مکانها که پایه آن استوار بود مثل چار محل و عاشور خانہ بادشاهی و باره درمی محمد سعید خان  
و غیره در عین صدمات سیلاب قائم ماند. مردم دیرینه سال خبر می دهند که سابق هم دو دفعه  
طغیان موسی شده بود لکن این قدر خرابی نکرده چون وقت شب تاریکی بود از یکایک  
رسیدن سیلاب مردم نتوانستند گریخت.



آنقدر طوفان باران شد که امول گفت بس سیل این دریا چنان جوشید امول گفت بس  
 آب که بالا سپل میرفت و عبور آدم نبود از بامداد جمعه روگهی آورده بتدیج در چند روز  
 پایاب شد هزاران مردم از مال و متاع و خانها تاراج شدند و بسیار کس از زلزله یور و چومینه  
 و غیره غنیمت بدست افتاد از روز جمعه که ابراهیم پاشید باران رفت تا یکماه دیگر نیاید عجب سحر  
 الهی بود که ظهور نمود گویا آب تمام هنگام در سه پیر از آسمان برین افتاد و عالم ازین تسک  
 نیا سوده بود که نیرنگی تقدیر ساخته دیگر بفعول آورد.

### ذکر پریدن کوکوهه باروت

از وقت صلایت جنگها در چار محل بادشاهی فرودگاه فرنگیان گار دیان بازاریان کارخانجات  
 جنسی غیره شده در یک محل که جانب خوب بود کوکوهه باروت مقرر شد بسبب طوفان باران باروت  
 متناک شده بودند ابتیاریج بسیت و هفتم ماه مذکور سنه الهیه که اواده باز در کوکوهه نهاد و مستد کرد  
 و السلام چه قسم آتش افتاد که بسیارگی تمام محل پریده پاشش شد شمشیر چوبها و سنگها بقاصله دور دور  
 افتادند هفتاد هشتاد کس مردم که اندرون محل اطراف آن بودند بعضی سوخته مردند و بعضی زخمی شدند درین آفت  
 طوفان طیفه تبیی اتفاق شد یعنی بانها و توده سنگ گل پنهان شدند اگر بانها آتش میگرفت قباحت  
 عظیم شهر بود روز سوم که بان و باروت باقیانده از زیر توده سنگها در دند کسین آدم صحیح و سالم از آنجا  
 برآمدند لکن تا چند روز حواس بجا نداشتند فضل الهی همه جا در همه حال حافظ و ناصر است.

### ذکر آوردن نهر کین لدوله بهادر

از عهد سلاطین قطب شاهی به نهر تالاب حلیلی اندرون بلده در عمارت بادشاهی چارمینار

و که مسجد جاری بود - نواب آصف جاه مغفور هم بدولت خانه طلبیدند و نهر در ایام موسی  
 در هنگام بارش بتالاب میر حمله میرسد - رکن الدوله بسا در آب نهر جلیلی در جوی خود بردن چنانچه  
 از کیسالی جاری است - در همان ایام شخصی گوشائین آمد ظاهر کرد که نزد عید گاه نو و کاروان کهنه  
 زمین آب بجا نذر قابل نهر است اگر حکم شود در اندک فرصت منبع آب مثل نهر شاه گنج و شاه محمود  
 و غیره که در محبت بنیاد بر آورده اند می بر آرم - لهذا با اهتمام او جائیکه بر بلند می تجویز کرده بود شروع  
 به کندن نهر نمودند بعد از پنج و شصت بسیار و خرج نذر بشمار که همه سنگلاخ تراشیدند قدری  
 آب نمودار شد لیکن قابل جریان نهر نبود - بعد از آن بصلاح راجه او در نهرها با در و غیره بالای  
 آن زمین سد تالاب بستند بسبب خشکسالی آب در تالاب نیامد روزی که طغیانی دریا  
 موسی شد تالاب هم لبر نیر و آب در منبع آمده نهر جاری گردید -

### ذکر باریدن ثراله

بتاریخ دهم جمادی الاول سده هجری روز پنجشنبه و روز پیش از هولی وقت سه پسر و  
 باد و باران بسیار در حیدرآباد شد بیرون شهر متصل فرمان باری این طرف حسین ساگر ثراله زیاده  
 از حد افتاد - مردمان شهر و اطراف برابر با پوشتران و گاوان و غیره بار کرده بودند و فرودستند  
 در برف شیر و ترپوزه بشریت بخند کردند - تا یک ماه کامل این شغل ماند - آصف جاه نظام الدوله  
 بهادر برف بدفعات کنانیده بجمع ارکان و امر او منصبداران و متصدیان و اهلکاران و غیره  
 خورانیندند - این معنی درین سال از غرائب است بظهور آمده - در موسم سرما که ماه شوال پنج و دو روز بار  
 بر آسمان نمود بود - روز سیوم وقت شب باد و باران بشدت تمام رسیده و ثراله کلال بارید در صبح  
 و سیابان مثل سنگها افتاد - مردم و حیوان صنایع شدند و اکثر گشت مثل تنباکو و غیره که تیار بود  
 خراب مطلق گردید - طرفه اینکه مردمان ثراله بار که در صبح افتاده بود در سخاکن جمع کرده ماده روز سبانه

پر کرده در شهر آورده می فرود ختند و صغیر و کبیر گرفته میخورند و شیر و نبات و غیره در کوزه پر کرده  
مثل برف ازاں پرورده کرده تناول می کردند. در تمام شهر بچہاں شغل ماندگاہے این قسم کے  
نمیدہ و نشنیدہ۔ وقوع این معنی از تواریخ قدرت الہی است۔

## ذکر آمدن شاه عالم بہا در شاہ ہماں آباد

شاہزادہ عالی گہر ملقب بشاہ عالم بہا در کہ از یازدہ سال با اتفاق فرنگیاں در صوبہ  
بنگالہ و او دھ و آلہ آباد و آسٹریا و سائر بودند دریں ولایت پنجاب ہزار سوار فرنگی و دو ازادہ ہزار گارڈی  
با اتفاق ستراران مرہٹہ کوچ کردہ متوجہ دارالسلطنت شاہماں آباد گردیدہ بتاریخ غرہ ماہ شوال  
المکرم ۸۵۰ھ کینار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجری سرسلطنت اہل قدم سمیت لزوم زینت بنیت  
بخشیدہ اہل جانبانی برس نہادند۔ امرا و خوانین عالی تبار و ستراران ناہارا پیشکشات و  
تذویر سبار کبا و گزرائتہ بطالع و مصلح و مناصب و خطاب سرفراز گشتہ بجان دل در بندگی  
و جانتفشانہ حاضر شدند۔ بلکہ شاہماں آباد کہ دریں مدت از حوادث چندین سالہ اویرا  
گردیدہ بود آثار رونق و معموری پدید آورد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ ہمین قدم این شاہ حجاج  
رفاہیت و امنیت و آسودگی خلایق روزی کناد۔

## وصف جشن سالگرہ نوروز عالم افروز

بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت مرین صولت۔

ستارہ ہمیشہ نریا سر پر نظیر۔ قضا جتنا قدر قدرت آسمان مقدر

از ہنگام ریاست ہر سال جشن سالگرہ خود تجل تمام می فرمایند۔ بعد از معاودت لشکر فیروزی

از کرنا همک چند سال موقوف بود - درین ولا حکم براسه تیاری اسباب جشن صادر شد - باهم تمام  
 اعتقاد الدوله وفادار خاں بهادر شمشیر جنگ میر سامان و دیگر کار پردازان آستان فیض نشان  
 مکان خلوت خاص که از دیوان خانه زیاده وسعت دار و در اندک فرصت بحال زینت  
 حسن تمی یافتند تمام ایوان را از جای چیت و چاندنی حریر سفید صاف و مصفا نموده پرده های  
 بانائی سرخ و سبز بسته آراستگی دادند و در وسط ایوان شامیان طلا کار با سلس کلابتون دست و نهنگ  
 نقره نصب ساخته مسند خاصه چارپایش زرد و زگستر و نند - اندرون عمارت و فانوسهای شیشه  
 صدفی و پیشی از پر تو شمع کافوری چون پیر صیقل روشن و مزین و شامه های گرمی و عطرد و گل  
 و برگ گل خرمین خرمین و در پیش ایوان دو منترل پوشش بانائی براسه تفتن طبع محبوبان سین  
 بسان گرد و در حین زن ، و بیرون تمام صحن و چمن تانقاره جشن که بر دروازه برپا شده بود از  
 فرط ریشنی برفلک طلعه زن

یکه جشن شامانه گردید راست که بود اندر دهر چه انده خواست

از غره ذیقعه ۸۵ هجری شادمانه جشن و نقاره شادمانی بلند آوازی گرفته هر روز جمعه  
 مشایخ کبار و طبقه اُمراء و خوانین زدی لائق دار و منصب داران با جماعت شاعران  
 به نسبت درجه بدرجه در محل قدسی شامان ریاب مجرا شده برآمده حاصل قسام طعام تناول نمود  
 شریک نیز تماشای قصه دروشنی و آتش بازی می گشتند - سوم ماه مذکور که روز عشرت افزون  
 بسنت بود در عین روز مواد رنگ آمیز شده رکن الدوله بهادر و دیگر مقربان بساط  
 حضور و تصدیق ساهو کاران مجتمع گردیده باین بسنت رنگبازی کرده هنگام آرایه هونی گشتند  
 خود بدو دست ازین تماشای سرور و موفور نموده آخر روز غسل فرموده و وقت شام خلعت فاخره خاصه  
 در جواهر ایوان گرانها پوشیده اندرون محل تشریف بردند - چون نه گهری از شب شت عقد ساگره



و اشقتن در آن مکان فیض نشان بار یافته بے ریخ و مشقت تا شاید دیدند مردان راه بار نیافتند میان  
 تفضیلات خداوندی هزاران عالم از مرد و زن خاطر خواد نظاره صنایع و بدائع نموده دعای خیر کردند  
 و اکثری با نعم و اکرام فائز شدند. بصاحبزاده بلند اقبال عالم پناه عالی جاه اسد الملک بک در چغی و  
 و سر بیچ مرصع و سبب رکن الدوله بهادر در مدار المہام طرہ مروارید و چغی مرصع و بوقار الہ فی نصیب بای خان بہا  
 صوبہ رحید آباد و اعتقاد الہ و فادایخان بہادر شمشیر جنگ نسا مان حضور و نوازش علیخان بہا  
 خانسا مان بلده حکیم احمد خان بہادر دیوان سرکار عمدہ سگم بہر یک سر بیچ مرصع عنایت شد۔ در روز ہنگام  
 عیش و عشرت جشن بجمال شادمانی و خرمی طرب افزای خاص و عام بود۔ از تاریخ یازدہم ماہ مذکور  
 مزاج ہمایوں بدگیر سیر و شکار متوجہ و مشغول گردید۔

آسی نو تبر ہر روزت از روز دگر آبادا ز آب ندگی گلزار عشرت تازہ تر آبادا

بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد

## ذکر سوانح بعضی حالات

ریاست عالیات دریں سال کہ ۱۰۵۰ ہجری باشد بہترین زمانیاد و در اطراف اکناف ممالک  
 محروستہ سپح جافسانے و فتوے برپا نشد۔ بعد وفات امیر سلیمان جی نایک بنا لکر از اولادش شہر اٹھ  
 بندگی قسمیکہ باید بتقدیم منی رسانیدند و قابل نوکری نبودند لہذا انتزاع قصبہ پیر و غیر محال است جاگیر او  
 پیش ناہمت الاتہ سال گذشتہ راجہ پربت سنگھ بہادر قندھار والہ بک سمرخجام اس مهم از حضور  
 یافتہ تبرودات شایستہ ارمان راجہ ستونی برابر آورده تبر صرف اولیای دولت در آورده بود۔ دریں ولایت  
 محالات مذکور شہرت الہ بہادر تہور جنگ در عوض تنخواہ سپاہ نوگہار شہرت شہر جمعیت معقول  
 و سامان خوب دیا داشته باقدام نوکری پردازند چنانچہ بہادر مذکور بتعلق رفتہ بند نسبت نمود و مکرر فوج  
 مقبور را تنبہ کرد۔ راجہ پربت سنگھ بہادر بحضور رسیدہ ملازمت حاصل کردہ مورد تفضیلات گردید

و ارسال جنگب اور خورد مدارالمهام را اکثر محالات مضطبی راجه را چند بجای که تنخواه شده که سپاه نگماشته به  
 نوکری حاضر میشد باشند ایشان هم بتعلقه رفته تبصره آوردند راجه مراد اس جگدیو بسا در پیشکار  
 مدارالمهام چند محال برین تعلقه باقرای خود از سرکار با جاره و پانیده بود بنا بر تغییر می آنها آغاز ناخوشی کرده  
 خیالات خام که نبایست می نمود این مذاکره پایتخته اعتراضی آمده قید شد و در محبوسان قلعه محمد نگر داخل گردید  
 عجیب است الهی است روزیکه راجه را چند از قی حیات گزشت او را از قلعه بر آورده بر کنار دریای موسی  
 متصل شکر سوختند همان روز جگدیو بر آورده داخل کردند مسند اجناس محبوس یکت ز خالی مانند چوبی نوبتیا  
 او مع فیلان اسپان نقود و اجناس قلعه چانگیر قلعه چهار در مضبوط سرکار درآمد متعلقان و که در قلعه  
 چانگیر از سابق بودند پیشتر خبر قید یافته بال اموال برآمده بطرف آورده شدند محمد نواز خان جمعدار که  
 بر مضطبی فته بود مع بر نه از اسباب نجما بحضور رسید شخصی دل سوخته قطعه تاریخ راجه محبوس خوب  
 بنظم آورده این دو بیت از آل قطعه است

سال قیدش چو از خیز خستم در جایش چنین ندا فرمود  
 حرف آجب بر آرد باز انداز طوقی لعنت به گردن مرود

### ذکر جنگ فیلان مست

سابق جنگ فیلان مست که بحضور شده - دقیقه اول در شکر و دقیقه دوم در میدان نبی باغ و دقیقه سوم  
 در تالاب سیر حله محاذی سلطان شاه ای سالان ز در میدان نبی باغ معرکه مقرر یافته اطراف گوشه محل باره  
 و چونکی جای نشست خود بدلت مع مخدرات محل سوار شده در گوشه محل تشریف آوردند و در عمارت  
 حیدر محل که کنایه گوشه محل مست نشستند که این لاله بهار در همه اجزای ده والا جا و دیگر عمدتاً در آنجا حاضر  
 بودند و نه از آن عالم تماشا پس بیرون در میدان دور دور رایتوه شده ملاحظه میکرد و ضابطه مقرر است که  
 در میدان یکت یو اگلی مقدار طول بسیت در عم و ارتفاع دو در عم بر لبه سد و حد هر فیل بر پامی از

و از هر دو طرف فیضان از یک یوار آورده میجنگانند لهذا یوار گلی تیار بود اول دو فیل بمقابله یکدیگر  
 رسیده یکدیگر را نید و دیگری عقب و دوید چرخ بر داران و نیزه بازان جانبازی کرده فیل را  
 از تقاب بازداشتند باز دو فیل در معرکه رسیدند از آنجمله یک فیل که روپ گنج نام داشت دیوار اشکسته  
 مستی بسیار نمود لکن بوقت مقابله حریف روگردانید فیلبان که در فن خود آستا و بود از طرف دیگر او را بقابل  
 آورد اول خرطوم با خرطوم و دندان با دندان او نخته بعد بازان حمله با سه ستانه کردند و روپ گنج چنان  
 زور نمود که هر دو پیش پا فیل دوم از زمین یکست بلند شد و از غایت مستی از هم جدا شده پیش از  
 بیش یکدیگر می نختند چرخ بر داران و نیزه بازان از هر دو جانب سیده آنها را جدا کردند همچنین  
 جنف دیگر فیلبان سرکار و رکن الدوله بهادر محی الدین صاحب راجه جگر و جنگیدند و فخر آنرا یک  
 فیل طول دندان یک فیل بے دندان که در مندی آنرا کهنه گویند با هم آویختند و از غایت خود  
 مستی تا در بسیار زور و حمله میکردند و عاجز نمی شدند فیل کهنه با وجود بے دندانی بر حریف نیاده تر حمله  
 میکرد و چوں هر دو می نختند چرخ بر داران چرخها سر داده از هم جدا کرده و فیلبانان بزور گردانید  
 بر دند بندگان حضرت فیلبانان با تمام اکرام نواخته ازین کا شاحظ وافر برداشته متوجه دولتخانه شدند  
 ذکر فتح و نصرت اولیای دولت شاه عالم بهادر

بنام بیست و چهارم ماه ذی الحجه سنه ۱۰۵۰ هجری اخبار شاه جهان آباد رسید که نجیب خان

در پیلو و خرابا و بعضی سرداران مرهه که شرک آنها پرند متفق شد و اخبار آنکه فساد بودند شاه  
 عالم بهادر از شاه جهان آباد کوچ کرده مرهه که در مسافت طمانده رفته بودند و با آنها صفت  
 جنگ اتفاق افتاد و بعضی ناصر برحق چنانکه ضلالت شکست فاش و سر چنگ و اقصی یافته آواره  
 دشت او باز شدند و نهر اراکس علت تیغ خونخوار غازیان نصرت شعار گردیدند فتح و نصرت  
 نصرت اولیای دولت بهر گردید بندگان حضرت ازین نوید مسرت جاوید شکر







درماہہ برہمنان فارسی نویس نکان لکھنؤ	متصدیان	پیشکش بادشاہی محل خزانہ سے لکے
انعام مسلمین و قتیان سے لکے وہ		لکھنؤ درماہہ
مشعلی تانہ وروستائی لکھنؤ	صہ لکے لکھنؤ	میران سالیانہ لکھنؤ لکے لکھنؤ
انعام دیولہ لکھنؤ		اخراجات خاصہ سلطان ابوالحسن لکے
عیدی محلہا لکھنؤ		خاصہ شاہ طوائف نگر کندہ و می غیرہ لکھنؤ درماہہ سے لکے لکے لکے لکھنؤ لکھنؤ
خرچ عاشورخانہ لکھنؤ		تنخواہ ہداران وغیرہ کرور لکے لکے
نگر خانہ امین نکان مہ لکھنؤ		سواران لکھنؤ لکے لکے کرور لکھنؤ لکھنؤ
جاسوسان یعنی ہرکارہ ہا مہ لکھنؤ		تنخواہ مجلس خزانہ حضوری لکھنؤ لکھنؤ
نوکران قلعجات لکھنؤ		نذرانعام میران شاہ راجی مرشد سلطان ابوالحسن سے لکے مہ لکھنؤ
لکھنؤ لکے		خرچ کندہ یعنی کانات لکھنؤ
مقتاد مردم تلجا پور لکھنؤ		
مقتاد مردم راجہ سید راجی مرشد سے لکے		
سہ بندی محالات خالصہ لکے		
لکھنؤ لکے		
لکھنؤ لکے		

## ہوالہ مالک الملک

### احوال بتدایے آبادی بلدہ شاہجہاں آباد

آوردہ دانہ کے سابق بھکان وہلی موضعے بودہ ہستنا پور بعد ازیں بہ اندر پرستھہ موسوم  
 شہر سلطنت کیدے کے از حد و دماڑ و از تا کر م سیر و حد ملتان و پنجاب بود کہ زبان ہندی پنجاب  
 را پنجابی گویند۔ چون فارسی زبانان آزا آب مندر بنام پنجاب تمیہ یافت و آب ہم در زبان  
 ہند معنی آب بہت۔ نقل مشہور است در ایامیکہ رے و لیب کہ از اجداد رے بھوج راج  
 والی تھوے سر بر آئے ہندوستان بود و قوج رادار الملک تخت نشینی ساخت اتفاق موبد  
 و رصادان ستارہ شناس راز آسمانی بجایے موضع اندر پرستھہ شہرے بنا ہناد موسوم بہ  
 لیب گھر کہ بہ ولی زبان زد گشت۔ ازیکے بنجومیاں کہ علم کمال داشت پرسید کہ میں عشت  
 پوں است۔ او گفت میں ساعت آن است کہ بعد از انقضاے پانصد سال بگردش فلاکیہ  
 در رصد بندمی حکما نموداری شود۔ دست بہر کاسے کہ دریں ساعت بر کشانی گل مراد بدامن  
 آرزویت ریزد و تجھخیص بنائے کہ برنی تا ایام قیامت بصدت حوادث روزگار فرو نیفتد  
 معاران سرکار میخ آہنی را کہ در بنائے نصب کردہ بدین شہر کو فستہ اندر فرق آن مایے رسیدہ  
 چہار سہ ہزار کچھ پر بادار و ستارچ آن میں بود کہ حکومت میں شہر تار و ز محشر در قبضہ اقتدار میں  
 نہ اندران باشد۔ رے گفت چگونہ اعتبار تو ان کرد۔ بنجومی عرض نمود کہ عمر رے در از باد اگر میخ  
 آہنی از زمین بر آرد خون آلود خواہد بر آمد اما سر رشتہ فرمانروائی میں شہر متعلق میں و دماں نخواہد ماند  
 پیشانی بار خواہد آورد۔ از آنجا کہ در مشیت کار فرمانی ابداع آفرینش جنیں بود کہ بچو او چندیں  
 ترشہ فرمانروائی میں قلمر و منصوب شوند تقدیر قضا عقل اورا مسلوب کردہ ہرین آدمی آورد

کمیخ آهنی برآه امتحان سخن بجان رازدان آسمانی از زمین بیرون کشند. چون میخ مذکور از عمق  
حفر در طبقه آب فرو رفته بر فرق مار که زبان هندی سیناگ گویند رسیده بود کمال نور و سعی  
از دشواری بر آوردند یکایک چشمه نغول از زمین جوشید. هر چند کوشش میکردند نباشته نمی شد  
وزای نور بسیار پشیمان شده. بعد ازاں باتفاق بجان حکما بتدبیر ترقی و حکمتاسای سعی مخفی  
بکار برده آن چشمه را مسدود ساختند و میخ آهنی فرو گرفتند. چون ساعت مذکور گذشته بود آن  
اثر درونماند. و در هندی زبان مشهور است. - دو بهره

”دلی سین دلی بجهی نور بجهی مست بین“

از آن روز این شهر که به دلی نامزد بود به دلی شهرت یافت. و در عهد سلاطین اسلام به دلی  
مشهور گشت. در ۲۵ هجرت صدر و بیست و پنج هجری که سلطان محمد تغلق شاه که بعد از پدر خود  
بر سر سلطنت دلی نشست ممالک اطراف بحیطه التخییر در آورده بعد مدتی بطرف قلعه دیوگیر که در  
ملک کن است لشکر کشید و قلعه را مفتوح ساخت. در این وقت برای سلطان اقتضای آن کرد  
که دارالملک جالیه باید کرد که نشست و اطراف مملکت همچو نسبت مرکز باشد با دایره پس انا یان  
شهر اوجین را دارالملک اختیار کرد. و گفتند که راجه کراچیت که تری برآه همین و همین را تختگاه  
خود ساخته بود. لهذا سلطان دلی را خراب کرده از صغیر و کبیر کوچانده بدیوگیر طلبیده حکم کرد که آباد  
شوند و خرج راه و قیمت خانه از خزانه در پانصد و در سواد قلعه دیوگیر شهر آباد شده دولت آباد نام نهاد  
و خندق کنده عمارت عالیه طرح افگند. ازین تغیر و تبدیل تفرقه عظیم آمد و شهر دلی و اطراف آن  
دریران شد که بحر آوند رو باه و شغال صدای بر نمی آمد. وقتی که سلطان برای تنبیه و کتب امر دلیه حاکم  
حاکم بستان متوجه آن سمت شد ویرانی دلی معائنه نموده بمرتبگی که یک ساله بفرقه و امر یافت. بعد  
خرابی بصره توجه آبادانی گذاشت و فرمای داد هر کس که خواهد در دولت آباد باشد آنکه خواهد بسیار است.

مردم بدی آمدند و زراعت را از خانه داده بکندن چاه و کسب زراعت تحرص نموده رفته رفته  
 آبادی شهر و ملک صورت بست. شهاب الدین محمد خرم صاحب جفران ثانی شاه جهان و شاه غازی خلعت  
 الصدق نور الدین جهانگیر بادشاه بن جلال الدین محمد اکبر بادشاه مملکت هندی ابدل داد و انتظام داد  
 پیوسته توجه خاطر ملک پیرایه آنحضرت بر تپه آبادانی رفاهیت عبادت صرف داشتند علی مردان  
 خاں بعضی سائیدگی که از بهر آتش در آب ترازو و خمر انهار و قوت تمام دارد و متعدد میشود از جای که  
 آب یکه راوی یعنی جمن از کوستان برآمده نهر تراشیدند بر سلطنت بیارند. لهذا در شاه کهنه  
 و پنجاه و یک هجری یک لاک و پید جواله خان مذکور بحجت سرخجام نهر فرمودند کسان ایشان  
 پنجاه هجری شروع در سفر نهر کرد و در کمسال نهر را تا سواد شهر آوردند و بخیل الله خان حکم شد که  
 نزدیک دار السلطنت هندی بحجت باغ کانه که مراتب نشیب و فراز داشته باشد برگزیده تا حیانش  
 انهار و آبشارها و فوارهها خاطر خواه ترفیله بد. خان مذکور با اتفاق ماهران این فن تجویز نموده بعضی  
 رسانید حسب ابرار ساعت معین شروع باغ و عمارت نمود. باغ در کمال لطافت نزار است  
 فراوانی نوا که سردسیری و گرم سیری در گذشته کهنه و پنجاه و چهار هجری بصرفشش لاکت پیه با تمام رسید  
 و فیض بخش و فرج بخش موسوم گردید چون معروض شد گشت که آب نهر از اهتمام کسان علی مردان خاں  
 چنانچس می باید جریان ندارد و یک لاک و پید جواله شد آن هم صرف گردید و کار بانصرام رسید. آخر کار  
 بصوابه بدلا عبد الملک که در آب ترازو شناسی تمام داشت پنجره راه از نهر سابق بحال داشته  
 تمام مسافت نو تیار نمود و آب فربه فواره رسید و در بسا تین شاهی جاری گردید کشاورزان  
 را که نهر مذکور از سر زمین آنها گذشته نفع بسیار شد و کفایت سرکار هم در ضمن رفاهیت آنها گردید.  
 بخاطر اقدس گزشت که آبادی شهر نفع شود که نهر از میان است شهر جاری گردد و محلله هر فرق غلظت  
 که همه قوم نزدیک متصل بوده در پنج و راست شرکیت بنا باشد بنا بر آن جمیع ساکنان شهر حکم و الا

تقاضایافت که متصل دہلی گنت در شہر نو آبادان شوند و ہر محلہ از ہر قوم و نژاد لیل جوفہ و سوداگران ستم  
 علیحدہ علیحدہ از ہر فریق باشد و مردم برابرے تبدیل مکان و تیاری خانہا از سر کار سبکے مرت  
 می شد۔ در شہر کہ ہزار و پنجاہ و ہشت ہجری بعد از تردد چند سال با تمام رسید و راستہ پا و  
 دکا کین بازار چھلما و عمارات خسروانی و امرا یان بجایت متانت لطافت زینت پذیرفتہ رشاک  
 افرنے خلد بریں گردید۔ شہرے عظیم کہ شمش کردہ طول و چار کردہ عرضین بود بصرف فصاحت  
 روپیہ کہ دو لاکھ تان است تکمیل یافتہ بشاہ جہاں آباد موسوم شد چنانچہ  
 ”شہ شاہ جہاں آباد شاہ جہاں آباد“

تاریخ اتام اوست۔ استحکام قلعه و بناے مستقیمہ شہر و باغات و ساہیہ فیضیہ متبرکہ زیادہ از  
 نگارش است اعتقاد ب ہوشین بنوع کہ سیاحان رتبسکون مثل آن کہ نشان می بندست  
 نہ گرم باش گرم و نہ سرم باش سرد ہمہ جاے شادی و آرام و خورد  
 نہ بینی در ان شہر بیار کس یکے بوستان از بہشت است بس  
 چہ ہندوستان طراوت سرشت کہ از شرم اورنگ بارو بہشت  
 بندی گرفتہ دروشان سن نہ بہ مصر خوبی کسان سن

### بیان بناے بلدہ برہان پور

در شہر بہشت صد و یک ہجری حضرت خاں فاروقی لدک سا جہاں خان جہاں فیروز شاہی  
 از سلطان احمد شاہ گجراتی بعزات پرخود آمانہ سلطنت بہم رسانیدہ خطبہ سک خاندیس بنام خود  
 کرد و آرزوے کہ پدرش بجاک بردہ پسر آں رسیدہ کام روگشت سسر بردہ شہر سائنہ چتر پور  
 گرفت قلعه آسیر کہ آساہیر بنام خود تیار کردہ بود در متانت و حصانت مشہور است از نام بردہ

بر آورد و متصرف نشد. در شانزدهم هشت صد و ده هجری مخدوم شیخ زین الدین که پیر پیشین بود  
 و در زمره مریدان اولیای وقت حضرت برهان الدین اولیا السلاک اشدت راز و دولت آباد  
 بنا بر مبارکیا و سلطنت متوجه شدند. نصرت خاں از قلعه فرود آمده بر کنار آب پتی در محلی که شهر  
 برهان پور است خیمه گاه ساخته و در جائی که حالا قصبه زین آباد واقع شده از آب گزشته ملاز  
 نمود چون التماس مدن قلعہ آسیر کرد شیخ جوایب دند که مارا حکم گزشتن از آب پتی نیست جهان جا  
 مبارکیا داد اگر وہ عازم دولت آباد شدند. نصرت خاں فاروقی التماس نمود که جهت مہینت  
 این دیار اگر یکاں پرگنه یا قصبه خوش فرمایند نهایت سرافرازی خواهد بود. شیخ فرمودند در ویشاں  
 را بقصبات و پرگنات چه کار. چون بجای بسیار درید درین دیار بنام خورسندیم در آن کنا  
 در بایستی پتی شهر بنام برهان الدین اولیا بنا کرده دارالملک خود سازند و درین کنار آب  
 قصبه مسجد بنا ساخته به زین آباد موسوم گردانند. این را فرموده رخصت شدند. نصرت خا  
 اطاعت ارشاد نموده همان وقت بنام بلده برهان پور و قصبه زین آباد نموده و آباد کرده در شهر  
 قلعه ارک عمارت عالی ترتیب آده دارالملک خود کرد. شهر است در کمال تزیینت و لطافت  
 و خوش نصفا و باعتبار هو احوال رخسار ملک کن است.

تمام شد

رقعه مؤیدین محمد فیض آبادی غفرلہ



۱۱۱  
 ۱۱۱  
 ۱۱۱





